ماہنامہ

دختران اسلام

لاہور

خصوصی اشاعت

دسمبر 2014ء

قائداعظم کا پاکستان اور آج کا سیاستدان

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کا کردار

موجودہ تحریک کو ہر گھر کی تحریک بنانا

انقلاب مارچ اور دھرنے کے نتائج و ثمرات

سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں نہتے مظلوم شہداء انقلاب

شہیدۂ انقلاب تنزیلہ امجد

شہیدۂ انقلاب شازیہ مرتضی

شہیدِ انقلاب غلام رسول

شہیدِ انقلاب محمد اقبال

شہیدِ انقلاب محمد عاصم حسین

شہیدِ انقلاب محمد عمر صدیق

شہیدِ انقلاب حکیم صفدر حسین

شہیدِ انقلاب رضوان خان

شہیدِ انقلاب خاور نوید

شہیدِ انقلاب شہباز مصطفوی

اسلام آباد دھرنا میں ریاستی دہشت گردی کا شکار شہداء انقلاب

گلفام بھٹی شہید

ظہور احمد شہید

رفیع اللہ شہید

میاں محمد اسلم شہید

ملک محمد افضل شہید

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 21 شمارہ: 6 صفر/ربیع اول ۱۴۳۶ھ دسمبر 2014ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
شیخ زاہد فیاض
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
قاضی فیض الاسلام
راضیہ نوید

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصراللہ
فرح فاطمہ

فہرس

خصوصی اشاعت

اداریہ		6
انقلاب ان ایبٹ آباد	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	8
موجودہ تحریک کو ہر گھر کی تحریک بنانا	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	19
ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تفسیری تفردات	علامہ محمد حسین آزاد	25
قائداعظم کا پاکستان اور آج کا سیاستدان	عائشہ بتول	33
سفر ابھی جاری ہے۔۔۔	راضیہ نوید	38
بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کا کردار	ملکہ صبا	43
حلم و برداشت	ڈاکٹر ساجد خاکوانی	45
ماں کا مقام	پیرزادہ بی۔اے سید	49
سانحہ ماڈل ٹاؤن اور ظلم و بربریت کی داستان		53
APC میں شریک خواتین کے تاثرات		61
دورانِ دھرنا خواتین کا عزم و حوصلہ		65
الفیوضات المحمدیہ		72
گلدستہ		73
پاکستان عوامی تحریک کی انقلابی جدوجہد		75

ترسیل زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت خصوصی شمارہ -/50 روپے

سالانہ خریداری -/250 روپے

رابطہ ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا. وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا.

(النساء، ۴: ۳۸، ۳۹)

اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر، اور شیطان جس کا بھی ساتھی ہوگیا تو وہ برا ساتھی ہے۔ اور ان کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لے آتے اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا تھا اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ ان (کے حال) سے خوب واقف ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ثقالا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يُتِمَّهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ ل بِخَمْسَةِ آلَافٍ. وفي رواية: بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمْسِي وَإِن كَانَ مَسَاءً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً..

’’حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں تک کہ اسے پورا کردے اللہ عزوجل اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۷۸۰)

حمد باری تعالیٰ

اندازہ کس طرح ہو اس در کی رفعتوں کا
پرنور سلسلہ ہے کعبہ کی عظمتوں کا

احرام باندھ کر جو جاتے ہیں سوئے کعبہ
پیغام انہیں ملا ہے جنت کی راحتوں کا

آمد کا سلسلہ ہے قائم بیک تسلسل
پھیلا کراں کراں ہے وہ حسن چاہتوں کا

دیوانہ وار گھومیں اس کے چہار جانب
دل میں سمیٹتے ہیں سیلاب رحمتوں کا

جاں سجدہ ریز کعبہ، دل واصف مدینہ
تحفہ ملا ہے ان کو اللہ کی رحمتوں کا

اسی گھر سے ہی ملا ہے جو کچھ ہمیں ملا ہے
دل پر ہے نقش دائم اس گھر کی شوکتوں کا

مدت سے ذہن و دل پر جو بوجھ سا تھا خالدؔ
وہ بوجھ اٹھ گیا ہے ناکام حسرتوں کا!

(خالدؔ شفیق)

نعت رسول مقبول ﷺ

ثمر لائی نبی کی جستجو ہے
محمد ہی محمد سو بہ سو ہے

خدا کی جستجو والوں سے کہہ دو
لباس مصطفیٰ میں ہو بہ ہو ہے

انہیں دیکھوں میں بس ان کو ہی دیکھوں
یہی میری نمازیں ہیں وضو ہے

زہے قسمت ہوں ان بندوں میں شامل
وہ جن کے واسطے لاتقنطوا ہے

یہ رنگینی ہے، یہ شادابی ہے، یہ نکہت
اسی کے دم قدم سے رنگ و بو ہے

سلیقہ جانثاری کا بھی اے دل
ابھی ناآشنا تیرا لہو ہے

میرے آقا کرم قطبؔ حزیں پر
اسے دیدار کی بس آرزو ہے

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

اداریہ

تاریخ ساز انقلاب مارچ اور دھرنے کے نتائج

افق پر بیش بہا ستارے نظر آتے ہیں مگر اس میں سے کوئی ایک ستارہ اس قدر اپنی چمک رکھتا ہے کہ وہ مرکز نگاہ بن جاتا ہے اور اپنی چمک سے اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی روشنی کر رہا ہوتا ہے اسی طرح تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ قائد تو بہت سے گزرے ہیں مگر کوئی ایک قائد ایسا بھی ہوتا ہے جس پر پوری قوم کو فخر ہوتا ہے کیونکہ وہ انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی وخوشحالی کی طرف گامزن کرتا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا ہی نام قائداعظم محمد علی جناح کا ہے جنہوں نے اپنی تمام تر کاوشوں سے مسلمانوں کو ایک علیحدہ وطن حاصل کرکے دیا کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ مسلمان اسی صورت میں آزادی سے زندگی بسر کرسکتے ہیں جب انہیں ایک خودمختار ریاست دی جائے۔ الغرض مسلمانوں نے اپنے عظیم قائد کی انتھک محنت اور قربانیوں کے نتیجے میں الگ ریاست تو حاصل کرلی مگر اس عظیم قائد کے ساتھ زندگی نے وفا نہ کی جس کی بناء پر تکمیل پاکستان کا مقصد مسلمان ابھی تک بھی حاصل نہ کرسکے۔ اس ملک کی تکمیل اسلامی نفاذ کے قیام سے ہونا تھی۔ جسمیں حکمران اپنے آپ کو رعایا کا خادم سمجھے۔ جس طرح حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد میں کہا کہ دریائے دجلہ کے کنارے ایک بکری کا بچہ کا بھی بھوکا مرگیا تو روز محشر مجھ سے باز پرس کی جائے گی۔

مگر افسوس ملک پاکستان کو اوائل دور سے ہی ایسے حکمرانوں کا سامنا رہا جو ملکی مفادات سے بالاتر ہوکر ذاتی مفادات کو ترجیح دیتے دکھائی دیتے ہیں مگر جوں جوں وقت گزر رہا ہے کرپشن اور لوٹ مار کی ریشو بھی بڑھ رہی ہے۔ بعد میں آنے والی حکومت پہلی حکومت سے زیادہ اپنی تجوریاں بھرنے میں لگ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کمزور ہورہا ہے اور پیٹرول، ڈیزل، بجلی وغیرہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔ لہذا غریب عوام اس بوجھ تلے پس کر رہ گئی ہے۔ الغرض قومی زندگی میں عدم مساوات کی انتہا ہوچکی ہے۔ لیکن کوئی بھی غریبوں کے حقوق کی بازیابی کی بات اس لئے نہیں کرتا کہ اسے سانحہ ماڈل ٹاؤن 17 جون کی طرح ریاستی دہشت گردی کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے سب خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں مگر ملک پاکستان کو رب العزت نے باہمت، نڈر، جذبہ ایمانی سے سرشار، غریبوں کا ایسا ہمدرد لیڈر اور مسیحا عطا کیا ہے جو غریبوں کی جنگ لڑ رہا ہے اس کے باوجود کہ ان کے گھر اور مرکزی سیکرٹریٹ پر گولیاں چلائی گئیں اور ان کی تنظیم کو دہشت گرد ثابت کرنے کی ناپاک سازش تیار کی گئی۔ وہ ان تمام نتائج سے بے پرواہ ہوکر 23 جون کو ملک پاکستان واپس

آتے ہیں اور طاغوتی طاقتوں سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں 10 روزہ ماڈل ٹاؤن میں محاصرے کے باوجود بھی انقلاب مارچ 14 اگست 2014ء کو اپنی آب و تاب کے ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں اسلام آباد پہنچتا ہے جس میں 70 روزہ دھرنے سے وہ عظیم قائد عوام کو اپنے حقوق لینے کا سلیقے سکھاتے رہے اور حکمرانوں کے کالے کرتوت کی اصل تصویر پیش کرتے رہے جس سے عوام میں اپنے حقوق حاصل کرنے کا ہمت و حوصلہ پیدا ہوا اس طرح سوئی ہوئی قوم کو ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جگا تو چکے ہیں مگر اب وہ قریہ قریہ، نگر نگر جا کر انہیں باہر نکلنے کے لئے بھی شعور بیدار کررہے ہیں کہ جب تک آپ اس طاغوتی نظام سے ٹکر نہیں لیں گے۔ آپ کے حقوق اسی طرح سلب ہوتے رہیں گے۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کے لئے تیار ہوجائیں کیونکہ یہ نظام ان شاء اللہ جلد سمندر بُرد کیا جائے گا۔ لیکن اس میں آپ تمام پاکستانیوں کے تعاون کی ضرورت ہے تاکہ آپ کے ووٹ کی طاقت اور قائد انقلاب کی قیادت سے یہ ملک گندی سیاست سے آزاد ہوجائے تو اس میں ہر شخص خوشحال ہوکر خودمختاری کی زندگی بسر کرے گا جو اصل قائداعظم کا پاکستان کی تصویر پیش کرے گا۔

اس ملک کو مصطفوی انقلاب کا گہوارہ بنانے کے لئے جس کے مطابق ہر پاکستانی خوشحال اور پرسکون زندگی بسر کرسکے۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری موجودہ دور کی منافقانہ قوتوں سے ٹکرا رہے ہیں اور اس ملک کی قسمت کو بدلنے کا عزم رکھ کر جہد مسلسل کررہے ہیں جس میں ان کے ساتھ مسلم لیگ ق، سنی اتحاد کونسل اور تحریک وحدت المسلمین کے قائدین اور کارکنان بھی شامل ہیں اور پاکستان عوامی تحریک کی ہر سطح کی قیادت اور جملہ کارکنان اور تحریک منہاج القرآن کے جملہ رفقاء و اراکین اور وابستگان کے علاوہ ہر طبقہ فکر کے بے شمار لوگ شامل ہیں مگر اس کے لئے پوری قوم کو اٹھنا ہوگا اور اس باطل، فرسودہ، بیہودہ، فاسقانہ، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے اسے دریا برد کرنا ہوگا اور اس سیاست نبوی کی یاد تازہ کرنا ہوگی جس میں کوئی رات کو بھوکا نہیں سوتا۔ جس میں حکمران صحیح معنوں میں قوم کا خادم ہوتا ہے اور اور سیاست فاروقی کی طرح راتوں کو جاگ کر جائزہ لیتا ہے کہ کوئی گھر نانِ شبینہ سے محروم تو نہیں ہے۔ یہ ہے وہ اصل سیاست جو دین اسلام کا حصہ ہے اور جسکے لئے ہم سب کوشاں ہیں اور جس کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا تھا۔

؎ جلال پادشاہی ہو یا جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

انقلاب اِن ایبٹ آباد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب وتدوین: محمد حسین آزاد // معاونت: ملکہ صبا

23 اکتوبر 2014ء کو ایبٹ آباد کے عظیم الشان اجتماع سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خصوصی خطاب فرمایا جس کی نہایت اہمیت کے پیش نظر ایڈیٹ کر کے قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔ جو قارئین مکمل خطاب سماعت کرنا چاہیں وہ خطاب کی سی ڈی نمبر (CD#2152) کو سن سکتے ہیں۔ (منجانب: ادارہ دختران اسلام)

اللہ رب العزت کا شکر ہے جس کی توفیق سے آج خیبر پختونخواہ کے ہزارہ ڈویژن میں ایبٹ آباد کا عظیم الشان انقلابی اجتماع ہے جسے میں انقلاب اِن ایبٹ آباد کا نام دے رہا ہوں۔ آج ہر سو کالج گراؤنڈ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اور مغرب سے لے کر مشرق تک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اور چھتوں پر جہاں جہاں انسان کھڑا ہوسکتا ہے اور برآمدوں میں اوپر نیچے، باہر چھتوں پر پہاڑوں پر گھروں کی چھتوں پر جہاں جہاں ممکن ہے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ایک تاریخی سمندر ہے اور باہر دوسرے گراؤنڈ میں بھی سکرین نصب ہے وہاں بھی کھچا کھچ بھرا ہوا ہے اور چار دیواری سے باہر سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم ہے اور ابھی تک ہری پور، مانسہرہ کے لوگوں کے بسوں کے اور پیدل قافلے آرہے ہیں۔ میں TV Channel والوں کو کہتا ہوں کہ چاروں اطراف میں کیمرہ گھما کر دنیا کو دکھائیں کہ کہیں ایک انچ بھی کونے میں جگہ خالی تو نہیں ہے کوئی چھت خالی تو نہیں ہے۔ TV والوں سے کہتا ہوں اس وقت براہ راست سڑکوں کا منظر دکھائیں کہ سڑکیں آج ایبٹ آباد کے لوگوں کے ہجوم سے پر ہیں یا پھر نہیں ہیں۔ اس پر میں ہزارہ، ایبٹ آباد اور ہری پور سے مانسہرہ تک پاکستان عوامی تحریک کی جملہ تنظیمات کو، کارکنان کو اور ان تمام شہروں کے عوام کو اس عظیم الشان تاریخ ساز اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آج گفتگو کا آغاز شہدائے تحریک صوبہ ہزارہ کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی سے کرتے ہیں۔

12 اپریل 2010ء کو صوبہ ہزارہ تحریک کے عوام کی شہادتیں ہوئیں مگر آج تک FIR نہیں کٹ سکی اور کمیشن کی رپورٹ نے دھوکا دیا کہ عوام نے عوام کو مارا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ صحیح قدروں کے خلاف FIR درج

ہو اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عزیزان محترم! میرے وہ بھائی اور بہنیں، بیٹے اور بیٹیاں جنہوں نے انقلاب مارچ میں حصہ لیا، جنہوں نے انقلاب کے دھرنے میں شرکت کی اور وہ بیٹے اور بیٹیاں جو سوشل میڈیا پر پوری دنیا میں انقلاب کی جنگ لڑتے رہے اور لڑ رہے ہیں انہیں سب سے پہلے پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ تنقید کرنے والوں کی تنقید پر ہرگز کوئی کان نہ دھریں۔ انہیں رد کردیں اور انقلاب کی منزل کی طرف سوشل میڈیا ہو یا زمین کی جنگ اپنے سفر کو جوش و خروش کے ساتھ جاری و ساری رکھیں اس لئے کہ اسلام آباد کے دھرنے کو ہم نے ختم نہیں کیا بلکہ اس دھرنے کو ملک گیر انقلاب کے دھرنے میں تبدیل کیا ہے۔ ہم نے ایک نئی حکمت عملی وضع کی ہے۔ ہم نے انقلاب کے لئے ایک نیا محاذ کھولا ہے۔ یہ کمانڈر کا فیصلہ ہوتا ہے وہ جنگ لڑنے کے لئے جس محاذ کا چاہے انتخاب کرے۔ اسلام آباد کی 60دن کی جنگ کے بعد اب ہم نے انقلاب کی تحریک کو دھرنے کے لئے سارے پاکستان کو انقلاب کا محاذ بنادیا ہے۔ ہماری جنگ ختم نہیں ہوئی ہے بلکہ ہماری جنگ اب ابتداء ہوئی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ ایبٹ آباد کا اجتماع یہ ایبٹ آباد کا انقلاب دھرنا ہے اور یہ ہماری نئی حکمت عملی کی کامیابی اور عوام میں اس کی پذیرائی کا پہلا ثبوت ہے جو کہ عوام نے ثابت کردیا ہے۔

چند باتیں ذہن نشین کرلیں جو لوگ آج تنقید کررہے ہیں یہ لوگ دھرنا شروع کرتے وقت بھی ہم سے متفق نہیں تھے اور اب جب ہم نے اسے ملک گیر دھرنوں میں اور ملک گیر انقلاب کی تحریک میں بدلا ہے تو آج بھی متفق نہیں ہیں ہمیں ان کے اتفاق اور اختلاف سے کوئی سروکار نہیں ہمیں فقط انقلاب سے سروکار ہے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ تنقید کرنے والے اس وقت بھی کہتے تھے کہ ہمیں قادری صاحب کے ایجنڈے اور ان کے منشور سے اتفاق ہے مگر ان کے طریقہ کار سے اختلاف ہے اور آج بھی ہمارے طریقہ کار سے اختلاف ہے۔ نہ وہ بدلے ہیں نہ ہم بدلے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی سمت کو چلے جارہے ہیں۔ یہ اختلاف نئی چیز نہیں پہلے کہتے تھے یہ دھرنا Stablishment کے کہنے پر ہوا جب یہ ثابت نہ کرسکے پھر London Plan گھڑ لیا۔ جب London Plan میں سے بھی کچھ نہ نکلا تو اب کہنے لگے کہ دھرنے کی جو نوعیت تبدیل کی ہے ملک گیر انقلاب کی صورت میں یہ کوئی Deal ہوئی ہے۔ مخالفین کا طرز عمل ہمیشہ سے منفی پروپیگنڈہ پر قائم رہا ہے۔ چند دن پہلے کہتے تھے کہ دھرنا بے اثر ہوگیا۔ جب اسی دھرنے سے اٹھ کر میں فیصل آباد گیا اور فیصل آباد میں لاکھوں افراد کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھا تو انہوں نے انگلیاں دانتوں کے نیچے دبادیں۔ دنگ رہ گئے۔ ان کی زبانیں بند ہوگئیں اور پھر جب لاہور مینار پاکستان کا اجتماع کیا اور مینار پاکستان کی وسعتیں انقلاب کے اجتماع کو سمونے سے

قاصر رہ گئیں اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر سڑکوں پر نکل آیا تب بھی یہ دنگ رہ گئے۔ اس سے پتہ چل گیا کہ دھرنا کامیاب ہوا ہے۔ دھرنے نے کروڑوں لوگوں کے ذہنوں میں انقلاب بپا کردیا ہے۔ دھرنے نے دنیا بدل دی ہے، دھرنے نے پاکستان کو بدل دیا ہے، دھرنے نے سوئی ہوئی قوم کو جگادیا ہے، دھرنے نے مدہوش قوم کو اٹھادیا ہے، دھرنے نے مظلوم لوگوں کو ظالموں کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرات دے دی ہے اور دھرنے نے مایوس لوگوں کو ظالموں اور جابروں سے ٹکرانے کی جسارت دے دی ہے۔ دھرنا کامیاب ہوا اس نے پورے ملک کے عوام کو اپنے حقوق سے آشنا کردیا۔

اب کہتے ہیں دھرنا ناکام ہوگیا وہاں سے اٹھ گئے کوئی Deal ہوگئی۔ اگر کوئی Deal ہوتی اور دھرنا ناکام ہوتا تو آج دو دن بعد ایبٹ آباد کی سرزمین پر ٹھاٹھیں مارتا ہوا بے کنار انسانی سمندر نظر نہ آتا۔ ایسا کہنے والو! میں بار بار تمہیں ایبٹ آباد کا یہ اجتماع دکھا رہا ہوں۔ TV چینل کو دیکھو اس سے پتہ چلا کہ دو دن پہلے کے فیصلے کو قبول کرکے اب عوام میرے ساتھ انقلاب کے اگلے مرحلے پر چل پڑی ہے۔ لہذا تنقید کرنے والے تھوڑا صبر کریں، پریشان نہ ہوں، آج کے جلسے نے ہمارے صحیح ہونے کا ثبوت دے دیا ہے۔ اب ہم کامیاب ہوئے ہیں یا ناکام یہ ہزارہا تعداد کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر منہ بولتی تصویر ہے۔ تھوڑا اور صبر کریں ماہ محرم الحرام کا وقفہ کررہے ہیں اور کارکنوں کو انقلاب کے لئے تیاری کا وقت دے رہے ہیں۔ ایبٹ آباد کے بعد اگلا انقلاب کا اجتماع اور دھرنا 23 نومبر کو بھکر میں ہورہا ہے۔ میں پورے میڈیا کو اور تنقید کرنے والوں کو اور ٹی وی اینکرز کو، جس کو بات سمجھ میں نہیں آرہی سب کو صدق دل سے دعوت دیتا ہوں کہ 23 نومبر کو بھکر آجایئے بنفس نفیس۔ یہ شہر اگر مینار پاکستان کا نقشہ پیش نہ کرے تو میں اپنی تحریک کو ختم کرنے کا اعلان کردوں گا۔ یہ ہمارا سفر انقلاب ہے ہم اس سفر میں شہر در شہر مرحلہ وار پڑاؤ کرتے جائیں گے۔ آج کے پڑاؤ کے بعد کل 24 تاریخ کو ہری پور میں دھرنا ہورہا ہے کس نے کہا کہ دھرنا ختم ہوگیا۔ یہ دھرنا آپ کا مرنا بن جائے گا۔ یہ دھرنا فاسد نظام کا مرنا بنے گا۔ پہلے فقط اسلام آباد میں تھا اب ملک کے شہر شہر میں ہوگا۔ 25 دسمبر کو کراچی مزار قائد پر انقلاب کا دھرنا ہوگا۔ جیسے آج ہزارہ والوں نے ایبٹ آباد میں اپنا فیصلہ سنادیا ہے۔ ایبٹ آباد کا ریفرنڈم ہوگیا ہے تاریخ کا ریکارڈ ٹوٹ گیا ہے۔

5 دسمبر سرگودھا میں انقلاب کا اجتماع و دھرنا ہوگا۔ اس کے بعد 14 دسمبر کو سیالکوٹ میں انقلاب کا دھرنا ہوگا، 21 دسمبر اتوار پھر مانسہرہ آرہا ہوں۔ کوئی کہتا ہے ڈاکٹر صاحب گھر چلے جائیں گے نہیں تمہاری نیندیں اجڑ جائیں گی۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری گھر نہیں جارہا۔ شہر شہر جارہا ہے پوری قوم کو جگا رہا ہے۔ اس نظام کے دفن ہونے تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ میں نے حکمت عملی تبدیل کی ہے کمانڈر نے جنگ جاری رکھی ہے مگر محاذ بدلا

ہے۔ ارادہ و مقصد نہیں بدلا۔ منزل نہیں بدلی، ہمت نہیں ہاری، ہم چلتے جائیں گے اور نئے سے نئے محاذ ان شاء اللہ کھولیں گے تاکہ یہ تاریک نظام گر جائے اور انقلاب اس دھرتی کا مقدر بن جائے کیونکہ فیصلے کا حق عوام کا ہوتا ہے۔ عوام اگر مسترد کر دے تو پنڈال خالی ہو جاتے ہیں اور اگر پنڈال کم پڑ جائیں اور سڑکوں تک لوگ پھیل جائیں تو فیصلہ درست قرار دیا جاتا ہے۔ لہذا فیصلے کا حق عوام کو ہے کسی مخصوص طبقے اور بعض نام نہاد دانشوروں اور تبصرہ نگاروں کو حق نہیں ہے کہ وہ ہم پر فیصلہ صادر کریں جو لفافوں پر پلتے ہیں جو لفافوں سے بولتے ہیں لفافوں کے ساتھ لکھتے ہیں اور لفافوں کے ساتھ تجزیہ کرتے ہیں ان کے فیصلے عوام قبول نہیں کیا کرتے بلکہ عوام اللہ کے دیئے ہوئے شعور کے ساتھ فیصلہ کیا کرتے ہیں۔

عزیزو! ہمارا عزم تھا کہ ہم مقصد انقلاب سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور جو اس مقصد کو چھوڑ دے عوام اس کو تنہا چھوڑ دے اس کی قیادت کو چھوڑ دے ہم اس عزم پر قائم ہیں ہم نے اپنا مقصد نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے ہم نے عوام کو تنہا نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے ہم واپس گھر کو نہ لوٹے ہیں نہ لوٹیں گے، ہم نے نہ جدوجہد کو چھوڑا ہے بلکہ اس کو کنارے تک پہنچاتے پہنچاتے اپنا تن من دھن لٹاتے جائیں گے اور جدوجہد جاری رہے گی۔ ظلم اور ظالم نظام کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام آباد کے دھرنے کی حکمت کو کیوں بدلا؟ جسے ناقدین کہہ رہے ہیں کہ دھرنا ختم کر دیا ہم نے دھرنا ختم نہیں کیا محاذ بدلا ہے، مرحلہ بدلا ہے، اس کی شکل بدلی ہے اس کو بدلنے کی کیا وجہ ہے؟ یہ بات سمجھنے والی ہے؟ ہم ایک تدبیر کے ساتھ آئے انقلاب مارچ کی صورت میں وہ دھرنے میں بدلا 70 دن ہم بیٹھے ہماری تدبیر تھی کہ حکومت اور نظام کا فوری خاتمہ ہو جائے اور اس کے نتیجے میں نئے نظام کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اللہ رب العزت کو فوری خاتمہ منظور نہ تھا۔ اللہ رب العزت فرعونوں کو، قارونوں کو، جابروں کو مہلت دیتا ہے لہذا اللہ کے ہاں ان کی ابھی کچھ مہلت تھی، اس کی تدبیر تھی اور جہاں تک آپ کی اور ہماری قربانیوں کا تعلق ہے، جدوجہد کا تعلق ہے، صبر و استقامت کا تعلق ہے اس میں نہ کوئی کمی رہی اور نہ پاکستان کی کوئی تاریخ اس کی مثال پیش کرسکتی ہے اور نہ دنیا کی اقوام کی تاریخ اتنا طویل ترین پر عزم عظیم دھرنا دے سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مہلت دینے کا فیصلہ کیا فوری طور پر یہ حکومت نہ گئی مگر اللہ رب العزت نے ہمیں اس کا نعم البدل عطا کر دیا اسی سے بڑا بدلا عطا کیا اور وہ یہ کہ کائنات کے رب نے ملک کے کروڑوں عوام کے ذہن کو بدل ڈالا۔ لوگوں کی فکر میں انقلاب آ گیا۔ پوری قوم کو فکری انقلاب ملا جو 1947ء سے لے کر 1970ء تک نہیں ملا تھا۔ 71,70 میں ایک بار جب ذوالفقار علی بھٹو کی تحریک چلی تو لوگوں کی سوچیں بدلیں اس کے بعد پھر

جمود آ گیا (71 کے بعد 2014ء تک) ہماری جدوجہد سے اللہ رب العزت نے 43 سال کے بعد دوبارہ قوم کو ذہنی انقلاب عطا کیا۔ قوم اٹھ کھڑی ہوئی۔ قوم نے باطل نظام کے خلاف بغاوت کا فیصلہ کرلیا حکومت کے ظلم و ستم، جبر و تشدد اور قتل و غارت گری کے بعد جب 14 اگست کو نکلے تو لوگوں کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ تھیں مگر عوام کروڑوں کی تعداد میں ہمارے ساتھ نہ تھے۔ انقلاب کے ساتھ کارکن تھے، آپ تھے، جب دو مہینے گزرے آپ کی قربانیاں یہ پھل لائیں کہ آج کروڑوں لوگوں کی صرف ہمدردیاں نہیں ان کے ذہن تمہارے ساتھ ہوگئے ہیں، عوام انقلاب کے ساتھ کھڑے ہوگئے ہیں اور ثبوت ہزارہ کی زمین پر آج ایبٹ آباد کا اجتماع بتارہا ہے۔ لاہور و فیصل آباد کے اجتماع نے بتادیا اور ہر شہر جہاں جہاں انقلاب کا پڑاؤ ہوگا بتادے گا۔ انقلاب کی آرزو زور پکڑ گئی ہے وہ لوگ جو بدل گئے اور ذہنی طور پر انقلاب کے ساتھ ہوگئے مگر ان کی مجبوریاں تھیں ان کی کمزوریاں تھیں وہ گھروں سے نکل کر آپ کے دھرنے میں نہیں پہنچ سکے دھرنے میں کروڑوں، لاکھوں لوگ نہیں پہنچ سکے مگر اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے ذہنی طور پر بدل گئے، بچہ بچہ ماں کی گود میں بھی Go Nawaz Go کے نعرے لگانے لگ گیا۔ انہوں نے ہمارے انقلاب کی فکر کو قبول کیا۔ نعرے لگائے یہ پہلی بار ہوا وزیراعظم جہاں گئے لوگوں نے سامنے کھڑے ہوکر Go Nawaz Go کی صدائیں گونجیں اور اگر یہ سلسلہ Go Nawaz Go کا جاری رہا تو وہ وقت دور نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ پنگوڑے میں آکر رونے کی بجائے Go Nawaz Go کا نعرہ لگائے گا۔ لوگو! جب میں نے فیصل آباد کا منظر اور لوگوں کے جذبات دیکھے جھنگ اور چنیوٹ میں لوگوں کے جذبات دیکھے، لاہور میں جذبات دیکھے تو میں نے سوچا 70 دن کے دھرنے کی قربانی کے نتیجے میں قوم میں فکری انقلاب آ گیا ہے جو حال ان کا 14 اگست کو تھا وہ اب ان کا 19 اکتوبر کو نہیں ہے لہذا ہم نے فیصلہ کیا تمام اتحادی جماعتوں کے مشورے کے ساتھ کہ اب اس فکری انقلاب کو سمیٹنے کا وقت ہے، اسے آگے پھیلانے کا وقت ہے، اسے مضبوط تر کرنے کا وقت ہے۔

لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ اب اسلام آباد سے چل کر انقلاب کا یہ دھرنا، انقلاب کی یہ تحریک، انقلاب کا یہ پیغام پاکستان کے طول و عرض میں ہر شہر میں لے کر پہنچا جائے اور انقلاب کا ایک طوفان پورے ملک میں اٹھادیا جائے اس لئے ضروری تھا کہ اب جو کچھ عظیم کامیابی 2 مہینے کے دھرنے نے دے دی اور دو ماہ کے دھرنے نے جو کروڑوں لوگوں کے ذہنوں میں جو انقلاب پیدا کردیا، انقلاب کی تڑپ پیدا کردی ہے، سوچوں کے رخ بدل دیئے۔ اس دھرنے کو انقلاب کے اگلے مرحلے میں داخل کیا جائے اس لئے کہ اگر میں DI Khan جاؤں اور وہاں سے ایک دن کا جلسہ کرکے دھرنے میں واپس آجاتا، اس کے ساتھ راجن پور ہے پھر

راجن پور جاتا، پھر مظفر گڑھ جاتا، پھر لیہ جاتا میں جہاز Use نہیں کرتا میں سڑک پر گاڑیوں پر جاتا ہوں تو میں کیسے بار بار جاتا اور اگر اکٹھا جاتا تو 15,15 دن اگر سفر کرتا رہتا تو اسلام آباد بیٹھے لوگوں نے کیا جرم کیا تھا؟ میرے بغیر وہ تنہا دھرنے میں رہتے اور میں ڈویژن در ڈویژن سارے ملک میں سفر انقلاب میں خطاب کرتا یہ ان کے لئے ظلم تھا کہ میرے بغیر وہ یہاں بیٹھے رہیں۔ ہم نے سوچا یہ زیادتی ہوگی پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم اپنے دھرنے کو ایک جگہ سے اٹھا کر پورے ملک میں پھیلا دیں اور اس دھرنے کو یوں انقلابی تحریک بنائیں کہ خواہ اس حکومت کو گرانا پڑے خواہ الیکشن کو جیتنا پڑے دونوں صورتوں میں ہم فتح حاصل کریں۔

دھرنوں سے جو Achieve کرنا تھا وہ کرلیا اب اس کے بعد انتہاء تک پہنچ جانے کے بعد دانشور لیڈروں اور کارکنوں کا کام یہ نہیں ہوتا کہ اسے جمود میں بدل دیں بلکہ پھر دوبارہ تحرک بنایا جاتا ہے۔ انبیاء کرام اور برگزیدہ رسولوں کی سنت بھی یہ ہے کہ 13,13 سال اگر مکہ میں Struggle کی اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ مکہ میں ناکام ہوگئے۔ مکہ میں رہ کر دعوت دینا بھی ایک حکمت عملی ہے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنا بھی ایک حکمت عملی ہے۔ انقلاب میں کبھی حضر آتا ہے، کبھی سفر آتا ہے، کبھی قیام آتا ہے، کبھی ہجرت آتی ہے، کبھی یہاں پڑاؤ ہوتا ہے اور کبھی وہاں پڑاؤ ہوتا ہے۔ انقلابی سفر میں رہتا ہے جامد ہوکر ایک جگہ جم کر نہیں رہتا۔ اسی طرح فوجیں جب محاذ پر لڑتی ہیں Cheif Commandor جب دیکھتا ہے کہ اسی محاذ پر مزید پیش رفت ممکن نہیں تو Chief Commander فیصلہ کرتا ہے اب دوسرے محاذ پر حملہ کردیا جائے ضرورت محسوس کرتا ہے تیسرے محاذ پر حملہ کرتا ہے انقلاب کو آگے بڑھانے کے لئے محاذ در محاذ آگے بڑھنے کی ضرورت تھی سو ہم نے محاذ بدلا ہے، ہم نے مرحلہ بدلا ہے مگر سفر انقلاب نہ روکا تھا، نہ روکا ہے، نہ کبھی رکے گا۔ تنقید کرنے والو! اور میرے بیٹے اور بیٹیو! یہ بھی بتادوں کہ یہ کیپٹن کی مرضی ہوتی ہے وہ فیصلہ کرے کہ اب Batting کرنی ہے یا Bowling کرنی ہے۔ اسلام آباد میں تھے تو ہم Batting کررہے تھے ۔ Batting کا ٹائم مکمل ہوا اب ہم Bowling کے لئے نکلے ہیں ہم نے جیتنا ہے خواہ Batting کرکے جیتیں یا Bowling کرکے جیتیں اس لئے کہ میں All Rounder شخص ہوں میرا انقلاب All Rounder ہے۔

پاکستان عوامی تحریک کے بیٹے بیٹیو! عوامی تحریک کا انقلاب اب سورج بن چکا ہے اور سورج کبھی فجر کے وقت پر ہوتا ہے پھر چل کر ظہر کے وقت پر آتا ہے رکا نہیں رہتا پھر عصر بنتا ہے پھر مغرب کے بعد وہ غروب ہوتا ہے جب ایک جگہ سے غروب ہوتا ہے لوگ سمجھتے ہیں (جو نادان تنقید کرنے والے ہوتے ہیں) کہ یہ ڈوب

گیا۔ نہیں نہیں عوامی تحریک اور انقلاب کا سورج ڈوبا نہیں وہ تمہاری نظر سے اوجھل ہوا ہے مگر دوسری دنیا کو روشن کررہا ہے۔ اگر یہاں سے ڈوبا ہے تو امریکہ، کینیڈا میں وہاں پر دن چڑھ جاتا ہے۔ کبھی سورج اِدھر دن کرتا ہے کبھی اُدھر دن کرتا ہے۔ سورج حقیقت میں ڈوبا نہیں کرتا اور لوگ سمجھتے ہیں رات آگئی وہ سوتے ہیں تب پتہ چلتا ہے کہ پھر چڑھ جاتا ہے۔ عوامی تحریک اور انقلاب ایک ایسا سورج ہے کبھی غروب ہوگا کبھی طلوع ہوگا مگر یہ ڈوبے گا نہیں۔ یہ ہر جگہ روشنی پھیلاتا رہے گا اور قریہ قریہ روشن کرتا رہے گا۔ 70 دن اسلام آباد میں یہ سورج روشنی پھیلاتا رہا اور اسلام آباد سے پورے پاکستان تک روشنی پہنچاتا رہا اب سورج نے سفر شروع کیا اور ملک کے قریہ قریہ کو روشن کرے گا اور جب کوئی سمجھے گا کہ ڈوب گیا وہ اس کے سر پر طلوع ہوجائے گا۔ یہ جان لو میں ہار ماننے والا شخص نہیں ہوں۔ ہمارا نصیب فتح ہی فتح ہے۔

لہذا پہلی سازش اور پروپیگنڈہ کو رد کردیا۔ دوسری مثال دے کر سمجھاتا ہوں یہ انقلاب چشمہ کے پانی کی طرح ہے۔ پہاڑوں کا چشمہ زمین کے نیچے نیچے چلتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں پانی ختم ہوگیا اچانک وہ ایک زمین کو نرم دیکھتا ہے تو یکدم چشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ زمینیں سیراب کرتا ہے پھر زمین کے نیچے چلنے لگتا ہے پھر ایک موقع دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ نمودار ہوجاتا ہے جب وہ نیچے چھپ کر چلتا ہے اس کا مطلب ہے ناکام نہیں ہوا، ختم نہیں ہوا وہ اپنے سفر میں جاری ہے وہ جہاں چاہے گا چشمہ بن کر پھوٹے گا اور ساری زمین کو سیراب کردے گا۔ عوامی تحریک کا انقلاب مارچ کا چشمہ پھوٹے گا اور پورے ملک کی عوام کو سیراب کردے گا۔

دوسرا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ Deal ہوگئی کوئی کہتا ہے دوبئی میں اربوں کا لین دین ہوگیا اس پر میں نے لاہور مینار پاکستان پر بھی کہا تھا فیصل آباد میں بھی کہا تھا کئی بار کہہ چکا ہوں پھر کہتا ہوں کہ ڈیل کرنے والا جو پیسے لے یا دے اس سے بڑا جہنمی کوئی نہیں ہے۔ اس سے بڑا بے ایمان ہی کوئی نہیں، اس سے بڑا شیطان ہی کوئی نہیں۔ ہم ایسے عمل پر لعنت بھیجتے ہیں اور تم تو کہتے ہو کہ اربوں روپوں کی ڈیل ہوگئی اور ماڈل ٹاؤن کا خون معاذ اللہ بیچا گیا ساری دنیا کی حکومتوں اور سلطنتوں کا سرمایہ جمع کرلیں اللہ کے فضل سے میں تاجدار کائنات کا غلام ہوں وہ میرے جوتے کا سودا بھی نہیں کرسکتے۔ ہم Deal کو مسترد کرتے ہیں اور کروڑ بار لعنت بھیجتے ہیں۔

کسی نے TV پر کہا کہ نواز شریف صاحب کی والدہ صاحبہ نے مجھے ٹیلیفون کیا۔ یہ بات بھی سن لیں کہ مجھے 80,79ء سے لے کر آج تک تقریباً 24 سال گزر گئے لیکن آج کے دن تک نہ انہوں نے فون کیا اور نہ ہی میں نے انہیں فون کیا۔ نہ دونوں بھائیوں نے کیا۔ نہ آپس میں رابطہ ہوا اور یہ ایسا جھوٹ ہے کہ جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی کروڑوں بار لعنت ہو۔

کوئی کہتا ہے کہ ہم اکٹھے تھے (PAT اور PTI) لہذا عمران خان صاحب اور PTI والوں کو ہم نے بتایا نہیں۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہم ایک ماہ یا 20 دن پہلے عمران خان صاحب اور PTI کی قیادت کو بتا چکے ہیں اور یہ بات ان کے Knowledge میں ہے۔ PAT اور PTI میں بھی کئی مذاکرات اور میٹنگ ہو چکی ہیں اور ان کو مکمل طور پر نکتہ نظر سمجھا دیا گیا تھا۔ مگر ان کا اپنا فیصلہ ہے وہ آزاد ہیں ہم انکے فیصلے کا احترام کریں گے۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے ہم آزاد ہیں وہ ہمارے فیصلے کا احترام کریں گے۔ ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارا تعلق جیسے پہلے تھا وہی آج بھی ہے اور بعد میں بھی رہے گا سو اس پروپیگنڈا کو بھی میں رد کرتا ہوں بلکہ ہمارے آزادانہ طریقے سے دھرنے کی نوعیت کو بدلنے کے فیصلے نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ لوگ جو پروپیگنڈا کرتے تھے کہ تیسری طاقت یعنی فوج کے ساتھ مل کر جمہوریت کو ڈی ریل کرنا چاہتے ہیں یہ پروپیگنڈا بھی رد ہو کر اپنی موت آپ مر گیا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہم نے آنے کا بھی خود آزادانہ فیصلہ کیا تھا اور اگلے مرحلے میں داخل ہونے کا فیصلہ بھی خود آزادانہ کیا ہے لہذا جو لوگ افواج پاکستان یا ایجنسیوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں انہیں چاہئے کہ پوری قوم سے معافی مانگیں ہم کسی سے Dictation لینے والے نہیں ہیں۔ ہم Dictation لیتے ہیں صرف صاحب گنبد خضریٰ سے اور وہ جو پارلیمنٹ میں تقریریں کرتے تھے انہیں شرم آنی چاہئے کیونکہ اگر کوئی پیچھے ہوتا تو سات دن میں نواز شریف کی حکومت کا کام ہو گیا ہوتا اور اگر کوئی پیچھے ہوتا تو اپنی مرضی سے دھرنے کو ملک میں منتقل نہ کرتے۔ ہمارا پہلا فیصلہ بھی آزادانہ تھا اور آخری بھی آزادانہ ہے۔

بعض لوگ مذاکرات کی باتیں بھی کرتے ہیں کہ کچھ معاملات Settle ہوئے ہیں۔ نہیں! جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے مذاکرات میں ہم وہیں کھڑے ہیں اور جہاں حکومت کھڑی تھی پہلے دن وہیں کھڑی ہے آج کے دن تک کوئی چیز Settle نہیں ہوسکی۔ یہ فیصلہ ہم نے اپنی جرات کے ساتھ کیا ہے۔ ہم انقلاب بھی لائیں گے ان شاء اللہ اور انتخاب بھی لڑیں گے۔ دونوں چیزوں کا اعلان کر دیا۔ انقلاب کے ذریعے ہم قومی حکومت کے قیام کا مطالبہ جاری رکھیں گے اور انتخاب سے پہلے احتساب کروانے پر ڈٹے رہیں گے۔ احتساب کے بعد اصلاحات پر ڈٹے رہیں گے اور اصلاحات کے بعد انتخابات کی طرف جائیں گے۔ یہ ہمارا انقلابی ایجنڈا قائم ہے اور قائم رہے گا۔ ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ اگر اس احتساب کے بغیر قوم پر ناجائز طریقے سے انتخابات مسلط کر دیئے تو ہم موجودہ الیکشن کمیشن کے تحت الیکشن نہیں ہونے دیں گے چونکہ ہم نے الیکشن میں حصہ لینا ہے پچھلے سال 11 مئی کے الیکشن میں ہم شریک نہیں تھے۔ اب ہم نے حصہ لینا ہے ہم شفاف الیکشن کمیشن

چاہیں گے ہم دھاندلی کا الیکشن نہیں ہونے دیں گے موجودہ الیکشن کمیشن کے تحت انتخابات قبول نہیں کریں گے اور اس الیکشن کمیشن کا ابھی تک کوئی Permanent چیف الیکشن کمیشن نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن کا وجود ناجائز چل رہا ہے اور بنایا بھی ناجائز گیا ہے۔

آرٹیکل 214، 213، 218 کی خلاف ورزی میں چیف الیکشن کمیشن کے بغیر چل رہا ہے جو الیکشن ہوئے تھے وہ غیر جانبدارانہ نہ تھے، منصفانہ نہ تھے، شفاف نہ تھے ایک ن لیگ کے سوا پاکستان کی ہر پارٹی مئی 2013ء کے دھاندلی کا الیکشن Declear کر چکی ہے۔ پیپلز پارٹی نے کہا کہ دھاندلی ہوئی، PAT نے کہا کہ دھاندلی ہوئی، PTI نے کہا کہ دھاندلی ہوئی، JUI نے کہا کہ دھاندلی ہوئی، MQM نے کہا کہ دھاندلی ہوئی، ANP نے کہا کہ دھاندلی ہوئی ایک دوسرے کے خلاف الزام رہے، سندھ میں ن لیگ نے کہا کہ دھاندلی ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ جب ہر پارٹی یہ مان چکی ہے کہ الیکن کمیشن شفاف الیکشن نہیں کرا سکتا اور یہ اس کے اہل نہیں تو اسے برقرار نہیں رہنا چاہئے اور اگلا الیکشن اس کے تحت ہونے کا کوئی جواز نہیں اور یہ جو چاروں ریٹائرڈ جج بیٹھے ہیں میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں (جو الیکشن کمیشن کے ممبر ہیں) خدارا ملک میں کہرام مچ گیا ہے آپ کی نالائقی و نااہلیت کی وجہ سے اور آپ کے چیف الیکشن کمیشن نے استعفیٰ دے دیا تھا (مداخلت اور دھاندلی کی وجہ سے) لہذا چاروں ممبر از خود مستعفی ہو جائیں وگرنہ ہم پورے ملک کی جماعتوں کی APC کال کر سکتے ہیں اور مشترکہ لائحہ عمل کے تحت موجودہ الیکشن کمیشن کو ختم کر کے نیا اور شفاف بنانے کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور بلدیاتی الیکشنوں سے پہلے جو حلقہ بندیاں ہونی ہیں ہم حلقہ بندیاں بھی ان کے تحت نہیں چاہتے کیونکہ اس میں بھی دھاندلیاں ہوں گی۔ اگر مستعفی نہ ہوئے تو ان کا گھیراؤ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم الیکشن کمیشن کے لئے مک مکا بھی نہیں ہونے دیں گے۔ عوامی تحریک اب انقلاب کا سمندر بن چکی ہے۔ پورا ملک اٹھے گا نہ یہ الیکشن کمیشن مانیں گے نہ مک مکا کا جعلی الیکشن کمیشن مانیں گے۔ ہم اس ملک کو شفاف انتخابات دینا چاہتے ہیں۔ ہم اس ملک کو دیانتدارانہ الیکشن دینا چاہتے ہیں، ہم اس ملک کو غیر جانبدارانہ الیکشن کمیشن اور انتخابات دینا چاہتے ہیں۔ ہم اس ملک کو کرپٹ اور گندے اور لٹیرے سیاستدانوں سے پاک کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم نمائندے چاہتے ہیں کہ اسمبلیوں میں مزدوروں، کسانوں، غریبوں کے نمائندے آئیں اور اچھے کردار کے لوگ آئیں۔

آخر میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ مختلف پارٹیاں جیسے ن لیگ اور پیپلز پارٹی بھی ہزارہ کو صوبہ بنانے کے لئے وعدے کرتے رہے؟ اسی بنیاد پر الیکشن لڑے مگر ہزارہ کو صوبہ نہیں بنایا۔ میرا آپ سے وعدہ ہے اگر دو تہائی اکثریت کے ساتھ پاکستان عوامی تحریک کو انتخابات جیتوا دو تو سب سے پہلا صوبہ ہزارہ کو بنایا جائے گا۔ میں تو ہر ڈویژن کو صوبہ بنانے کے حق میں ہوں، صوبہ پنجاب میں بھی کم سے کم

7صوبے بنائیں گے، KPK میں صوبے بنائیں گے۔ یہ ایبٹ آباد چائنہ کا Gateway ہے۔ چائنہ دنیا کی سب سے بڑی Economy ہے۔ کتنے دکھ کی بات ہے کہ سارا کچھ جو چائنہ سے جاتا ہے وہ ساری بزنس ایک چھوٹے سے بازار اور سڑک سے گزرتی ہے اور Dual carriageway Project جو حسن ابدال سے لے کر مانسہرہ تک چائنہ کی تجارت کو پاکستان تک ملانے کے لئے ہے۔ میں اس Dual Carriageway کو بنانے کا اعلان کرتا ہوں۔ اگر پاکستان عوامی تحریک کی Government آئی تو Ring Road پر جو قراقرم Highway سے ایبٹ آباد Bypass ہری پور تک نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ہم وہاں قراقرم سے لے کر ہری پور حسن ابدال تک Dual Carriage way بنا کر اسے تجارت کا مرکز بنائیں گے اور ایبٹ آباد کو دنیا کی جنت میں بدلیں گے۔ ہزارہ سے ظلم یہ ہوا کہ حکومتیں رہیں ن لیگ اور پیپلز پارٹی کی مگر ہزارہ میں کوئی Major Industry نہیں بنائی۔ صرف حطار میں تھوڑی سی انڈسٹریز ہیں گدون انڈسٹری Almost مردہ ہو چکی ہے اسکی Activity کوئی نہیں ہے۔ یہ علاقہ ٹورازم کا مرکز بن سکتا ہے۔ ہزارہ، مانسہرہ، بالاکوٹ، ناران کاغان یہ سارا خطہ اللہ کی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں سوئٹزر لینڈ سے زیادہ خوبصورت بن سکتا ہے، یہ برطانیہ کے سکاٹ لینڈ سے زیادہ خوبصورت بن سکتا ہے، یہ معدنیات سے بھرا خطہ ہے۔ اگر ساری دنیا کے لوگ یہاں گھومنے آئیں، کاروبار کریں تو لوگوں کا مقدر بدل جائے۔ اگر پاکستان عوامی تحریک کی حکومت آئی تو ہم اس پورے صوبے ہزارہ کو کاغان، ناران کی ویلی تک ان شاء اللہ سوئٹزرلینڈ کی طرح دنیا کی جنت بنا دیں گے۔ لہذا ہر شخص پاکستان عوامی تحریک کا ممبر بنے۔ میری طرف سے ہر شخص عوامی تحریک کا لیڈر ہے۔ اپنے اپنے قصبوں میں، اپنی اپنی گلیوں میں کمیٹیاں، تنظیمیں، یونٹ بنائیں۔ ممبر سازی کریں اور بلدیاتی الیکشن کی تیاری کریں۔ ہر جوان بلدیاتی الیکشن میں کونسلر بنے، چیئرمین بنے، وائس چیئرمین بنے پھر اوپر آ کر یونین کونسل میں پھر تحصیل میں، ضلع میں آئیں جوانو! میں تمہاری حکومت دیکھنا چاہتا ہوں۔ اپنے ووٹ درج کراؤ اور عوامی تحریک کا قلعہ بنا دو، گھر گھر پیغام پہنچا دو۔ کوئی تم سے پوچھے کہ تمہارا منشور کیا ہے؟ سن لو منشور یہ ہے ہر بے گھر کو گھر ملے گا، ہر ایک کو روٹی ملے گی ان شاء اللہ، ہر ایک کو کپڑا ملے گا ان شاء اللہ، ہر بے روزگار کو روزگار ملے گا ان شاء اللہ، اگر روزگار نہیں تو بے روزگار الاؤنس ملے گا ان شاء اللہ، اشیاء خوردونوش آٹا، چاول، دودھ، گھی، دال، سبزی، کپڑا ہر غریب کو آدھی قیمت پر ملے گا۔ جبکہ باقی آدھی قیمت حکومت ادا کرے گی۔ جس کی آمدنی 15,000 سے کم ہے اس کو بجلی پانی اور سوئی گیس آدھی قیمت پر دے گی، میٹرک تک ہر بچہ کے لئے یکساں نظام تعلیم کتابوں سمیت فری ہوگی ہر غریب کا علاج مفت ہوگا اور جو مزارع اور کسان کاشتکاری کرتے ہیں مگر ان کے پاس اپنی زمین نہیں ہے ہر کاشتکار

گھرانے کو 5 ایکڑ سے لے کر 10 ایکڑ تک زراعت کے لئے زمین مفت دے دی جائے گی اور مالک بنادیا جائے گا اور ان شاء اللہ عورتوں کے لئے گھریلو انڈسٹری لگائی جائیں گی تاکہ کوئی عورت محتاج نہ رہے۔ ہر عورت خودکفیل ہوجائے، عورت کی عزت بحال ہو اور عورت کے خلاف ظالمانہ قوانین نہ ہوں۔ تنخواہوں کو Review کریں گے، بڑوں چھوٹوں کی تنخواہوں کا فرق ختم یا کم کردیں گے اور آخر میں اس ملک سے فرقہ واریت کا خاتمہ کردیں گے۔ انتہا پسندی کا خاتمہ کریں گے (ان شاء اللہ) دہشت گردی کا خاتمہ کریں گے۔ کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ کوئی مسلمان کسی مسلک والے کو کافر قرار دے کر ان کے گلے کاٹتا پھرے۔ پورا ملک بھائی بھائی بن کر رہے گا اور اس ریاست کا نقشہ بنائیں گے جو رسول خدا، تاجدار کائنات نے ریاست مدینہ کی شکل میں عطا کیا تھا۔ ہم ان شاء اللہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی ریاست مدینہ کے اصولوں کی پیروی کریں گے۔ ان شاء اللہ خلافت راشدہ کے اصولوں کی پیروی کریں گے، سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا تھا میرے دور میں اگر بکری کا بچہ بھی دریائے دجلہ کے کنارے بھوک سے مرگیا تو اللہ مجھ سے پوچھے گا۔ ہم سیدنا فاروق اعظم کا وہ نظام لائیں گے کہ انسان تو انسان بکری کا بچہ بھی بھوکا نہ مرے۔ ہم اس قوم کی بیٹیوں کو سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا رنگ دینے کی کوشش کریں گے۔ ان کو سیدہ زینبؓ کی باندیاں بنائیں گے، ان کو امام حسینؓ کی جرات دیں گے اور وقت کے یزیدوں کے خلاف آوازِ حق بلند کریں گے۔ یہی خواب علامہ اقبال کا تھا جسے پورا کریں گے۔ یہی خواب قائداعظم کا تھا جسے پورا کریں گے۔ یہی جناح ازم ہے اس میں نہ سوشل ازم ہوگی، نہ کیونزم ہوگی، نہ کیپٹیل ازم ہوگی، نہ بھٹو ازم ہوگی، نہ ملاء ازم ہوگی اور نہ ضیاء ازم ہوگی یہاں صرف جناح ازم ہوگی۔ اس میں ہی پاکستان کی بقاء ہے اور یہی اللہ کی مدد و نصرت سے آپ سے میرا وعدہ ہے۔ آج سے اس انقلاب کے سفر پر چل پڑیئے۔ خواتین کی بھی PAT کی تنظیمیں بنائیں۔ ہر ہر کوچہ میں، ہر ہر قصبہ میں، ہر ہر شہر میں انقلاب کی کال کسی بھی وقت آسکتی ہے انتخاب کا اعلان کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔ آپ کو ہر وقت تیار رہنا ہے، سپاہی کی طرح، میرے جوانو اور میرے بھائیو! ہزارہ کو عوامی تحریک کا عظیم قلعہ بنادیں۔ ان شاء اللہ ہم ہر سیٹ میں نمائندہ کھڑا کریں گے اور وہ میرا نمائندہ ہوگا۔ بولو! جنگ لڑیں گے انقلاب کی یا نہیں؟ کامیابی تک لڑیں گے؟ تن من دھن لٹائیں گے؟ میرے قدم بہ قدم چلیں گے؟ اور لوگوں کو بتادو ہمارا دھرنا ختم نہیں ہوا بلکہ پورے ملک میں پھیل گیا ہے اور وہ دھرنا اب انقلاب کے ملک گیر سفر میں بدل گیا ہے۔ اب ہر شخص ہر شہر میں دھرنے میں شریک ہے۔ اللہ آپ سب کو سلامت رکھے۔

موجودہ تحریک کو ہر گھر کی تحریک بنانا

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

مسلمان کو ہر دور میں داعی الی الخیر کا فریضہ ادا کرنا ہے۔ اسی خیر کے ابلاغ کے ذریعے اس کا کردار امن پسند اور سلامتی چاہنے کا ظاہر ہوتا ہے، ایک مومن معاشرے سے ہر طرح کے ظلم وفساد کے خاتمے کے لئے سرگرداں رہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ معاشرے سے بدامنی ختم ہوجائے اور وہ خواہش کرتا ہے کہ اس کے سماج میں قتل و غارت گری، رشوت و بدعنوانی، حق تلفی و آبرو ریزی، انسانی حقوق کا استحصال، دہشت گردی اور انسانی جانوں کا ضیاع، غربت و افلاس کے سلسلے خودکش بمبار اور خودکش دھماکے، حتی کہ ظلم کی ہر نشانی کا خاتمہ ہوجائے۔ یہ سارا کچھ فقط خواہشات اور آرزو رکھنے سے اور صرف اس اچھی سوچ کو اپنے وجود پالنے سے ممکن نہیں ہے، اس مقصد عظیم کے لئے گھروں سے نکلنا ہوگا اور دوسرے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانا ہوگا۔ اپنی سوچ میں اوروں کو شریک کرنا ہوگا، حق کی یہ سوچ نہیں ہے ان کی بھی یہ سوچ بنانا ہوگی، اپنے جاننے اور نہ جاننے والے ہر طبقے کو مخاطب کرنا ہوگا، ہر کسی سے راہ و رسم اور ربط وتعلق بڑھانا ہوگا جن سے کبھی بھی ملنا نہ چاہتے ہوں ان سے بھی ملنا ہوگا، اس لئے کہ سب کو انقلاب کی اس تحریک میں قافلے کی صورت میں شامل کرنا ہوگا۔

ہر کسی کو موجودہ تحریک اور انقلاب میں شامل کرنا

نہ جاننے والوں کو بتانا ہوگا اور نہ ماننے والوں کو منانا ہوگا، عداوت رکھنے والوں کو آگاہ کرنا ہوگا مخالفت کرنے والوں کو حقائق بتانا ہوں گے، بے خبروں کو ہمسفر کرنا ہوگا، جس تک آج تک پیغام پہنچایا ہی نہیں گیا اس تک پیغام پہنچانا ہوگا اور ہر طرح کے تصورات اور ہر نوع کے گمانوں اور ہر طرز کے خیالات کی پرواہ کئے بغیر خود کو اس قرآنی سوچ سے مزین کرتے ہوئے ولا یخافون لومۃ لائم کا پیکر بنانا ہوگا جس کے نتیجے میں کسی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں، کسی کی حرف گیری کی کوئی اہمیت نہیں کسی کی زبان درازی کی کوئی حیثیت نہیں، کسی کے اعتراض کو محسوس کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

تمام فورمز کا اپنی قوت جمع کرنا

کون کیا ہے، ہوتا پھرے ہمیں اپنے مشن کی پرواہ ہے، ہمیں اپنی ابلاغی ذمہ داری کو ادا کرنا ہے۔ ہمیں اپنے تحریکی فرض کو نبھانا ہے۔ ہم نے جو سوچا ہے کر کے رہیں گے کسی کو راستے کا روڑا نہیں بننے دیں گے۔ کسی کو اپنے مقصد میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے۔ ہمیں مسلسل آگے بڑھنا ہے اور آگے بڑھتے ہی جانا ہے۔ اس لئے کہ ہمارا عملی جدوجہد میں یہ نعرہ ہے: ''ولا یخافون لومۃ لائم''۔

ہمیں اپنے دینی مشن کا ابلاغ کرنا ہے۔ رسول اللہ کی سنت کو سامنے رکھتے ہوئے، آپ کے اسوہ حسنہ سے خیرات لیتے ہوئے، آپ کی سیرت کو اپنی سیرت بناتے ہوئے۔ ہمیں اس طرح اپنے مشن کا ابلاغ کرنا ہے کہ دنیا ہمارے ابلاغ پر گواہ ہوجائے ہر گھر، ہماری شہادت دے، ہر فرد ہماری گواہی دے۔ معاشرے کے طلباء و طالبات MSM کے کارکنوں کی سرگرمیوں کی گواہی دیں، معاشرے کے نوجوان منہاج القرآن لیگ یوتھ کے کارکنوں کے عمل کے شاہد بن جائیں۔ معاشرے کی خواتین منہاج القرآن ویمن لیگ کی گواہ بن جائیں۔ معاشرے میں ہر طرح کے افراد تحریک منہاج القرآن پر گواہ بن جائیں۔ سیاسی سوچ رکھنے والے پاکستان عوامی تحریک پر گواہ بن جائیں۔ وکلاء برادری، لائرز ونگ PAT پر گواہ بن جائے، علماء مشائخ منہاج القرآن علماء کونسل کے عمل پر گواہ بن جائیں اور منہاجینز قائد کے شاگرد مشن کا ابلاغ اس طرح کریں کہ معاشرہ کا ہر طبقہ ان پر گواہ ہوجائے۔

گھر گھر پیغام کا پہنچانا

سوال یہ ہے کہ ہر کوئی کس بات پر گواہ بنیں، جواب بڑا واضح ہے کہ ان کے ''بلّغوا'' کے کردار پر گواہ بن جائیں کہ انہوں نے ابلاغ مشن، ابلاغ فکری اور ابلاغ صدائے انقلاب کا، حق ادا کردیا ہے۔ انہوں نے ابلاغ مشن اور ابلاغ فکر کی روشنی رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے لی ہے۔ باری تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی رسالت و نبوت کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ. (المائدہ، ۵:۶۷)

رسول اللہ کو بھی اس آیت کریمہ میں ابلاغ دین کی ذمہ داری تفویض کی جارہی ہے آپ نے یہ ذمہ داری مکہ اور مدینہ کی وادیوں اور عرب کے صحراؤں میں اس طرح ادا کی کہ عرب کی زمین، فتح مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ان ذمہ داریوں کے کمال حسن ادائیگی پر بطور شہادت و گواہی دیتے ہوئے گونج اٹھی۔

رسول اللہ ﷺ نے ان ذمہ داریوں کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر سوال کیا۔

هل بلغت هل بلغت هل بلغت

کیا میں نے اپنی ذمہ داری، ابلاغ دین کی ادا کردی ہے؟ کیا تم اس بات پر گواہی دیتے ہو؟ سب سے بیک زبان کہا: نعم یارسول اللہ، ہاں یارسول اللہ آپ ﷺ نے دین پہنچانے کا اپنا فرض ادا کردیا ہے، اس پر رسول اللہ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا کہ مولا تو بھی اس بات پر گواہ ہوجا کہ میں نے تیرا عطا کردہ فرض ادا کردیا ہے اور تو لوگوں کی گواہی پر گواہ ہوجا۔

تحریک کو ایک کارواں اور سیل رواں بنانا

وہ تمام افراد جو اس تحریک کے ساتھ روز اول سے وابستہ ہیں اور ابھی تک اللہ نے ان کو استقامت کی توفیق دی ہوئی ہے۔ وہ اس کے رفیق ہیں، کارکن ہیں، عہدیدار ہیں اور کسی نہ کسی حوالے سے ذمہ دار ہیں ان کی یہی ذمہ داری ہے کہ تحریک جب انقلاب کے مرحلے میں داخل ہوگئی ہے تو وہ اپنی ذات کی حد تک اپنا فرض ادا کریں، اپنے قول وعمل میں خاموش نہ رہیں اور تحریک سے الگ نہ رہیں، قافلے میں آئیں اور کارواں کا حصہ بنیں۔

خود کو بحال اور فعال کرنا

اگر ان کی وابستگی میں تسلسل رہا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ اگر کسی وجہ سے تعطل رہا ہے تو خود سے خود ہی کو بحال بھی کریں اور فعال بھی کریں۔ دوسری سطح پر تنظیمات کی ذمہ داری ہے متعلقہ فورمز کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کچھ عرصے کے لئے ایمرجنسی نافذ کردیں ہر فورمز اپنے تمام ممبران و رفقاء سے رابطہ کرکے اور ان کو بحال کرے اور فعال بنائے، اس لئے کہ ہماری یہ اجتماعی ذمہ داری، اس دعوت حق پر ڈٹے رہنا ہے اور اس کا ابلاغ کرتے رہنا ہے۔

سارے زمانے کو اٹھانا اور ساتھ لے چلنا ہے

اسی حوالے سے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ج وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ. (الشوریٰ، ۴۲:۱۵)

پس آپ اسی دین کے لئے دعوت دیتے رہو اور اس پر جمے رہو جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں دین کی دعوت کا ابلاغ کرتے رہنا ہے، تحریک کی اسی دینی دعوت کو لوگوں تک پہنچاتے رہنا ہے اور ثابت قدمی کے ساتھ اس عمل پر ڈٹے رہنا ہے دنیا کی کوئی قوت ہمیں اس سے متزلزل نہ کرسکے اور ہمیں حق کی اس تحریک

کے ساتھ کامل وابستگی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا ہے، گھر گھر محلے محلے، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، قصبہ قصبہ، ٹاؤن ٹاؤن، تحصیل تحصیل، ضلع ضلع، شہر شہر ہر جگہ اس تحریک کو پہنچانا ہے، تحریک کو لوگوں کے گھروں میں داخل کرنا ہے، تحریک کو لوگوں کے ذہنوں میں جاگزیں کرنا ہے، تحریک کو لوگوں کی سوچ بنانا ہے اور تحریک کو لوگوں کا عمل بنانا ہے اور تحریک کو لوگوں کی آس و امید بنانا ہے۔ تحریک کو لوگوں کی سعی و جہد بنانا ہے۔ ہمیں اٹھنا ہے اس طرح کہ سارے زمانے کو اپنے ساتھ اٹھنے پر مجبور کردیں، اپنے ساتھ چلنے کے لئے تیار کردیں، اپنے ساتھ شامل ہونے کے لئے آمادہ کردیں، ان کو اپنا ہمنوا بنالیں اور اپنا ہم مشن بنالیں، حتی کہ اس تحریک کا حمایتی بنالیں اس تحریک کا ہمدرد بنالیں۔ اس تحریک کا جانثار بنالیں اس تحریک کا کارکن بنالیں اور اس تحریک کا چہرہ و شناخت بنادیں اور یہ عمل کرتے وقت اور تحریک کو اس انداز سے بپا کرتے وقت ہمیں کسی سے ڈرنا نہیں کسی کے سامنے جھکنا نہیں کسی سے خواہ مخواہ لڑنا نہیں بلکہ ہمیں اپنے رب سے ڈرنا ہے اور ہمیں مولا کے سامنے جھکنا ہے اور اسی کے حکم کو ماننا ہے۔

لوگوں تک تحریکی مشن پہنچانا فرض ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللهَ. (الاحزاب، ۳۳: ۳۹)

وہ لوگ اللہ کے پیغامات کو پہنچاتے ہیں اور اسی کا خوف رکھتے ہیں اور اللہ کے سواء کسی سے نہیں ڈرتے۔ ہمارا وجود یبلغون رسلت کا پیکر ہو اور ہمارا کردار ابلاغ رسالت کا آئینہ دار ہو۔ ہمارے کندھوں پر بھی ابلاغ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ہمیں بھی اپنے فرائض کا ابلاغ کرنا ہے۔ اپنی دعوت کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اپنی فکر سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، لوگوں کی ذہن سازی کرنی ہے اور اپنی سوچ کو ان کی سوچ بنانا ہے۔ ان کو اپنی سوچ میں ہمنوا بنانا ہے، ہمیں تلاش کرنا ہے ان وجودوں کو جو تحریکی وجودوں میں ڈھل سکیں، ہمیں ان ذہنوں کو ڈھونڈنا ہے جو مصطفوی انقلاب کی راہ پر چل سکیں، یوں ہی ہمیں اپنے فرائض دعوت کا ابلاغ کرتے رہنا ہے یہاں تک کہ یہ فرائض ابلاغ ہمیں اور اپنی موثریت میں ''البلاغ المبین'' کی صورت میں ڈھل جائیں۔

مشن کے ابلاغ میں مخالفت و عداوت کی پرواہ نہیں

یہ فریضہ آسان نہیں ہے، اس میں ہر سطح پر رکاوٹیں پیدا ہوں گی اور ہر سو مزاحمتیں ہونگی۔ ہر جانب مخالفت ہوگی عداوت کی نئی نئی صورتیں ظاہر ہونگی۔ چھپے ہوئے دشمن بھی ظاہر ہوں گے۔ بہت سے بدخواہ بھی رونما ہونگے، حسد کی آگ میں جلنے والے بھی عیاں ہونگے، جان و عزت کے دشمن بھی میدان آراء ہوں گے، کردار

کشی کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ زبانوں سے طعن و تشنیع کے تیر بھی چلیں گے، تہمتوں کے بازار بھی گرم ہوں گے نامعقول اعتراضات بھی اٹھائے جائیں گے، جان و مال پر حملوں کے خطرات اور خدشات بھی بڑھ جائیں گے خوف کے بادل ہر سو چھا جائیں گے۔ مگر ہمیں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور ہر خوف کو دل سے نکالنا ہوگا ایک خوف سے دل کو آباد کر کے ہر خوف سے دل کو آزاد کرنا ہوگا اور ہماری زبان پر یہی قرآنی تصور ہوگا۔

وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللهَ. (الاحزاب، ۳۳: ۳۹)

اللہ سے ہی ڈرو اور اہل ایمان اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

تحریکی جدوجہد سعادت مندی ہے

اور اس سے اگلی بات ذہن میں یہ بٹھانی ہے اللہ اور اسکے رسولوں کے دین اور مشن کی ذمہ داری ہماری سعادت مندی ہے اور ہماری خوش بختی ہے اور ہمارے وجودوں سے اس ذمہ داری کا ادا ہونا اللہ کی توفیق خاص ہے اور اس کے چناؤ کی ہزاروں صورتوں میں سے ایک ہمارا چناؤ بھی اسی زمرے میں ہے، ہم بھی اس چناؤ کی لڑی میں پروئے ہوئے تسبیح کے دانوں میں ایک دانے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سارے دانے ملتے ہیں تو اس کو تسبیح کہتے ہیں۔ الگ الگ دانوں کو کوئی تسبیح نہیں کہتا۔ ہم معاشرے میں خیر کے افشاء کرنے کے لئے اور خیر کو مزید بڑھانے کے لئے ایک ذمہ داری میں لئے گئے ہیں۔

تحریک کا آغاز انسانی منفعت کیلئے ہے

قرآن سورہ آل عمران میں یوں اس تصور کو بیان کرتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (آل عمران، ۳: ۱۰۴)

ابتدائی کلمات ہمیں اللہ کی مشیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ رب چاہتا ہے اس امت میں ایک گروہ، ایک جماعت، ایک تحریک ایسی ہو جو خیر کی طرف دعوت دے۔ ایسی خیر جس میں انسانیت کے لئے منفعت ہو، جس میں انسانیت کے لئے عزت و عظمت ہو اور ایسی خیر کی دعوت دیں جو انسانوں کو رب کے قریب اور مخلوق خدا سے باہم شیر و شکر کر دے اور وہ خیر معروف کا حکم دینے میں بھی ہے اور وہ خیر برائی سے منع کرنے میں بھی ہے۔ گویا خیر کبھی معروف کا حکم دینا ہے اور کبھی برائی سے منع کرنا ہے۔ گویا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں ہی خیر کا تعارف رکھتے ہیں اور جن لوگوں میں بیک وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کردار پایا جائے قرآن ایسے ہی کرداروں اور ایسے ہی انسانوں کو اولئک هم المفلحون کا اعزاز بخشتا ہے اور ان کو ہی کامیاب قرار دیتا ہے اور ان کی کامیابی کا یہ

سفر جاری رہتا ہے۔ نہ رکتا ہے اور نہ تھمتا ہے بلکہ آگے ہی بڑھتا ہے جب وہ اپنی اس عادت میں راسخ ہوجاتے ہیں اور اس عادت کو اپنی شخصیت کی شناخت بنالیتے ہیں تو قرآن حکیم ان کو مزید اعزاز سے نوازتا ہے۔

تحریکی جدوجہد ''خیر امت'' کا اعزاز پانا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ. (آل عمران، ۳:۱۱۰)

اس آیت کریمہ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کے حوالے سے اس بات کو بالکل واشگاف الفاظ میں واضح کردیا ہے کہ تم نے اپنی اس مشینری اور تحریکی ذمہ داری کی بہترین ادائیگی کی وجہ سے، کنتم خیر امۃ کا اعزاز پایا ہے، تم نے اپنے بہترین عمل کی وجہ سے اور اپنے اعلیٰ کردار کی بنا پر، کنتم خیر امۃ کا درجہ پایا ہے۔ اب اللہ کی ذات پر کامل یقین اور اکمل ایمان رکھ کر تم آگے بڑھو یہی تمہارا اعزاز ہے اور اس اعزاز کو قائم رکھنے کے لئے محنت اور جدوجہد کرو اور اللہ کی ذات میں قطعی یقین رکھتے ہوئے معاشرے میں خیر وسلامتی کا اور امن و آشتی کا ایسا کردار ادا کرو کہ لوگ تمہارے کردار پر گواہ ہوجائیں، تم معاشرے میں اچھائی و خیر اور بھلائی کی علامت بن جاؤ تم معاشرے کو ہر طرح کی سلامتی سے معمور کردو اور تم معاشرے میں ہر ظلم کا خاتمہ کردو۔ تم معاشرے سے ہر برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو اور تم معاشرے میں نیکی کا نظام بپا کرو اور بدی کے نظام کا خاتمہ کردو، تم معاشرے کے محروم، پسماندہ، مفلوک الحال اور غربت و افلاس کے مارے ہوئے، غریبوں اور ناداروں کی آواز بن جاؤ اور تم اپنی ذات کے حصار سے نکلو اور تم اپنی پسند اور ناپسند سے باہر آؤ تم معاشرتی بیماریوں اور برائیوں کا خاتمہ کرو۔ اللہ کی مدد تمہارے شامل حال ہوگی تم پھر قافلے کو سوئے حرم گامزن کردو اس طرح کہ لوگ تم پر گواہ بن جائیں اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ بن جائیں اور اللہ ہی سب سے بڑا گواہی والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا. (البقرہ، ۲:۱۴۳)

اے مسلمانو! اسی طرح ہم نے تمہیں اعتدال والی بہترین امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول ﷺ تم پر گواہ ہو۔

عصر حاضر میں آج ہمیں امۃ وسطۃ کا اعزاز اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پانا ہے اور ہمیں اپنی تحریکی جدوجہد کو اس طرح منظّم کرنا ہے کہ رسول اللہ کی ساری امت ہمارے اس عمل پر گواہ ہوجائے اور امت مسلمہ کی بیداری اور اس کی عظمت رفتہ کی بحالی اور اقوام عالم پر اس نظریاتی وفکری برتری کے لئے کی جانے والی تحریک کی کاوشوں پر سارا عالم اسلام گواہ ہوجائے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے اس عمل پر اور ہماری جدوجہد پر گواہ ہوجائیں تو اس سے بڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے رسول کی رضا کا طالب بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے تفسیری تفردات و امتیازات

قسط نمبر 15

علامہ محمد حسین آزاد۔ ایم فل علوم اسلامیہ منہاج یونیورسٹی

منہاج یونیورسٹی کالج آف شریعہ سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تفسیری خدمات کے حوالے سے پہلا ایم فل کرنے کا اعزاز جامعہ کے ابتدائی فاضلین میں سے علامہ محمد حسین آزاد نے حاصل کیا ہے جو جامعۃ الازہر سے ''الدورۃ التدریبیۃ'' میں بھی سند یافتہ ہیں اور مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ کے علاوہ مجلّہ دختران اسلام کے مینجنگ ایڈیٹر ہیں جن کا مقالہ قارئین کے استفادہ کے لئے بالاقساط شائع کیا جا رہا ہے۔

تیسری مثال

یہ تزکیہ تو تصفیہ کے طریق سے حاصل ہونے والی اسی روحانی مقناطیسیت کا کمال تھا کہ تاجدار کائنات ﷺ کی صحبت جلیلہ میں تربیت پانے والے صحابہ کرامؓ مادی ذرائع اختیار کئے بغیر ہزاروں میل کی مسافت پر موجود سپہ سالار، لشکر اسلام کو ہدایات دینے پر قادر تھے۔ سیدنا ساریہ بن جبلؓ کی زیر قیادت اسلامی لشکر دشمنان اسلام کے خلاف صف آراء تھا۔ دشمن نے ایسا پینترا بدلا کہ اسلامی افواج بری طرح سے اس کے نرغے میں آ گئیں۔ اس وقت مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ سیدنا عمر فاروقؓ مدینہ منورہ میں برسرِ منبر خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؓ کی روحانی توجہ کی بدولت میدان جنگ کا نقشہ آپ کی نظروں کے سامنے تھا۔ دوران خطبہ بآواز بلند پکارے۔

یا ساری الجبل (خطیب تبریزی، الشیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح، پشاور پاکستان، نورانی کتب خانہ، ص ۵۴۶) ''اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لے''

یہ ارشاد فرما کر آپ دوبارہ اسی طرح خطبہ میں مشغول ہو گئے۔ نہ آپ کے پاس راڈار تھا اور نہ ٹی وی کا کوئی ڈائریکٹ چینل، ہزاروں میل کی دوری پر واقع مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ بھی دے رہے ہیں اور اپنے سپہ سالار کو میدان جنگ میں براہ راست ہدایات بھی جاری فرما رہے ہیں۔ نہ ان کے پاس وائرلیس سیٹ تھا نہ موبائل فون کہ جس سے میدان جنگ کے حالات سے فوری آگہی ممکن ہوتی۔ یہ روحانی مقناطیسی قوت تھی، اندر

کی آنکھ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ حضرت ساریہ بن جبلؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کا پیغام وصول کیا اور اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے پہاڑ کی اوٹ لے کر فتح پائی۔ دشمن کا حملہ ناکام رہا اور عساکر اسلام کے جوابی حملے سے فتح نے ان کے قدم چومے۔

فیضان نبوی ﷺ اور فیضان صحابہؓ ہی کی خوشہ چینی کی بدولت اولیاء اللہ عبادت، زہد و ورع، اتباع سنت، تقویٰ وطہارت، پابندئ شریعت، احکام طریقت کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کے ذریعے اپنے قلب و باطن کا تزکیہ و تصفیہ کر کے زندگی سرور انبیاء ﷺ کے عشق و محبت اور اتباع میں گزار کر اپنے اندر روحانی مقناطیسیت پیدا کر لیتے ہیں۔

چوتھی مثال

مادی ترقی کی اس سائنسی دنیا میں جہاں گلوبل ویلیج کا انسانی تصور حقیقت کا روپ دھار رہا ہے۔ کمپیوٹر کی دنیا میں فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں، انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو رائی کے دانے میں سمیٹ لیا ہے۔ آج سائنسی ترقی کا یہ عالم ہے کہ موجودہ دور کا عام آدمی بھی اپنی ہتھیلی پر موجود رائی کے دانے کی طرح تمام دنیا کا مشاہدہ کرنے پر قادر ہے، یہ مادی ترقی کا اعزاز ہے، جس نے ہمیں آلات کی مدد سے اوج ثریا تک لا پہنچایا ہے، لیکن قربان جائیں سرور دو عالم ﷺ کے غلاموں کے تصرفات پر جو فقط اپنی روحانی ترقی اور کمالات کی بدولت اس منزل کو پا چکے تھے۔

پانچویں مثال

مزید برآں مقناطیس (Magnet) ایک پروسیس کے ذریعے اس قابل بن جاتے ہیں کہ ان سے بجلی پیدا ہونے لگتی ہے جو حرارت اور روشنی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اور جب یہ بجلی حرکی توانائی (Mechanical Energy) میں منتقل ہوتی ہے تو چیزوں کی ہیئت بدلنے لگتی ہے اور مردہ جسم حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اس کی سادہ سی مثال پلاسٹک کی گڑیا ہے، جس کو بیٹری سے چارج کیا جائے تو وہ متحرک ہو جاتی ہے اور مختلف ریکارڈ شدہ آوازیں بھی نکالتی ہے۔ ایسا کھلونا اس وقت تک متحرک رہتا ہے جب تک اسے بیٹری سیل سے چارج ملتا رہتا ہے اور یوں مادی کائنات میں بیٹری سیل کا نظام مردہ اجسام کو زندگی اور حرکت دیتا ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں بھی جب اولیائے کرام کی روحانیت اپنے تکمیلی پروسیس سے گزرتی ہے تو جس مردہ دل پر ان کی نظر پڑتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ وہ مردہ لوگ جو صحبت اولیاء سے فیضیاب ہو کر زندہ ہو جاتے ہیں ان کے دل اور روحیں حیات نو سے مستفیض ہو جاتی ہیں۔ اس کی تصدیق قرآن مجید میں بیان کردہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت

خضر علیہ السلام کی ملاقات کے حوالے سے ہوتی ہے جب ایک مقام ''مجمع البحرین'' پر جو حضرت خضر علیہ السلام کی قیام گاہ تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ناشتہ دان میں سے مردہ مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کود جاتی ہے۔ یہ واقعہ اس امر کا مظہر ہے کہ وہ مقام جو حضرت خضر علیہ السلام کا مسکن تھا،اس کی آب و ہوا میں تاثیر یہ تھی کہ مردہ اجسام کو اس سے حیات نو ملتی تھی ۔قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر یوں آیا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا○(الکھف،۱۸:۶۱)

''سو جب وہ دونوں دو دریاؤں سنگم کی جگہ پہنچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی (وہیں) بھول گئے،

پس وہ (تلی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر) دریا میں سرنگ کی طرف اپنا رستہ بناتے ہوئے نکل گئی۔''

یوں اولیاء اللہ کا وجود مسعود حیات بخشی کا مظہر ہوتا ہے اور وہ مردوں میں زندگیاں بانٹنے پر مامور ہوتے ہیں ۔جیسا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے حضرت داتا گنج بخشؒ کے لئے فرمایا:

؎ گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

چھٹی مثال

اولیاء اللہ کے سلاسل دنیا بھر میں موجود بجلی کے نظام ترسیل ہی کی مثل ہوتے ہیں ۔اب یہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے کہ کوئی کس حد تک فیض لے سکتا ہے ۔اگر کوئی یہ کہے کہ میں بجلی ڈائریکٹ تربیلا ڈیم سے لوں گا تو کیا ایسا ممکن ہے ؟ ہرگز نہیں کیونکہ دنیا میں بجلی کی ترسیل کا ایک نظام ہے اس کیلئے اپنے سلاسل ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔ ایک طے شدہ نظام کے مطابق بجلی تربیلا ڈیم سے پاور ہاؤس تک ،پاور ہاؤس سے پاور سٹیشن اور ٹرانسفارمر تک اور وہاں سے مقررہ اندازے کے مطابق گھر میں آتی ہے ۔ٹرانسفارمر سے کنکشن لینے کے بعد ہم گھروں میں سٹیبلائزر (Stabilser)اور فیوز (Fuse) بھی لگاتے ہیں تاکہ ہمارے گھریلو حساس برقی آلات کہیں جل نہ جائیں۔ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے گھروں کا برقی سسٹم اتنا مضبوط اور مستحکم نہیں ہوتا کہ زیادہ وولٹیج کا متحمل ہو سکے۔ اسی نظام کو سلسلہ کہتے ہیں۔

اس مادی عالم کی طرح عالم روحانیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرش سے عرش تک اس ارضی و سماوی کائنات میں ایک واحد روحانی ڈیم بنایا ہے۔جس سے رحمت کا فیض ساری کائنات میں مختلف سلاسل کے نظام کے ذریعے منتقل ہوتا ہے ۔ رحمت و روحانیت کا وہ ڈیم آقائے نامدار ﷺ کی ذات گرامی ہے اور اس فیضان رسالت کو تقسیم کرنے کیلئے اولیاء اللہ کے وسیع و عریض سلاسل ہیں جنہیں Power Distribution Systems یعنی روحانی بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام کہتے ہیں ۔ یہی اولیائے کرام مخلوق خداوندی میں بقدر

ظرف فیض تقسیم کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت یونہی جاری و ساری رہے گا۔

اولیائے کرام نے چونکہ سخت محنت، ریاضت اور مجاہدے سے نسبت محمدی ﷺ کو مضبوط سے مضبوط تر بنا لیا ہے اس لئے وہ براہ راست وہیں سے فیض حاصل کرتے ہیں جبکہ ہر شخص کا ظرف اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ ڈائریکٹ اس ڈیم سے فیض حاصل کر سکے۔ عام افراد دنیا کے لئے **واصبر نفسک مع الذین** کا درس ہے کہ وہ ان اللہ والوں کی سنگت اختیار کر لیں اور اپنے آپ کو ان سے پیوستہ اور وابستہ رکھیں تو انہیں بھی فیض نصیب ہو جائے گا۔

سلاسل طریقت کا یہ نظام من جانب اللہ قائم ہے۔ یہ ایک سلسلہ نور ہے جو تمام عالم انسانیت کو رب لایزال کی رحمت سے سیراب کر رہا ہے۔ اس سے انکار، عقل کا انکار، شعور کا انکار اور رب کائنات کے نظامِ ربوبیت کا انکار ہے۔

ساتویں مثال

روحانی تعلق کی ضرورت کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خلائی تحقیقات کے امریکی ادارے (NASA) National Aeronautic Space Agency کی طرف سے تسخیر ماہتاب کے لئے شروع کئے گئے دس سالہ اپالو مشن Apolo-10 چاند کی تسخیر کے لئے محو سفر تھا تو امریکی ریاست فلوریڈا میں قائم زمینی مرکز (KSC) Kenedy Space Center میں موجود سائنسدان اسے براہ راست ہدایات دے رہے تھے۔ ایسے میں دوران سفر حادثاتی طور پر اس کا رابطہ اپنے زمینی کنٹرول روم سے منقطع ہو گیا، جس کے نتیجے میں نہ صرف وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا بلکہ آج تک اس کا سراغ بھی نہ مل سکا۔ اس عظیم حادثے کے کچھ ہی عرصے بعد جولائی 1969ء میں اپولو مشن کا اگلا Apolo-11 چاند کی طرف بھیجا گیا۔ دوران سفر چونکہ اس کا رابطہ اپنے زمینی مرکز سے بحال رہا اس لئے وہ چاند تک پہنچنے اور دو دن بعد بحفاظت واپس لوٹنے میں کامیاب رہا۔ سو جس طرح وہ اپالو مہم جس کا رابطہ زمین پر واقع اپنے خلائی تحقیقاتی مرکز سے کھو گیا تھا وہ ناکام اور تباہ و برباد ہو گئی اور دوسری طرف وہ مہم جس کا رابطہ بحال رہا، کامیابی سے ہمکنار ہوئی بالکل اسی طرح یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اس مادی دنیا کی طرح رب ذوالجلال نے رشد و ہدایت کے ایک طے شدہ نظام کے ذریعے کامیابی اور نجات کی منزل تک پہنچنے کیلئے روحانی مرکز نجات حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات کو بنایا ہے سو ہم میں سے جس کا رابطہ اس مرکز مصطفوی سے قائم رہا وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اور جو اپنا رابطہ بحال نہ رکھ سکا وہ نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا اور اپالو 10 جیسی تباہی اور ہلاکت اس کا مقدر ہو گی۔

آٹھویں مثال

آج کے اس دورفتن میں ہمارے دلوں پر غفلت کے دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں اور ان پر فیضان الوہیت اور فیضان رسالت بند ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ہم مطلقاً وجود فیض ہی کا انکار کرنے پر تل جاتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل کو ایک ٹی وی سکرین کی مثل بنایا ہے، جس پر روحانی چینل سے نشریات کا آنا بند ہو گیا ہے اور ہم غفلت میں کہتے ہیں کہ چینل نے کام کرنا بند کر دیا ہے۔نہیں! چینل پر نشریات تو اسی طرح جاری ہیں جبکہ ہمارے ٹی وی سیٹ میں کوئی خرابی آ گئی ہے اور جب تک اس خرابی کو دور نہیں کیا جائے گا، نشریات سنائی اور دکھائی نہیں دیں گی۔ جس طرح ٹی۔ وی کے لئے اسٹیشن سے رابطہ بحال ہو تو سکرین پر تصویر دکھائی دیتی ہے اور آواز بھی سنائی دیتی ہے اور اگر یہ رابطہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو پھر آواز سنائی دیتی ہے اور نہ تصویر دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح سرور کائنات ﷺ کی رحمتہ للعالمینی اور فیضان نبوت کا سلسلہ بلا انقطاع جاری و ساری ہے یہ ہمارے قلب کی سوئی ہے جو رابطہ بحال نہ ہونے کے باعث اس اسٹیشن کو نہیں پا رہی جہاں سے روحانی نشریات دن رات نشر ہو رہی ہیں۔ آج بھی یہ رابطہ بحال ہو جائے تو یہ فیضان ہم تک بلا روک پہنچ سکتا ہے۔

اولیائے کرام کا تعلق اپنے آقا و مولا ختمی مرتبت ﷺ سے کبھی نہیں ٹوٹتا اور ان کی قلبی سکرین ہمہ وقت گنبد خضراء کی نشریات سے بہرہ یاب رہتی ہے۔ حضرت ابوالعباس مرصیؒ ایک بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں:

لو حجب عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفة عین ما عددت نفسی من المسلمین(۱)

(آلوسی، علامہ سید محمود، تفسیر روح المعانی، ملتان، پاکستان، مکتبہ امدادیہ، ج ۱۱، ص۱۵۴)

''اگر ایک لمحہ کے لئے بھی چہرہ مصطفیٰ ﷺ میرے سامنے نہ رہے تو میں اس لمحے خود کو مسلمان نہیں سمجھتا''

اللہ کے بندوں کے قلب کی سوئی گنبد خضراء کے چینل پر لگی رہتی ہے اور ان کا رابطہ کسی لمحہ بھی اپنے آقا و مولا کی بارگاہ سے نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے وہ تکتے بھی رہتے ہیں اور سنتے بھی رہتے ہیں۔''

(طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، شان اولیاء، لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز، ص۶۲)

۴۔''ووجدك ضآلًّا فهدى'' کے تفسیری نکات

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا پی۔ ٹی۔ وی پر فہم القرآن کے عنوان سے درس قرآن کا سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ ان دروس قرآن کی افادیت اور مقبولیت سے کوئی صاحب فہم انکار نہیں کر سکتا۔ اپنے دروس قرآن میں

سے ایک درس انہوں نے قرآن حکیم کی سورۃ الضحیٰ کی آیت ۔ووجدک ضآلًّا فھدی(الضحیٰ ،۹۳:۷) پر دیا اور علم وحکمت کے وہ جواہر لٹائے کہ اس پر اہل علم ومحبت عش عش کر اٹھے ۔ مذکورہ عنوان پر لفظ ''ضآلّ'' کے معانی بیان کرتے ہوئے انہوں نے بعض مترجمین اور مفسرین کی طرف سے کئے گئے''ووجدک ضالا فھدی '' کے ترجمے (معاذ اللہ) '' اے نبی ﷺ اللہ نے آپ کو بھٹکا ہوا پایا، بہکا ہوا پایا ، گم گشتہ راہ پایا تو اس نے تمہیں ہدایت دی'' کا رد کرتے ہوئے علمی ،فکری ،تحقیقی ، اعتقادی اور حبی وعشقی ترجمہ کر کے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ نے اپنے ترجمہ کی تائید میں قاضی عیاضؒ (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)امام قرطبیؒ (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء) شیخ اسماعیل حقّی (۱۰۶۳۔۱۱۳۷ھ/۱۶۵۲۔۱۷۲۴ء) امام فخر الدین رازیؒ (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء) اور دیگر ائمہ ومفسرین کے تراجم کو بنیاد بنایااور ثابت کیا کہ اس آیت کریمہ میں لفظ''ضآلّ'' حضور نبی کریم ﷺ کی صفت یا حال بیان نہیں ہو رہا بلکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا حال بیان ہو رہا ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔

ائمہ تفسیر کا معنی بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ'' اس کی چوتھی تفسیر میں کرنا چاہتا ہوں جو کتب میں نہیں آئی مگر حق ہے ۔''آیت مذکورہ ووجدک ضآلًّا فھدی کی یہ تفسیر آپ کا تفرد وامتیاز ہے۔ آپ اپنے موقف کے حق میں نہایت قوی دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:'' لغت کی ہر بڑی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں جیسے لسان العرب ، قاموس وغیرہ تو اس میں آپ کو لفظ ضآل کا ایک معنی ملے گا جس کا مفہوم یہ ہے کہ صحرائے عرب میں ایک خاص قسم کا درخت ایسی جگہ پر اگتا تھا جہاں آبادی کی نشاندہی ہوتی تھی ۔ جسے دیکھ کر راستہ بھولنے اور بھٹکنے والوں اور نشان منزل تلاش کرنے والوں کو نشان مل جاتا کہ آگے آبادی ہے جہاں سے پوچھ کر وہ اپنی منزل کو پائیں گے۔ یہ درخت گم گشتہ راہوں کو راہ دکھاتا تھا۔عربی زبان میں مجاز کے اندر بعض اوقات سبب بول کر مسبب مراد لیتے ہیں ،کبھی مسبب بول کر سبب مراد لیتے ہیں۔ یہاں سبب بول کر مسبب مراد لیا گیا ہے ۔قرآن مجید میں کئی مقامات پر محاورہ عرب میں بات کی گئی ہے ۔عرب لوگ بڑی آسانی سے لفظ ضآل کو مذکورہ معنی میں سمجھتے تھے لہٰذا رب کائنات نے فرمایا اے میرے حبیب! وہاں تو دو چار مسافر تھے جو راہ بھولتے تو وہ درخت ان کو بتاتا تھا۔جس ماحول میں آپ آئے وہ تو سارا ماحول ہی راہ بھول گیا تھا اور ساری قوم بھٹک گئی تھی۔ سب لوگ اپنی منزل کو بھول گئے تھے۔نہ کسی کو یہ خبر تھی کہ ہم آئے کہاں سے ہیں؟ اور نہ یہ خبر تھی کہ ہمیں جانا کہاں ہے؟ ہمیں بھیجا کس نے ہے؟ اور ہمیں مرنا کہاں ہے؟ لوگ اپنے دین اور اپنے خالق کی معرفت کو بھول گئے تھے۔ وہ ساری قوم فسق وفجور، گمراہی اور شرک کی وادیوں میں بھٹکی ہوئی تھی اور وہ متلاشی

تھے کہ کوئی راہ دیکھانے والا نشانِ منزل بتانے والا اور موت کی دلدل سے نکال کر زندگی کی شاہراہ پر ڈالنے والا آئے لہٰذا ووجدک ضالاً کا مفہوم یہ ہوا کہ باری تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے میرے حبیب! اس نے تجھے ان گمراہ اور گم گشتہ قوم کے اندر پایا اور اس نے تمہیں نشانِ منزل بتانے والے صحرائے عرب میں درخت کی طرح کھڑا کر دیا اور فرمایا اے گمراہو اور گم گشتہ راہو! اپنی منزل تلاش کرنے والو! یہ میرا حبیب! سراپا حسن و جمال ،سراپا کمال و ہدایت، سراپا منزل وخبر اور درخت ہدایت ہے۔ کہیں اور نہ جاؤ اسکی طرف آؤ تمہیں منزل کی خبر ہو جائیگی۔ ووجدک ضالاً فھدی اے حبیب ہم نے آپکو بھٹکے ہوئے مسافروں کے لیے شجرِ ہدایت بنا کر کھڑا کر دیا اور آپ کے وسیلے سے انہیں ہدایت دی۔ (پھر جو اس شجرِ ہدایت کے سامنے آتا گیا وہ منزل کی خبر پاتا گیا) (بحوالہ خطاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ،گوجرانوالہ، پاکستان،مورخہ ۲۸۔۹۔۱۹۹۵ء،سی ڈی نمبر۶۲۲،بعنوان ووجدک ضآلًّا فھدی اورمعرفت مقام مصطفےٰﷺ)

غامدی صاحب کے اعتراضات

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مذکورہ درسِ قرآن پر ماہنامہ اشراق شمارہ ماہ جنوری ۱۹۸۹ء میں جناب جاوید احمد غامدی صاحب نے اعتراضات اور تنقید کی جسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ آیت کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔
۲۔ ضالاً کو ھدٰی کا مفعول مقدم نہیں بنایا جاسکتا۔
۳۔ حضور ﷺ کے لئے اے محبوب کا طرزِ تخاطب مناسب اور جائز نہیں۔
۴۔ ہر آیت کی متعدد تفاسیر درست نہیں صرف ایک ہی معنیٰ وتفسیر کا تعین ہونا چاہیے۔
۵۔ ضالاً کا ترجمہ فقط جو یائے راہ ہی صحیح ہے۔

اعتراضات کے جوابات

جناب غامدی صاحب کی اس علمی وشخصی تنقید اور اعتراضات کا جواب جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فاضل استاذ علامہ سید ہدایت رسول قادری صاحب کی طرف سے دیا گیا اور باقاعدہ ایک کتابچہ بعنوان ’’ووجدک ضالاً فھدی کی تفسیر کے متعلق پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری پر کئے گئے اعتراضات کا علمی محاسبہ‘‘ تحریر کیا گیا ۔ اس کتابچہ کی روشنی میں جناب جاوید احمد غامدی کے مذکورہ اعتراضات کا باری باری علمی اور تحقیقی جواب دیا گیا جو درج ذیل ہے۔

۱۔ غامدی صاحب کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ درج ذیل ترجمہ غلط ہے۔

''اے محبوب اس نے تجھے پایا تو تیرے ذریعے گمراہوں کو ہدایت بخشی۔''

اس غلطی کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:'' میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی شخص جو عربی زبان سے تھوڑی سی واقفیت بھی رکھتا ہو بقائمی ہوش وحواس اس آیت کا ترجمہ یہ نہیں کر سکتا۔''

آیئے اب ہم علمی وفنی اعتبار سے اس اعتراض کا جائزہ لیں کہ یہ کہاں تک درست ہے۔

آیت کے ترجمے کے بارے میں ہماری گذارش یہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے امت کے مسلّمہ مفسرین کا ترجمہ مع حوالہ جات پیش کردیتے ہیں ان کو پڑھیں اور جاہلیت پر نازاں ماہر استاذ کی علمی لیاقت پر داد دیں۔

۱۔ امام المحدثین حضرت قاضی عیاضؒ (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء) آیت کے متعدد تراجم اور معانی میں سے ایک ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

المعنیٰ الم یجدک فھدیٰ بک ضالاً واغنیٰ بک عائلاً واٰوی بک یتیما.

(قاضی عیاض ،ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عمرو بن موسیٰ، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ،بیروت ، لبنان ، دارالکتب العربی ،ج ۱،ص۲۳)

''اس کا ایک معنیٰ یہ ہے ۔اے محبوب اس اللہ نے تجھے پالیا تو تیرے ذریعے گمراہوں کو ہدایت بخشی اورمحتاجوں کوغنی کر دیا اور یتیموں کوٹھکانہ عطا کیا۔''

قاضی عیاضؒ نے وہی ترجمہ کیا جو قادری صاحب نے کیا ہے۔اب بتائیں یہ ترجمہ عربی دان کا ہے یا نہیں ، قاضی عیاضؒ کے ہوش وحواس قائم تھے یا نہیں ۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ان پر ادبِ جاہلیت کا وہ فیضان نہ ہو جو غامدی صاحب کی شخصیت پر ہوا ہے۔

۲۔ مشہور مفسرِ قرآن امام قرطبیؒ (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء) مفسرین کی ایک جماعت کے حوالے سے آیت مذکورہ کا معنی بیان کرتے ہیں اور اسے فراء اور سدی سے منقول مانتے ہیں۔

قال قوم وجدک ضالاً ای فی قوم ضلال فھدا ھم اللہ بک.

(قرطبی ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی ،الجامع لاحکام القرآن ،بیروت ، لبنان،دار احیاء التراث، ج ۲۰،ص ۹)

''اللہ نے پالیا آپ کو گمراہ قوم کے درمیان تو انہیں آپ کے ذریعے ہدایت دی''

قائداعظم کا پاکستان اور آج کے سیاستدان

مرتبہ: عائشہ بتول

لا الہ اللہ کی مملکت یعنی پاکستان کے قیام کے لئے دولت اور منصب کو پیروں تلے روند کر لندن سے انڈیا آنے والے اور ہمیں ایک آزاد قوم کی حیثیت دلانے والے قائداعظم محمد علی جناح کو ہم سے بچھڑے سڑسٹھ سال بیت گئے لیکن ان کے خیالات، نظریات و اقوال اور ان کی شعلہ بیانی آج بھی ہمارے ذہنوں پر نقش ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح وہ سیاست دان تھے جن کے کردار کو مخالفین بھی سراہتے تھے۔ قائداعظم کے ایک اشارے پر برصغیر کے مسلمان ہر قربانی دینے کو تیار ہو جاتے تھے۔ جس ملک کے بانی کا کردار کرپشن سے پاک اور بے داغ تھا افسوسناک امر یہ ہے کہ آج اس ملک کا ہر دوسرا سیاست دان اپنے دامن پر کوئی نہ کوئی داغ سجائے بیٹھا ہے۔ قائداعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات دے کر برصغیر کے مسلمانوں کا واضح نکتہء نظر پیش کر دیا اور برطانیہ اور کانگریس پر واضح کر دیا کہ ہندوستان کے مسلمان کسی کی بھی غلامی قبول کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔ قائداعظم نے پاکستان کے نظام میں مغربی جمہوریت کی کئی بار نفی فرمائی۔ قائداعظم کی تقاریر اٹھا کر دیکھیں تو ہر بیان میں اسلام اور قرآنی نظام کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ آج قائداعظم محمد علی جناح ہم میں نہیں لیکن ان کی تعلیمات ان کی فکر ان کی سوچ ان کے طرز زندگی سے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے۔ قائد نے ہمیں یہ آزاد ملک اس لئے دیا کہ ہم اس ملک میں آزادانہ طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ قائداعظم جیسی عظیم شخصیت نے مسلمانوں کو پاکستان جیسا مادر وطن دیا ایک آزاد مملکت دی جہاں ہم آزادی سے سانس لے سکیں جہاں آزادی سے زندگی گزار سکیں جہاں غلامی کی زندگی نہ گزارنی پڑے نا انصافی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھا سکیں، جہاں اسلامی قانون کی پاسداری کر سکیں، جہاں ہماری عبادت گاہیں محفوظ ہوں، جہاں ہم اپنے ملک کی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھا سکیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ وہی پاکستان ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے بابائے قوم بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے رات دن انتھک محنت کی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے پاکستان سے قائداعظم محمد علی جناح کا کوئی لینا دینا نہیں۔ قائداعظم کی خدمات اور صلاحیتوں پر کوئی شک نہیں پر یہ کہنا کہ آج کا پاکستان اُن کا تصور تھا سو فیصد غلط ہے۔ سڑسٹھ سال پہلے لوگوں نے سوچا بھی نہ ہوگا کہ آج کا پاکستان کتنا مختلف ہوگا۔ مثال کے طور پر قائد اعظم نے کراچی کو دارلخلافہ منتخب کیا تھا لیکن اُسے بغیر کسی عوامی رضا مندی کے اور بغیر کسی خاص وجہ کے خالص لسانی اور صوبائی تعصب کی بنیاد پر تبدیل کیا گیا۔ اسی طرح جو پاکستان قائداعظم لینے میں کامیاب ہوئے تھے اس میں سے آدھا 1971ء میں چلا گیا، اس کی وجہ بھی لسانی اور معاشی جھگڑے تھے اور آزادی حاصل کرنے والا ملک بھی مسلمانوں کا ہی تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی پاکستان بناتے وقت صرف یہی سوچ تھی کے انگریزوں اور ھندوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن زمینی حقائق یہ تھے کہ پاکستان بنتے وقت صوبائی اور لسانی تفریق بہت واضح تھی جو بڑھتی گئی۔ دنیا بہت تیزی سے تبدیل ہوگئی ہے، آج کے پاکستان کو قائداعظم سے جوڑنا ایسے ہی ہے جیسے آج کے کراچی کو کل کے پارسیوں، انگریزوں اور چھوٹے سے صاف ستھرے شہر کراچی کے ساتھ جوڑنا یا پھر مغلوں کے شہر لاہور کو آج کے لاہور سے ملانا۔ آپ ایسے بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح سو سال پہلے کا برطانیہ آج والا نہیں ہے، ٹھیک اسی طرح سڑسٹھ سال پہلے والا پاکستان آج والا نہیں ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم نے ملک دیا پر قوم نہیں دی، اور قوم بنانے کیلیے اُنکی زندگی نے وفا نہیں کی، آج کے پاکستان میں وطن اور ملک کی تشریح کیا ہے اور پاکستان جو ایک ملک ہے لیکن کیا یہ ایک قوم ہے کوئی بھی بتانے سے قاصر ہے۔ اگر پاکستانی قوم کی بنیاد مذہب یعنی اسلام ہے تو پوری دنیا میں بسنے والے مسلمان پاکستانی ہونگے۔

آج پاکستان کا نام دنیا میں دہشت گردی اور کرپشن کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ سڑسٹھ سالوں کی سیاست میں اسلام کو بیدریغ طریقے سے استعمال کیا گیا۔

دہشت گردی کے بعد پاکستان کو جو سب سے زیادہ نقصان ہورہا ہے اُسکی وجہ کرپشن ہے۔ پاکستانی سیاستدان، سیاست کاروبار کے طور پر کرتے ہیں اور کروڑوں لگا کر اربوں کماتے ہیں، یقیناً اس پاکستان کا قائداعظم سے تعلق جوڑنا اُنکے ساتھ زیادتی ہوگی۔ صورتحال یہ ہے کہ ہمارے کرپٹ سیاستدان جو عوام کے بنیادی حقوق

روٹی کپڑا اور مکان کے علاوہ غربت کا خاتمہ، لوڈ شیڈنگ، پانی اور صحت جیسے عوامی مسائل پر روتے رہتے ہیں۔ عملی طور پر کرپشن اور لوٹ مار سے اثاثے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔اگر ایسا کہا جائے کہ ہم بحثیت قوم کرپٹ ہو چکے ہیں تو غلط نہ ہوگا کیونکہ ہمارا ہر ادارہ اور لوگ کرپٹ ہو چکے ہیں۔ ریلوے، پی آئی اے، اسٹیل مل، واپڈا، پولیس، عدلیہ، پٹواری، تحصیل دار وغیرہ سب کے سب کرپٹ ہیں اور رشوت دیئے بغیر جائز کام بھی نہیں ہو سکتے۔ پاکستان میں ہر وہ شخص لوٹ مار کررہا ہے جس کو موقع مل رہا ہے۔جیلیں مجرموں کی پناہ گاہیں بن چکی ہیں، تھانوں میں پولیس اور عدالتوں میں انصاف بکتا ہے۔ہم ایک دوسرے کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں کھانے پینے کی اشیا کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور ناجائز منافع خوری کرتے ہیں۔ اگر پاکستان کا یہ ہی حال رہا تو یقیناً یہ ہماری آئندہ نسلوں کی بربادی ہوگی ہمیں لازمی یہ سوچنا چاہیے کہ مستقبل کا پاکستان ہم کیسا بنائیں جس میں ہماری مذہبی، اخلاقی اقدار بھی ہوں اور انسانی اور سماجی حقوق بھی حاصل ہوں، جس کے لئے محمد علی جناح نے انتھک جہدوجہد کی تھی۔ برحال یہ حقیقت ہے کہ ’’موجودہ پاکستان جناح نے نہیں بنایا‘‘۔

وہ کس قسم کا پاکستان چاہتے تھے؟۔وہ کیا چاہتے تھے، کیا نہیں چاہتے تھے؟۔ پہلی بات یہ کہ وہ ایک کھرے مسلمان تھے،اس کے ساتھ ہی وہ سیکولر سوچ کے حامی تھے۔جی ہاں وہ سیکولر نیشنلسٹ تھے جو عدل و انصاف پر مبنی ایک مثالی معاشرہ چاہتے تھے۔ ایک ایسا آئیڈیل مسلم معاشرہ جس میں مسلمانوں کے ساتھ بسنے والے غیر مسلموں کو بھی نہ صرف مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو بلکہ اسلامی حکومت ان کی جان و مال،عزت و آبرو کی محافظ ہو۔وہ ایک عظیم رہنما تھے لیکن جیسا پاکستان وہ چاہتے تھے ویسا آج تک نہ بن سکا؟۔

بدقسمتی سے مسلم معاشرے میں برابر انسانی حقوق کی بنیاد پر متعارف ہونے والی آئیڈیالوجی ’’سیکولر ازم‘‘ کو اتنے غلط انداز میں پینٹ کیا گیا ہے کہ خدانخواستہ ایسا لگتا ہے کہ کہیں یہ کوئی ایسی لادینی،الحادی طاقت ہو کہ جس کا ہمارے مذہب سے براہ راست ٹکراؤ ہو جبکہ ماہرین علم سیاست سیکولرازم کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ :’’کسی بھی انسان کا مذہبی عقیدہ فرد کا ذاتی مسئلہ ہے،سماج یا ریاست کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں‘‘۔ لِجنڈری اسکالر جمشید نایاب سیکولرازم کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں :’’سیکولر لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ’’دنیا‘‘،یعنی اس دنیا کے حساب کتاب کو اسی دنیا میں بہتر طور پر نمٹانے کا نام ہی سیکولر سسٹم ہے،اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ کوئی الحادی نظام ہے بلکہ سیکولرازم کا مطلب سائنسی بنیادوں پر مشتمل ایک ایسا جدید معاشرتی اور

تعلیمی نظام کہ جہاں ریاستی امور میں مذہب کا کوئی عمل دخل نہ ہو، یعنی بلالحاظ مذہب، رنگ ونسل، زبان اور کلچر کے ہر انسان سے مساوی سلوک روا رکھنے کا نام ہی سیکولرازم ہے''۔ سیکولرازم ایک ملٹی کلچرل سوسائٹی کا نام ہے جو دنیا کے بیشتر ترقی یافتہ خطوں میں رائج ہے۔ اگرچہ آج کا مغربی اور ہندوستانی معاشرہ اپنے مکروہ چہرے پر سیکولر ازم کا ماسک چڑھائے انسانی حقوق کا چمپئن بنا پھرتا ہے لیکن جہاں تک تحمل، برداشت، رواداری، احترام آدمیت ،انسانی دوستی اور بھائی چارے کی بات ہے توانسانی تاریخ میں صرف اسلام ہی یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ اس نے یہ انسانی کارنامہ عالمگیر پیمانے پر سرانجام دیا ہے، کیونکہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے، لہٰذا اگر گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو سیکولرازم میں اسلامی معاشرے کی بیشتر خوبیاں نظر آتی ہیں۔

قائداعظم کیسا پاکستان چاہتے تھے اس کا جواب ہمیں خود ان کی تقاریر اور پریس کانفرنسوں سے مل جاتا ہے۔ قائداعظم کے اپنے الفاظ میں وہ پاکستان کو اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق ایک جدید، جمہوری اور فلاحی ریاست بنانا چاہتے تھے اور بنیاد پرست مذہبی ریاست کا تصور انکے ذہن کے کسی کونے میں کہیں نہیں تھا۔ 1946ء میں انگریزی اخبار کے نمائندے ڈان کیمبل نے قائداعظم سے پوچھا: کیا وہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرینگے؟ تو انکا جواب یہ تھا: ''اسلامی نظام کا جو تصور موجودہ ذہنوں میں پرورش پا رہا ہے اگر اسے قائم کیا گیا تو پھر سوچا جائے کہ اس میں کونسی فقہ نافذ ہونی چاہیے؟ حنفی، مالکی، حنبلی یا شافعی؟۔ باالفرض اگر کسی ایک فرقے کی فقہ نافذ ہوگئی تو پھر باقی فقہ کے ماننے والوں کی یلغار کو کیسے روکا جائے گا؟ میرے خیال میں اس طرح تو پورا ملک اپنے قیام کے ساتھ ہی مختلف مذہبی گروہوں میں تقسیم ہو کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا''۔

14 جولائی 1947ء کو دہلی کی ایک پریس کانفرنس میں نئی ریاست پاکستان کے آئینی ڈھانچے کے خدوخال کے بارے میں اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے قائد نے کہا تھا: '' ملک کیلئے کونسا آئین ہونا چاہیے اس کا فیصلہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے کرنا ہے''۔ ایک دوسرے نمائندے کے سوال پر کہ کیا مستقبل کا پاکستان ایک تھیوکریٹک (مذہبی) ملک ہوگا یا پھر سیکولر؟، آپ نے کہا کہ آپ مجھ سے ایک نامعقول سوال پوچھ رہے ہو، مجھے بالکل معلوم نہیں کہ تھیوکریٹک اسٹیٹ کیا ہوتی ہے۔ نمائندے نے بتایا ایک ایسی ریاست جس میں مخصوص مذہب کے لوگوں کو ہی صرف مکمل شہری حقوق حاصل ہوں۔ محمد علی جناح نے کہا، مجھے لگتا ہے کہ آپ نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا، ہم تیرہ سو سال پہلے ہی جمہوریت سیکھ چکے ہیں۔

ایک دفعہ کسی اخباری رپورٹر نے انہیں بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر کا حوالہ دیا تو آپ نے فوراً کہا" مغرب بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں ہمیں کیا بتائے گا یہ تو ہمارے رسول پاک نے ہمیں آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اپنی تعلیمات کے ذریعے بتا دیا تھا"۔سوال یہ کہ قائد اگر اسلام کے زریں اصولوں کی بات کیا کرتے تھے تواس سے ان کا کیا مطلب تھا؟۔ اس کی ایک جھلک واضح کرتے ہیں۔جب نبی پاک کفار مکہ کے ناروا سلوک سے عاجز آ کر اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے تو آپ اہل یثرب کی دعوت پر مدینہ تشریف لے گئے۔مدینہ کی اس وقت کی آبادی عیسائی، یہودی اور مشرک قبائل پر مشتمل تھی جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے، مگر پیغمبر امن نے اپنی تشریف آوری کے کچھ ہی عرصہ بعد ان سب قبائل کے درمیان ایک وسیع البنیاد معاہدے کا اہتمام کرتے ہوئے ایک عہد نامہ تحریر کیا۔ مدینہ کی ننھی منی اسلامی ریاست کے اس تاریخی سمجھوتے کو میثاق مدینہ کہا جاتا ہے،جس میں تمام قبائل نے آپکو متفقہ طور پر اپنا امیر تسلیم کرلیا۔یہ دستاویز دراصل ایک طرح کا دستوری آئین تھا جس کے مطابق مدینہ میں مختلف مذاہب کے رہنے والوں نے ایک ساتھ اکھٹے رہنے کا عزم کیا تھااور وہ اس کی رو سے بلا تفریق مذہب مساوی حقوق کے حامل اور برابر کے شہری قرار پائے تھے، جنہیں ان کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی مکمل آزادی دی گئی تھی۔ اسی معاہدے کی رو سے سرور کائنات نے مدینہ میں بسنے والی مختلف النسل ،مختلف المذاہب آبادی کو ایک قوم قرار دیا تھااور ان کی جان و مال اورعزت آبرو کی ذمہ داری آپ نے اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی۔اس طرح سے نہ صرف ایک اجتماعی معاشرہ وجود میں آیا تھا بلکہ مختلف قبیلوں کے درمیان تمام اختلافی امور طے کرنے کیلئے نبی پاک کو متفقہ طور پر منصف اعلیٰ بھی تسلیم کرلیا گیا تھا،ساتھ ہی یہ تحریر بھی ہوا کہ کوئی بھی قبیلہ یا اس کا کوئی فرد اگر چاہے کہ اس کے کسی معاملے کا فیصلہ اس کے اپنے مذہبی یا روایتی قوانین کے مطابق کیا جائے تو اسے اس کا بھی حق حاصل ہوگا اور اگر وہ اپنا فیصلہ مسلمانوں کے قانون کے مطابق کروانا چاہے تو بھی اسے پورا حق دیا جائے گا"۔ پیغمبر امن کے لکھے ہوئے اس معاہدے پر اگر غوروفکر کی جائے تو اسکا مطلب یہی نکلتا ہے کہ" ریاست کے اندر رہنے والوں کے مختلف مذاہب ہوسکتے ہیں لیکن ریاست کا اپنا کوئی مخصوص مذہب نہیں ہوتا"۔جس طرح ایک ماں کو اپنے کالے، گورے سبھی بچے پیارے ہوتے ہیں اور وہ ان سب کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک روا رکھتی ہے اسی طرح ایک ریاست بھی بلا تفریق مذہب یا قومیت اپنے شہریوں کو برابر کے حقوق، ان کی پرورش اور ان کے درمیان انصاف قائم کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

سفر ابھی جاری ہے

راضیہ نوید

71ء کی دہائی میں ایک نوجوان پنجاب یونیورسٹی کی نہر کے کنارے رات کے پچھلے پہر ہر روز ٹہلتے ہوئے سرزمین پاکستان میں بسنے والے ان غریبوں، مظلوموں، کمزوروں اور بے بس انسانوں کی محرومیوں کے متعلق سوچتا ہے۔ ان آزاد لوگوں کو غلامی کی ان دیکھی زنجیروں میں قید کئے جانے کا تصور اس کے دل میں طوفان بپا کردیتا ہے۔ دن رات وہ ان مسائل پر غوروفکر کرتا ہے اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ بنیادی طور پر اس ملک کا نظام ایسا ہے جو اشرافیہ، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو تحفظ دیتا ہے۔ یہ لوگ دھن، دھونس اور دھاندلی کی بنیاد پر اپنے اقتدار کو طول دیتے چلے آرہے ہیں اور عوام الناس کے سروں پر مسلط ہیں۔ ایک عام آدمی کا معیار زندگی پست سے پست تر ہوتا چلا جارہا ہے جبکہ ملک مسائل میں دھنستا چلا جارہا ہے۔ لہذا اس نظام کو تبدیل کرنا از حد ضروری ہے مگر اس نظام کو تبدیل کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا پھر اس نوجوان نے قسم کھاتے ہوئے 1971ء میں اپنے اس مصمم ارادے کو تحریر کی شکل دی اور اپنی ڈائری پر لکھا جو آج ان کی کتاب ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' صفحہ 574 میں موجود ہے۔

میں خود کو وقف انقلاب کرکے ملت اسلامیہ کے احیاء کی خاطر اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف دیوانہ وار جنگ کروں گا۔ ان شاء اللہ مجھے دنیا کی کوئی طاقت اس عظیم مقصد کے لئے جدوجہد کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی اور نہ ہی حالات کا زیروبم مجھے اپنے مشن سے منحرف کرسکتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ ''قرآن مجید'' اٹھا کر اور دوسری مرتبہ مرتبہ آقائے طریقت دامت برکاتہم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خدا کے حضور عہد کرلیا ہے خدا کے فضل و احسان سے یقیناً انقلاب آئے گا ایک ہمہ گیر زبردست عالمی انقلاب جس سے مسلم قوم کی تقدیر بدل جائے گی۔ یہ انقلاب آکر رہے گا اور تاریخ اس حقیقت کا اعتراف کرے گی۔ لوگ ہمارے عزائم سن کر ہمارا استہزاء کریں گے ہمارا تمسخر و تضحیک لوگوں کی عادت ہوگی۔ مگر جلد ہی ان کے خیالات بدل جائیں گے۔ دنیا

والوں کا ٹھٹھہ و مذاق ہمارے پائے استقلال میں تزلزل پیدا نہیں کرسکتا وہ وقت دور نہیں جب وانتم الاعلون کی عملی تصویر دنیا کے سامنے آجائے گی۔

راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنی قوم کی حالت زار پر غور وفکر کرنے والی اور انقلاب کی منزل کے حصول کے لئے قسم کھانے والی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہے۔

ایک ہی شخص چلا تھا جانب منزل قافلے ملتے گئے کارواں بنتا گیا

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1981ء میں تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور آج الحمدللہ دنیا کے نوے سے زائد ممالک میں تنظیمات موجود ہیں۔ 600 سے زائد کتب تصنیف ہوچکی ہیں جبکہ 7000 سے زائد آڈیو ویڈیو خطابات موجود ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی ملک کے کونے کونے میں سینکڑوں سکولوں، کالجز اور یونیورسٹی کے ذریعے علم کا نور تقسیم کررہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 1989ء میں آپ نے پاکستان عوامی تحریک کی بنیاد رکھی۔ انقلاب کی یہ سوچ اپنی جوانی کے دور سے ہی لوگوں کو دینا شروع کی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سوئے ہوئے کو جگانا آسان ہے مگر جاگے ہوئے کو جگانا بہت مشکل مگر یہ کام اللہ رب العزت کسی کسی کے سپرد فرماتا ہے۔ 1990ء اور 2002ء کے الیکشنز میں اس نظام کو بدلنے کے لئے حصہ لیا مگر خاطر خواہ کامیابی نہ ہوسکی۔ سو آپ نے اپنا راستہ تبدیل کیا اور پورے پاکستان میں بیداری شعور کی مہم کا آغاز کیا۔ اس دوران آپ 2005ء میں کینیڈا تشریف لے گئے اور تصنیف و تالیف کے کام پر بھرپور توجہ دینے کے ساتھ دنیا بھر میں اسلام کے پیغام امن و محبت اور رواداری کو فروغ دیا جس کی وجہ سے سینکڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اپنے اس دینی کام کے ساتھ پاکستانی قوم کا وہ درد جو آپ کے سینے میں موجود تھا آپ کو تڑپاتا رہا لہذا 8 سال کی بیداری شعور کی مہم کے بعد آپ نے 23 دسمبر 2012ء کو وطن واپس آنے کا اعلان کیا۔ فلک کی آنکھ اور زمین نے دیکھا کہ مینار پاکستان لاہور میں ایسا شاندار استقبال کیا گیا جو اس سے پہلے کسی قائد کا پاکستان کی زمین پر نہیں کیا گیا تھا۔ اس استقبالیہ جلسے میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے نہ صرف اس عمارت (پاکستان) کو دیمک لگنے کی وجوہات بیان کیں بلکہ اس کا حل بھی تجویز کیا۔

2013ء کے انتخابات بھی قریب قریب تھے لہذا ضروری تھا کہ ان الیکشنز سے قبل وہ اصلاحات کرلی جائیں جن کی بنیاد پر صاف شفاف الیکشن ممکن ہوسکتے تھے اور ایک باکردار، قابل اور ذہین قیادت ابھر کر سامنے

آ سکتی تھی۔ آپ نے عوام الناس کو پہلی مرتبہ آئین کے آرٹیکل 62، 63، 213، اور 218 کا شعور دیا۔ حکومت وقت سے اصلاحات کو منوانا کوئی آسان کام نہ تھا بلکہ دھن، دھونس اور دھاندلی پر مبنی اس انتخابی نظام پر جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور وڈیروں کا اقتدار منحصر تھا۔ لہذا ان اصلاحات کے لئے جنوری 2013ء میں اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ لے جانے کا اعلان کیا گیا۔ اسلام آباد کی یخ بستہ راتوں اور دنوں میں ہزارہا لوگ سڑکوں پر بیٹھے رہے اور تین دن کے دھرنے کے بعد حکومت وقت، اتحادی جماعتوں اور پاکستان عوامی تحریک کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا اور حکومت وقت نے یہ وعدہ کیا کہ اس بار الیکشنز آئین کے آرٹیکلز کے مطابق کروائے جائیں گے۔ ڈاکٹر صاحب اور دھرنے میں موجود تمام افراد کی یہ کاوش سراسر اخلاص اور نیک نیتی پر مبنی تھی۔ یہ کاروان انقلاب اسلام آباس سے واپس آ گیا۔ پوری قوم تین دن تک اپنے گھروں میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر لانگ مارچ دیکھتی رہی، سڑکوں پر تو نہ نکلی مگر ورطہ حیرت میں مبتلا تھی کہ وہ کون سی طاقت ہے جس نے ان ہزاروں مردوں، عورتوں، بزرگوں اور بچوں کو شدید سردی میں سڑکوں پر لاکر بٹھادیا۔ یہ لوگ جو اس دھرتی اور اس میں بسنے والے کروڑوں غریبوں اور مظلوموں کا مقدر بدلنے کا عزم لے کر نکلے تھے ان کے جذبوں کو کوئی طاقت شکست نہ دے سکتی تھی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا تھا باوجود اس کے کہ معاہدہ ہوگیا تھا کہ اس بار انتخابات میں بدترین دھاندلی ہوگی، ہارنے والے بھی روئیں گے اور جیتنے والے بھی۔ (بعد میں حکومت اس معاہدے سے بھی پھر گئی) 11 مئی 2013ء میں ایک طرف تمام سیاسی جماعتیں سیاسی دنگل میں اتر آئیں اور دوسری طرف پاکستان عوامی تحریک نے اس کرپٹ نظام انتخاب کے خلاف ملک گیر دھرنے دیئے۔ ابھی ووٹنگ جاری ہی تھی کہ دن دو بجے کراچی میں جماعت اسلامی نے دھاندلی کی پہلی شکایت کردی۔

اور پھر پورے ملک میں دھاندلی دھاندلی کا شور مچ گیا۔ ہارنے والا بھی دھاندلی کی شکایت کررہا تھا اور جیتنے والا بھی۔ الغرض ملک کا ہرفرد پکار اٹھا کہ ''ڈاکٹر طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے''۔

مئی 2013ء کے بعد پاکستان عوامی تحریک نے انقلابی جانثاروں کی تیاری اور رجسٹریشن کا کام شروع کیا اور ایک سال بھرپور محنت کی۔ بالآخر اس انقلابی جدوجہد کو مزید آگے بڑھانے کے لئے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 23 جون 2014ء کو وطن واپسی کا علان کیا۔ حکومت آپ کی آمد سے خوفزدہ تھی لہذا اس بوکھلاہٹ میں وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے حکم پر ہزاروں پولیس اہلکاروں نے 17 جون 2014ء کی رات

مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن اور قائد انقلاب کی رہائش گاہ پر دھاوا بول دیا۔ 12 گھنٹوں تک نہتے کارکنان پولیس کی شیلنگ کا مقابلہ کرتے ہے اور بالآخر پولیس کی جانب سے فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں 14 افراد بشمول 2 خواتین شہید ہوگئیں اور نوے لوگ زخمی ہوئے۔ حکومت پنجاب کی جانب سے اس ظلم و بربریت کی ایک وجہ قائد انقلاب اور کارکنان انقلاب کو خوفزدہ کرنا تھا کہ وہ اپنے مقصد سے پیچھے ہٹ جائیں مگر ایسا نہ ہوا اور 23 جون کو ڈاکٹر صاحب اسلام آباد ایئر پورٹ پر پہنچے مگر حکومت نے جہاز کو اترنے کی اجازت نہ دی اور اس کا رخ لاہور کی طرف موڑ دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے اس پیغام کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر کارکنان کے حوصلے بلند ہی رہے۔

اگست 2014ء میں ماڈل ٹاؤن کو کنٹینرز کے ساتھ مکمل طور پر سیل کردیا گیا۔ لوگ چھوٹی بڑی گلیوں سے ہوتے ہوئے سیکرٹریٹ پہنچنا شروع ہوگئے۔ غذا اور ادویات کی قلت پیدا ہوگئی پانی اور رہائش کے مسائل شدید صورت اختیار کرگئے مگر کارکنان استقامت کے ساتھ کھڑے رہے اور پھر 14 اگست 2014ء کو انقلاب مارچ محاصرہ توڑتا ہوا اسلام آباد کی جانب روانہ ہوا۔ اس انقلاب مارچ میں شامل ہونے والوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے خصوصاً بھیرہ انٹرچینج اور سادھوکے کے واقعات نے رونگٹھے کھڑے کردیئے۔ پورے ملک میں اتنا شدید کریک ڈاؤن کیا گیا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ 16 اگست فجر کے قریب ہزارہا مرد وخواتین پر مشتمل یہ کارواں اسلام آباد آبپارہ پہنچا۔ آبپارہ میں کچھ دنوں کے قیام کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے خیمہ بستی آباد ہوگئی۔ تمام تر مسائل کے باوجود کارکنان ڈٹے رہے۔

30اور 31 اگست کی درمیانی شب پولیس کی جانب سے شدید شیلنگ کی گئی اور گولیاں چلیں جس کے نتیجے میں شہادتیں ہوئیں اور 1000 لوگوں کو گولیاں لگیں۔ ساری رات یہ کارکنان گولیوں کا مقابلہ کرتے رہے مگر عزم و استقامت کا پہاڑ بنے رہے۔ ستر دن تک یہ دھرنا جاری رہا اور بالآخر 21 اکتوبر 2014ء کو یہ دھرنا ختم کردیا گیا۔ اس دھرنے کے نتیجے میں جو نتائج حاصل کئے جاسکتے تھے وہ کرلئے گئے۔ 70 دنوں تک قائد انقلاب بذریعہ ٹی وی چینلز عوام کو انقلاب اور ان کے حقوق کا پیغام دیتے رہے جس کے نتیجے میں عوام کے اندر حکومت کے لئے نفرت پیدا ہونے لگی اور ''گو نواز گو'' کے نعرے حکمرانوں کے منہ پر لگنے لگے۔ پاکستان عوامی تحریک کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ملی۔ مگر مظلوموں، غریبوں، بے سہارا اور مجبوروں کی جنگ ابھی باقی ہے۔ لہذا اسی جنگ کو جیتنے کے لئے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ وقتی طور پر اس فیصلے نے ذہنوں میں سوالات کو جنم

دیا مگر حقیقت یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں بسنے والی قومیں ایک ہزار سال تک غلامی میں رہیں۔

جس حکمران اور سلطان نے یہاں حملہ کیا تو لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی بجائے غلامی کو گلے سے لگایا حتی کہ اس علاقے پر انگریزوں نے بھی قبضہ کئے رکھا مگر اس قوم نے ظلم کے خلاف آواز بلند نہ کی۔ حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے خواب غفلت میں سوئی اس قوم کو جگایا اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت میں پاکستان بنا مگر یہ ملک کسی احتجاج کے نتیجے میں نہیں بلکہ ریفرنڈم کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔ لہذا آفرین ہے ان تمام کارکنان پر جنہوں نے اپنے تن من دھن کی قربانی دے کر سوئی ہوئی قوم کو ایک مرتبہ پھر جگادیا اور قوم کو اپنے حقوق کا شعور ملا۔ دنیا میں آنے والے تمام انقلاب ایک طویل قربانی مانگتے ہیں۔ لہذا کارکنان پاکستان عوامی تحریک نے بھی ان قربانیوں کی بنیاد رکھی ہے اور قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انقلاب بذریعہ انتخاب کا راستہ اپنی منزل تک پہنچنے کا متعین کیا ہے۔ ہماراانقلاب خاک وخون کا کھیل نہیں ہے بلکہ اس ملک میں بسنے والے کروڑوں غریبوں اور مجبوروں کے حقوق کی بازیابی کی جنگ ہے کہ ہر بے گھر کو گھر ملے، علاج کی مفت سہولتیں ملیں، روزگار ملے، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج ملے، کسانوں کو مفت زمین ملے، طاقت کو نچلی سطح تک منتقل کرنے کے لئے 35 صوبے، ضلعی حکومتیں، تحصیلی حکومتیں، یوسی اور یونٹ حکومتیں تشکیل دی جائیں اور اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کیا جائے۔

اس سیاسی، معاشی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی انقلاب کے لئے اگر ہمیں زندگی کی آخری سانس تک جدوجہد کرنا پڑی تو کریں گے۔ یہ جنگ اپنی ذات کے لئے نہیں ہے، یہ جنگ خودغرضی پر مبنی نہیں ہے، یہ جنگ کرپشن پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ جنگ ان کروڑوں لوگوں کے حقوق کے لئے ہے جنہیں دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے، جن کا تن کپڑے سے محروم ہے، جن کے سر چھت سے محروم ہیں، جن کے جسم صحت سے محروم ہیں، جو انصاف کے طلبگار ہیں، جن کی زندگیاں مظلومیت میں گزر رہی ہیں۔ جب انسان اپنی ذات سے بالاتر ہوکر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر دکھی انسانیت کے دکھوں کے مداوا کے لئے کلمہ حق بلند کرتا ہے تو وہ ہر خوف سے بے نیاز ہوکر اپنی جدوجہد کو جاری رکھتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہیں کرسکتی اور الحمدللہ یہی حال پاکستان عوامی تحریک کے کارکنان کا ہے اور ان شاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ اس سرزمین پر انقلاب کا سورج طلوع ہوگا اور اس کی روشنی سے پوری دنیا منور ہوگی۔

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کا کردار اور حکمرانوں کا ردعمل

ملکہ صبا

پاکستان اس وقت نہایت تباہ کن حالات سے گزر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان کا چاہے تعلیم یافتہ طبقہ ہو یا پھر غیر تعلیم یافتہ طبقہ ہو دونوں طبقات ان حالات میں بحران کا شکار ہوکر رہ گئے ہیں۔ لہذا تنگ آ کر پاکستانی عوام نے اپنے ملک کو خیر آباد کہہ کر بیرون ملک جانے کو ترجیح دینا شروع کردی ہے۔ غیر تعلیم یافتہ طبقہ اس لئے بیرون ملک جارہا ہے کہ ملک پاکستان میں رہ کر اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی بھی دینے سے قاصر ہے جبکہ وہی شخص بیرون ملک جا کر محنت مزدوری کر کے نہ صرف خود پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہے بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ایک اچھی زندگی مہیا کرنے کے قابل ہوجاتا ہے اور اس کے بھی بچے ایک اچھے شہری کی طرح باعزت زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ تعلیم یافتہ طبقہ جو ملک کی ترقی کا ضامن ہوا کرتا ہے وہ اس لئے باہر جانے پر آمادہ ہے کہ اسے ملک پاکستان میں رہ کر اپنی اہلیت کے مطابق Jobs درکار نہیں ہیں کیونکہ مالدار باپوں کے بچے Source کی بناء پر ان Jobs کو حاصل کرلیتے ہیں جس کے وہ حقدار بھی نہیں ہوتے یوں وہ اصل حقداروں سے ان کا حق چھین کر ملکی ترقی کو روکنے کا باعث بنتے ہیں۔

لہذا جب تعلیم یافتہ لوگوں کو باہر ممالک سے اچھی Jobs کی Offers ملتی ہیں تو وہ بھی اس ملک کو خیر آباد کہہ کر دوسرے ملک میں پناہ گزین ہوجاتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے گھر والوں کو ایک اچھا Status دینے میں کامیاب ہوتے ہیں وہ وہاں جا کر دنیاوی مال و دولت تو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں مگر اپنے عزیز واقارب سے دور قید و بند کی صعوبتیں نہ صرف برداشت کرتے ہیں بلکہ اکثر اپنے والدین کے آخری دیدار سے بھی محروم ہوجاتے ہیں جس کا ازالہ وہ ساری زندگی بھی نہیں کرسکتے۔ اس کا آخر ذمہ دار کون ہے؟ یہی وجہ ہے کہ بیرون ملک میں جا بسنے والے پاکستانی ہمہ وقت اپنے ملک کی ترقی وخوشحالی کے لئے دعا گو اور بیش بہا پیسہ ملک کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتے نظر آتے ہیں۔ ہنگامی صورتحال میں وہ فنڈ کی صورت میں مالی امداد کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ وہ ہر حال میں ملک کی خوشحالی و ترقی چاہتے ہیں خود اپنے بچوں کو ایک اچھا Status دینے کے باوجود بھی ملک پاکستان کو غربت و افلاس سے نجات دلانا چاہتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ

جب ملک ترقی کی طرف گامزن ہوجائے گا تب ملک پاکستان کی کرنسی کا ریٹ بھی بڑھ جائے گا۔ جس کی وجہ سے باہر کی کرنسی کا ریٹ کم ہوجائے گا اور وہ پہلے اگر 500 پونڈ یا ڈالر بھیجتے تھے تو مزید اس میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ یہ الگ بات کہ پاکستان میں مہنگائی کا بھی خاتمہ ہوگا مگر ان کے اہل وعیال جس Standard میں زندگی بسرکررہے ہیں اکثر لوگ پھر پاکستان میں ایسا Standard حاصل کرلیں گے مگر وہ اپنے انفرادی مفادات سے بالاتر ہوکر اجتماعی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک عام شہری جب اس نہج پر جاکر سوچ سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے حکمران جو کہ اس قدر جائز و ناجائز دولت حاصل کرچکے ہیں ملکی مفادات کو ذاتی مفادات کی بھینٹ چڑھا کر کروڑوں لوگوں کے حقوق کو سلب کررہے ہیں؟ وہ کیوں ایک عام شہری کی طرح ملک وقوم سے محبت کا جذبہ نہیں رکھتے حالانکہ ایک مالدار شخص جو کہ پہلے ہی متعدد بزنس کے ذریعے دولت حاصل کررہا ہے اگر وہ وفاداری کا ثبوت دے تو اس سے بہتر کوئی حکومت نہیں چلاسکتا مگر وہ لوگ اس قدر ہوس دولت میں اندھے ہوچکے ہیں کہ انہیں نہ دنیا کا خوف نظر آتا ہے نہ ہی آخرت کا وہ جزا وسزا کو بھول بیٹھے ہیں۔ وہ اس دنیا کو کبھی نہ ختم ہونے والی دنیا سمجھ بیٹھے ہیں۔ یہ اگرکسی غیر مسلم ملک میں ہورہا ہوتا تو ہمیں صبر بھی آجاتا مگر یہ ایک اسلامی ملک میں ہورہا ہے جس کا نام ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا ہے جبکہ ہم غیرمسلم ممالک کا جائزہ لیں تو وہاں پرتمام تر وہ اصول وضوابط نظر آتے ہیں جو اسلام کا ضابطہ اخلاق ہے وہاں بچوں کی پیدائش سے ہی پہلے وظیفہ دیا جاتا ہے جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں رکھا گیا تھا۔ اسی طرح غریبوں، بچوں، بوڑھوں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں اور مالداروں سے ٹیکس سختی سے وصول کئے جاتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں غریبوں کا خون چوسا جارہا ہے اور امراء طبقہ کھلم کھلا Violation کرتا دکھائی دیتا ہے جس کی پوچھ گچھ کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ علاوہ ازیں اس معاشرے میں جھوٹ سے نفرت نظر آتی ہے جبکہ ملک پاکستان میں اس کا فقدان نظر آتا ہے۔ ان ہی تمام وجوہات کی بناء پر پاکستانی جب وہاں جاتے ہیں تو انہیں وہاں کے لوگ زیادہ مہذب و باکردار نظر آتے ہیں (سوائے چند ایک خاندانوں کے) جس کی بناء پر وہ وہیں کے ہوکر رہ جاتے ہیں اور اپنے ملک کے لوگوں اورحکمرانوں سے دلبرداشتہ ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ اس ملک کو بھی اسی طرح خوشحال اور لوگوں کو پیار ومحبت سے لبریز دیکھنا چاہتے ہیں۔ اب چونکہ بیرون ملک پاکستانیوں کو بھی ووٹ کا حق مل چکا ہے لہذا اب وہ قائد انقلاب کی عظیم قیادت میں تکمیل پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر کرکے رہیں گے۔

حلم و برداشت

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

''برداشت'' یعنی ''حلم'' اللہ تعالی کی ایک عالی شان صفت ہے جس کا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔ایک مقام پر اللہ تعالی نے اپنے غفور ہونے کے ساتھ اپنی برداشت کا یوں ذکر کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴿۳:۱۵۵﴾ترجمہ: بے شک اللہ تعالی بخشنے والا اور برداشت کرنے والا ہے،ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے اپنی صفت علم کے ساتھ اپنی برداشت کا ذکر کیا وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ﴿۴ : ۱۲﴾ ترجمہ: اور اللہ تعالی بہت زیادہ علم والا اور برداشت والا ہے۔ایک اور آیت میں اللہ نے اپنی بے نیازی کے ساتھ اپنی برداشت کا ذکر کیا وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲ : ۲۶۳﴾ ترجمہ: اور اللہ تعالی بے نیاز اور صاحب برداشت ہے۔قرآن مجید نے اللہ تعالی کی صفت قدردانی کے ساتھ بھی برداشت الہی کا ذکر کیا ہے وَ اللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۶۴:۱۷﴾ ترجمہ: اور اللہ تعالی بہت قدردان اور برداشت سے کام لینے والا ہے۔ان آیات کی تفسیر میں وادر ہوئی متعدد روایات میں بھی اللہ تعالی کی صفت برداشت کا کثرت سے ذکر ہے۔حقیقت یہی ہے عالم انسانیت کی بداعمالیوں اور طاغوتی طاقتوں کے ظلم و تعدی کے باوجود اس کرہ ارض پر رزق کی کثرت،رحمت کی بارشوں کا نزول اور امن عافیت کی فراوانی کی وجہ محض ،خالق کائنات کی صفت برداشت ہی ہے۔وہ اپنی مخلوق سے بے حد پیار کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے گناہ جب اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ زمین بھی چیخ اُٹھتی ہے کہ اے بارالہ مجھے اجازت دے کہ میں پھٹ جاؤں اور اس باغی اور سرکش فرد یا قوم کو اپنے اندر سمو لوں تو بھی اللہ تعالی کی برداشت آڑے آجاتی ہے اور حلم خداوندی کے باعث رسی مزید ڈھیلی کر دی جاتی ہے تاکہ موت سے پہلے پہلے توبہ کے دروازے میں داخل ہونے کے امکانات باقی رہیں۔

قرآن مجید میں صفت حلم یعنی برداشت کی صلاحیت کا ذکر متعدد انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بھی کیا ہے۔

وَ مَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ وَّعَدَھَآ اِیَّاہُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗٓ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ اِنَّ

اِبْـرَاهِيْـمَ لَاَوَّاهٌ حَـلِيْـمٌ ﴿۹:۱۱۴﴾ ترجمہ:''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی وہ تو اس وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اپنے والد بزرگوار سے کیا تھا،مگر جب ان پر یہ بات کھل گئی کہ اس کا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے،حق یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے خدا ترس اور صاحب برداشت آدمی تھے''۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہی صفت برداشت کا ایک اور مقام پر بھی قرآن نے ذکر کیا اِنَّ اِبْـرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۱۱:۷۵﴾ ترجمہ:بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے اور صاحب برداشت انسان تھے''۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالی نے ایک بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری دی تو ساتھ کہا کہ وہ صاحب برداشت بیٹا ہوگا وَ قَـالَ اِنِّـى ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۳۷:۹۹﴾ رَبِّ هَـبْ لِـىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۷:۱۰۰﴾ فَبَشَّـرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَـلِيْـمٍ ﴿۳۷:۱۰۱﴾ ترجمہ:حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں،وہی میری راہنمائی کرے گا،اے پروردگار مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحین میں سے ہو(اس دعا کے جواب میں)ہم نے اس کو ایک صاحب برداشت لڑکے کی خوش خبری دی''۔حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی انہیں برداشت کرنے والا کہا کرتی تھی قَـالُـوْا يٰشُـعَيْـبُ اَصَـلٰـوتُكَ تَـاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّكَ لَاَ نْـتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۱۱:۸۷﴾ ترجمہ:ان کی قوم نے کہا اے شعیب علیہ السلام کیا تیری نماز تجھے یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے،یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں سے اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرنے کا اختیار نہ ہو،بس تو ہی ایک نیک اور صاحب برداشت آدمی بچ گیا ہے۔''

اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی طرح خاتم النبیین ﷺ کی تو کل حیاۃ طیبہ برداشت سے ہی عبارت ہے۔یتیمی سے شروع ہونے والی برداشت کی زندگی ،بس برداشت کی کٹھن ترواد یوں سے ہی ہو کر گزرتی رہی،کہیں رشتہ داروں کو برداشت کیا تو کہیں اہل قبیلہ کو،کہیں ابولہب جیسے پڑوسی کو برداشت کیا تو کہیں ابوجہل جیسے بدتمیز ترین سردار کو برداشت کیا اور طائف کی وادیوں میں تو برداشت کے سارے پیمانے ہی تنگ پڑ گئے اور برداشت بذات خود اپنے ظرف کی وسعت لینے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو گئی۔محسن انسانیت ﷺ کے مقدس ساتھیوں نے برداشت کو جس طرح اپنی ایمان افروز زندگیوں میں زندہ جاوید رکھا اس سے سیرۃ و تاریخ کی کتب بھری پڑی ہیں،مکی زندگی میں کتنی ہی بار نوجوان اصحاب رسول خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے کہ انہیں استعمار سے ٹکرا کر لڑنے مرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے ،لیکن ہر بار برداشت کے

دروس سے آگاہی کے ساتھ لوٹا دیے گئے۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جائے کہ امیہ بن خلف کو کیسے برداشت کیا جاتا ہے اور آل یاسر سے کوئی تو دریافت کرے کہ ابوجہل کو برداشت کرنے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو جس طرح برداشت کیا گیا اس کی مثال شاید کل تاریخ انسانی میں نہ ملے ،اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اس غدار ملت کا سگا بیٹا بھی ایک بار تو اپنے باپ کے قتل کی اجازت لینے پہنچ گیا لیکن یہاں پھر ''حلم نبوی ﷺ''یعنی محسن انسانیت ﷺ کی قوت برداشت نے اپنا کام دکھایا اور مزید مہلت مل گئی۔

برداشت ،علم نفسیات کا ایک اہم موضوع ہے۔ماہرین نفسیات کے مطابق اس دنیا میں وارد ہونے والا ہر فرد بالکل جدا رویوں اور جدا جدا جذبات و احساسات و خیالات کا مالک ہوتا ہے،اپنے جیسا ایک انسان سمجھتے ہوئے اسے اسکا جائز مقام دینا ''برداشت'' کہلاتا ہے۔اس تعریف کی تشریح میں یہ بات کھل کر کہی جاتی ہے کہ دوسرے کے مذہب،اسکی تہذیب اور اسکی شخصی وجمہوری آزادی کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنا ''برداشت'' کے ذیلی موضوعات ہیں۔دیگر ماہرین نفسیات نے ''برداشت'' کی ایک اور تعریف بھی کی ہے،ان کے مطابق'' دوسرے انسان کے اعمال،عقائد،اس کی جسمانی ظواہر،اسی قومیت اور تہذیب و تمدن کو تسلیم کرلینا برداشت کہلاتی ہے''۔برداشت کی بہت سی اقسام ہیں،ماہرین تعلیم برداشت کو تعلیم کا اہم موضوع سمجھتے ہیں،ماہرین طب برداشت کو میدان طب و علاج کا بہت بڑا تقاضا سمجھتے ہیں،اہل مذہب کے نزدیک برداشت ہی تمام آسمانی تعلیمات کا خلاصہ ہے جسے آفاقی صحیفوں میں ''صبر'' سے موسوم کیا گیا ہے اور ماہرین بشریات کے نزدیک برداشت انسانی جذبات کے پیمائش کا بہترین اور قدرتی وفطری پیمانہ ہے۔ابتدا میں ''برداشت'' کو سمجھنے کے لیے جانوروں پر تجربات کیے جاتے تھے اور پہلے انفرادی طور پر اور پھر جانوروں کے مختلف گروہ بنا کر ان کی برداشت کے امتحانات لیے جاتے تھے۔بعد میں اسی نوعیت کے تجربات مدارس کے طلبہ و طالبات پر کیے جانے لگے اور پھر بالغ انسانوں پر بھی اس نوعیت کے تجربات کیے گئے لیکن غیر محسوس طور پر۔ان تجربات کے نتیجوں میں ''برداشت'' کے مختلف پیمانے میسر آئے اور جذباتی اعتبار سے انسانوں کی تقسیم کی گئی۔نتیجے کے طور ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ ماحول کے اثرات کے طور پر انسانوں میں برداشت کا مادہ پروان چڑھتا ہے،وطنیت کا تعصب رکھنے والا اپنے وطن کے بارے میں کم تر برداشت کا مالک ہوگا لیکن اپنے حسب ونسب پر تنقید وتنقیص برداشت کرلے گا جبکہ قومیت کے فخر میں بھرے ہوئے شخص کی برداشت کا پیمانہ اس سے کلیۃً متضاد ہوگا۔

اس وقت سیکولرازم کے ہاتھوں انسانیت بدترین عدم برداشت کا شکار ہے۔صنعتی انقلاب کے بعد سے سیکولرازم نے پاؤں کی ٹھوکروں سے مذہب کو ریاستی واجتماعی ومعاشرتی اداروں سے دیس نکالا دیااور جیسے جیسے مذہب سے انسانی بستیاں خالی ہوتی گئیں تو گویا برداشت کامادہ بھی انسانوں کے ہاں سے رخصت ہوتا چلا گیااور انقلابات کے عنوان سے لاکھوں انسانوں کی قتل وغارت گری کے بعد سیکولرازم نے انسانیت کو دوایسی عالمی جنگوں میں جھونک ڈالاجس کاخونین مشاہدہ اس سے پہلے کے مورخ نے کبھی نہیں کیا تھا۔صد افسوس کہ عالمی جنگوں میں آبشاروں کی طرح بہنے والا انسانی خون بھی سیکولرازم کی پیاس نہ بجھاسکااور پردہ اسکرین پر ابھرنے والے عکسی کھیلوں کے نام پر''ماردھاڑ سسپنس اور ایکشن سے بھرپور''کہانیاں اور برداشت سے کلیۃ عاری کردار''ہیرو'' بنا کر سیکولر مما لک سے دوسری اور تیسری دنیاؤں میں برآمد کیے گئے۔ننگ نسوانیت و ننگ انسانیت سیکولرازم عدم برداشت کا شرمناک کھیل آج فلمی دنیا سے نکل کر نام نہاد مہذب ترین مما لک کے ایوان ہائے اقتدار میں نظر آرہا ہے جہاں حرص وحوس کے سیکولر پجاری سرمایادارانہ سودی معیشیت کے تحفظ کے لیے ذرائع ابلاغ پر کذب و نفاق کے سہارے فصلوں اورنسلوں کی قتل و غارت گری کے عالمی منصوبے بناتے ہیں اورسمجھتے ہیں کہ دنیا کی آنکھوں میں قیام امن وحقوق انسانی نام پر دھول جھونک کر اپنی عدم برداشت کو برداشت کے جھوٹے پہناوے پہنا سکیں گے۔حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ صدی کے اختتام سے قبل ہی امت مسلمہ کے مایہ ناز سپوتوں کی قلم سے سیکولرمغربی تہذیب علمی میدان میں پسپائی سے دوچار ہوچکی تھی اور اب دنیا بھر میں وحشت و درندگی کا خون آشام کھیل کھیلنے والی سیکولرافواج اپنے نظریے کو ہمیشہ کی نیند سلانے کے لیے بڑی تندہی سے سرگرم عمل ہیں اور کرہ ارض کے کل باسیوں کا مستقبل بلآخر آفاقی نوشتوں سے ہی وابسطہ ہے۔انشاء اللہ تعالی۔

تعزیت

گذشتہ ماہ محترمہ ارم مشتاق (لائف ممبر) کی والدہ محترمہ (غلام محمد آباد۔فیصل آباد) قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اورلواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین

ماں کا مقام

پیرزادہ بی۔اے سید

ماں ایک عالمگیر سچائی کا نام ہے، جس کی حقیقت کو آج تک نہ تو کوئی مذہب ٹھکرا سکا ہے اور نہ ہی کوئی مکتب فکر۔

ماں کی تخلیق سے پہلے ماں کے خمیر کو محبت کی میم، الفت کا الف اور نگہت گل کی بے نقط نون سے بنایا گیا پھر اس مٹی کو ماں کے آنسوؤں سے اس قدر گوندھا کہ مادہ رقیق ہوگیا اس لطیف تر مادے سے ایک عظیم ہستی تخلیق ہوئی اسے ماں کہتے ہیں۔ ماں تین حرفوں کا ایک لفظ ہے جس میں ہزاروں داستانیں جمع ہیں۔

ماں وہ ذات ہے جس کی خدمت کے صلہ میں حضرت اویس قرنیؒ کو ایسا مقام ملا کہ اُن کے اس مقام سے قرن کی زمین روشنیوں سے بھر گئی۔ اصحاب رسولؐ بھی حضرت اویس قرنیؒ کے مقام پر رشک کرنے لگے۔ حضرت اویس قرنیؒ نے ماں کی خدمت سے ایسی عظمت پائی کہ ربِ کائنات کے اس سچے رسول ﷺ نے اپنے کچھ صحابہؓ سے فرمایا کہ قرن جانا اور میرے اس سوختہ جاں عاشق کو تلاش کر کے میری امت کی بخشش کے لئے دعا کا کہنا۔ جب یہ بات اصحاب رسول رضی اللہ عنہم نے سنی تو ہر ایک کے دل میں اس جاں بلب عاشقِ رسول کی زیارت کی تڑپ پیدا ہوگئی۔ عشقِ رسول کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب ایک انسان اپنی ماں کی خدمت کی سند حاصل کرلیتا ہے۔ پھر وہ سند کائناتِ عالم تو کیا برزخ و محشر میں بھی قابل قبول ہوتی ہے۔

یوں تو ہر ماں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا قطب بنے، رہبر و راہ نواز بنے، دارا و سکندر جیسا بخت و تخت ہو، اور حضرت خضر جیسی حیاتِ طویل اس کا نصیب ہو۔ پر ایسا ہوتا نہیں ''کیوں''؟ جبکہ ماں کی دعا کبھی ٹھکرائی نہیں جاتی پھر ہر شخص غوث زمانہ کیوں نہیں بن جاتا دراصل ماں جب کسی بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ غوث بھی ہوتا ہے ،اور قطب بھی جو لوگ اپنے اس مقام پر مقیم رہتے ہیں ماں کی عزت و توقیر میں ذرہ بھر غفلت نہیں برتتے پس وہی لوگ صاحبِ عزت بھی ہوتے ہیں اور صاحب توقیر بھی۔ جتنی محبت ایک ماں اپنے بیٹے کے ساتھ کرتی ہے

اگر ایک بیٹا اتنی ہی محبت اپنی ماں کے ساتھ کرنا شروع کردے تو وقت اُسے بلا چون وچرا تسلیم کر لیتا ہے۔ وہ صحتِ جان وایمان سے اس قدر نوازا جاتا ہے کہ وقت کے ہر لمحے سے لذت وسرور وصول کرتا ہے۔ وہ وقت کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وقت اُس کا محتاج ہوتا ہے۔ ہر نئے دن کا چڑھتا سورج اُس کی دہلیز سے گزر کر جاتا ہے۔ جسے زمانہ تسلیم کرلے وہ زمانہ بھر کا امیر ہوتا ہے۔ انہیں کسی انسان سے گلہ ہوتا ہے نہ ہی شکایتِ زمانہ بلکہ ایسے لوگوں کو کسی قسم کا ملال نہیں ہوتا۔ وہ بیشک لاحُزن ولا خوف ہوتا ہے۔ یہ مقام صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو ماں کے چرنوں کی دُھول کو اپنی کج کُلاہی کی زینت سمجھتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی کبھی شام نہیں ہوتی بلکہ ہر شام نویدِ صبح گاہی ہوتی ہے۔ جو لوگ ذکرِ ماں کو اپنے اوراد وظائف میں شامل کر لیتے ہیں پھر انہیں منزلیں تلاش نہیں کرنی پڑتیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماں کو خوش رکھو، اُس کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے۔ ماں کو اتنا خوش رکھو کہ اُس کے کسی ایک احسان کا حق ادا کرسکو۔ احسان اس چیز کو کہتے ہیں جس کا تابعداری اور فرمانبرداری سے حق تو ادا ہوجائے مگر بدلہ نہ چکایا جاسکتا۔ اصل میں احسان رحم کی اس صنف کا نام ہے جو ہر قسم کی غرض و غایت سے پاک ومبرا ہوتی ہے۔ جب کسی پر کسی لالچ کے سبب احسان کیا جاتا ہے وہ احسان ہوتا ہے نہ ہی بھلائی بلکہ اُسے جنسِ بازاری کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ احسان تو یہ ہے کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔ ماں کے بے شمار احسانات ہوتے ہیں۔ اوائل دور یعنی زمانہ جاہلیت میں ایک ماں کی تربیت کے لئے سخت قسم کے اصول وضوابط کو مدنظر رکھا جاتا تھا لیکن دور حاضر میں کافی حد تک تبدیلی رونما ہوچکی بعض جگہوں پر ابھی بھی یہ صورتحال ہے۔

ماں عام ہو یا خاص رتبے کے لحاظ سے ہر ماں خاص ہوتی ہے ،اور جو مائیں اپنے اعمال وافعال کی پہرہ داری کرتی ہیں وہ خاص الخاص ہوتی ہیں۔ پھر ایسی ماؤں کی کوکھ سے داتا گنج بخشؒ، بابا فرید الدین شکر گنجؒ جیسی ہستیاں جنم پاتی ہیں۔ زمین زرخیز ہوتو درخت تناور اور سایہ دار ہوتے ہیں۔ جن کے سایہ تلے سارا جہان سکھ پاتا ہے۔ جو مائیں اپنے رتبے کا احترام کرتی ہیں، اُن کی اولادیں شرق وغرب تو کیا ارض وافلاک میں بھی واجب الاحترام جانی جاتی ہیں۔

تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ماں

ماں لکھی بھی ہوتی ہیں اور اَن پڑھ بھی لیکن ممتا بھرا دل دونوں میں برابر ہوتا ہے۔ پڑھی لکھی اور اَن پڑھ ماں میں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ پڑھی لکھی ماں اپنی اولاد کو ایک روشن مستقبل دیتی ہے۔ جو اُس کے ممتا کے پیار کی بین دلیل ہوتی ہے جب کہ اَن پڑھ ماں اپنی اولاد سے پیار اس قدر زیادہ کرتی ہے کہ تعلیم تو کیا اُن

کی تربیت بھی صحیح طور پر نہیں کر پاتیں وہ اولاد کے ہر جھوٹ پر پردہ ڈالتی رہتی ہیں اس لیے کہ کہیں والد اُس کی پٹائی نہ کردے۔ آخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اولادیں ہاتھوں سے نکل کر بگڑتی چلی جاتی ہیں۔ جب وہ مکمل طور پر بگڑ جاتی ہیں تو پھرانہیں واپس لوٹانا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔جس پر ماں بیچاری کو عمر بھر کے لئے رونا پڑتا ہے۔

ماں سراپا انس و محبت

اے ماں تیرا نام بھی کتنا عظیم ہے، کہ جب تجھے پکارا جاتا ہے تو سب سے پہلے لب ایک دوسرے کو چومتے ہیں، تب جا کر تیرا نام مکمل ہوتا ہے۔ تیرے ہر پہلو میں ایک دھڑکتا دل نظر آتا ہے اور ہر دل میں کئی ممتائیں ہزارہا محبتیں اور راحتیں ہیں۔ اے ماں تجھے میں خدا کی کِن کِن نعمتوں کا شمار کروں۔

خالق کے بعد جس نے مکمل کیا مجھے　　　　اہل جہاں میں صرف میری ماں کی ذات ہے

دنیا میں سب سے اعلیٰ اور افضل رشتہ فقط ماں کی ذات کا ہے اس سے بڑھ کر نہ تو کوئی ایسا رشتہ ہے کہ جس کی مثال دی جاسکے اور نہ ہی کوئی ایسی جان ہے کہ جس کے سینے میں اتنے سارے دل دھڑکتے ہوں۔

باپ کتنا ہی دلیر کیوں نہ ہو جب وہ پیسہ کمانے کی غرض سے کچھ دنوں یا مہینوں کے لیے گھر سے دور چلا جاتا ہے تو اسے اپنے اس گھر کی مٹی تک کی یاد پریشان رکھتی ہے۔ حالانکہ وہ اپنے ہر معاملات میں نہایت ہی آزاد وخود مختار ہوتا ہے۔ وہ جس وقت چاہے گھر لوٹ سکتا ہے۔ ملازمت ترک کرسکتا ہے۔ یا پھر طویل چھٹی لے کر آرام کرسکتا ہے، جب کہ ایک ماں جو اتنے بڑے رُتبے کی مالک ہوتی ہے اپنی مرضی کے مطابق اپنے ماں باپ کے گھر میں بھی کچھ دن نہیں گذار سکتی۔ اگر ایک آدھا دن اُوپر نیچے بھی ہوجائے تو اُسے اسی ایک آدھے دن کی تلافی مہینوں بھر کرنی پڑتی ہے۔ وہ خود تو سُکھی نہیں ہوتی لیکن سُکھ بانٹنے میں کمال سخی مزاج رکھتی ہے۔ وہ خود تو نہیں کھاتی مگر دوسروں کو کھلا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہے۔

بچہ جب نیند سے بیدار ہوکر اٹھتا ہے تو ماں کی ہر نظر اس کی نگرانی کرتی ہے۔ بچہ اگر کھانا نہ کھائے تو ماں کی بھوک خود بخود مر جاتی ہے۔ جب تک بچہ کھانا نہیں کھا لیتا اس وقت تک ماں کے حلق سے نوالہ نہیں گزر سکتا۔ بچہ جاگتا ہے تو ماں جاگتی رہتی ہے۔ بچہ سو جاتا ہے، تو ماں پہرہ داری کرتی رہتی ہے۔ اگر خدانخواستہ جب کسی ماں کا بچہ بیمار ہوجاتا ہے، تو ماں بیچاری کا خون خشک ہوجاتا ہے۔ وہ شب بھر جاگ کر اپنے بیمار بچے کی درازیِ عمر اور صحت کاملہ کے لیے دعا گو رہتی ہے۔کبھی تو وہ اوراد و وظائف کو حیلہ وسیلہ بناتی ہے۔

حتیٰ کہ وہ اپنے بچے کی صحت کے لیے سوسو جتن کرتی ہے۔ ماں جیسا شفیق ترین رشتہ اس جہان میں

اور کوئی نہیں ۔ماں اگر کبھی بیمار ہوجاتی ہے تو اسے اپنی بیماری پر اتنی فکر نہیں ہوتی جتنی وہ اس بات پر پریشان ہوتی ہے۔ کہ اس کے بچوں نے وقت پر کھانا کھایا کہ نہیں ۔ انہیں صاف دُھلے کپڑے ملے کہ نہیں ۔ وہ اپنی اس بیمار نحیف آواز میں ایک ایک کے بارے میں بار بار پوچھتی ہے۔ ماں اُس بے نظیر محبت کا نام ہے جس کے پیار کو نہ کسی نظر بد کا خوف نہیں ہوتا۔

ماں ایک ریاست ہے جس میں فقط امن وشانتی ہے جنگ و جدل کا کہیں نام تک نہیں، اس ریاست کی سرحدوں کی حفاظت اس کی عظمتوں کے پہاڑ کرتے ہیں۔ ماں وہ باغ ہے جس کے صحن میں پھولوں کے انبار ہیں جن کی خوشبوؤں سے چمن در چمن آباد ہیں۔ ماں رات ہے۔جس کی مانگ میں کہکشاؤں کا رنگ اور ثریا کا روپ سروپ ہے، ماں وہ سحر ہے جس کے ہونٹوں کا رنگ کبھی پھیکا نہیں ہوتا۔ ماں وہ چاندنی ہے جس کا چاند ازل سے قرضدار ہے۔ ماں ہے تو یہ جہاں آج اپنے پورے قد سے کھڑا نظر آرہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ماں ناراض ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی غضب ناک ہوجاتا ہے۔ پھر ماں ناراضی و غصے کی حالت میں اپنے نافرمانوں کو اس طرح بددعا دیتی ہے۔ کہ خود ذات حق شانہ اس کی دانشمندی کو داد دیتی ہے ۔ خدا تمہیں خراب نہ کرے فلاں نقصان کیونکر کردیا۔ خدا غارت کرے تمہاری ان بری عادتوں کو جن کے سبب ہم شرمسار ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ ۔ مائیں کتنی داناء ہوتی ہیں کہ اپنا غصہ بھی نکال لیتی ہیں۔ اور جملوں کو کچھ اس طرح ترتیب کے ساتھ پیش کرتی ہیں کہ وہ سارے کے سارے دعا بن جاتے ہیں۔اے ماں تیری عظمتوں بھری ممتا کو سلام کہ تو غصے میں بھی ہوتو تیرے منہ سے نکلے جملے پھول بن جاتے ہیں۔

السلام اے ماں کی عظمت السلام
تیرے آنے سے ہوئی رونق تمام
تو نہ تھی تو یہ دہر بے رنگ تھا بے نور تھا
تو ہوئی تو مل گیا سارے زمانے کو انعام

جس طرح ماں کی زبان سراپا دعا ہوتی ہے اور نگاہ سراپا لطف وکرم ، اِسی طرح خود بخود اللہ تعالیٰ کے الطاف واکرام کی اعلیٰ دلیل بھی ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی دعائیں اپنی امت کے لیے اور ماؤں کی دعائیں اپنی اولادوں کے لیے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹائی جاتیں۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن اور
ظلم و بربریت کی المناک داستان

سانحہ ماڈل ٹاؤن میں متاثرہ لوگوں کی روداد ماہنامہ دختران اسلام میں تحریر کی گئی۔ تاکہ یہ بات تاریخ کی سطور میں محفوظ ہوجائے کہ حکمرانوں نے اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے گھر اورسیکرٹریٹ کا آپریشن کروایا۔ اس آپریشن میں بینرز اٹھانے کی آڑ میں 20 سے زائد لوگوں کوشہید کیا گیا۔ 83 سے زائد لوگوں کو سیدھی گولیوں کا نشانہ بناکر زخمی کیا گیا۔ 400 سے قریب لوگوں کو قید میں ڈال دیا گیا جن پر دہشت گردی کی دفع 144 کے تحت ان پر قید خانہ میں مار مار کر ادموا کردیا جس کی مثال پاکستان کی 65 سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس سانحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں جمہوریت نام کی کوئی چیز تک نہیں بلکہ یزیدیت نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں جو خود تو مرگیا مگر یزیدی کردار کے حامل درندہ صفت انسان کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی داستان اس قدر المناک ہے کہ اس کو جب بھی یاد کرتے ہیں تو دل ملال سے بھر جاتا ہے، آنکھوں سے اشک جاری ہوجاتے ہیں اور ذہن میں یہ سوالات اٹھتے ہیں کیا ایسے حکمران عوام کی بہتری کے لئے کوئی پروگرام ترتیب دے سکتے ہیں جس میں غریب و پسی ہوئی عوام کو ان کے بنیادی حقوق میسر آئیں؟ اس تحریر میں زخمی لوگوں کے، شہداء کے لواحقین اور قیدیوں کے تاثرات شامل کئے گئے ہیں جس سے ریاستی جبرو بربریت اور چیرہ دستیوں کی حقیقی تصویر سامنے آتی ہے۔

شہید محترمہ تنزیلہ

یہ ایک ہی گھر کی دو افراد نند بھاوج تھیں۔ محترمہ تنزیلہ کی عمر 32 سال تھی ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے ان کی بڑی بیٹی بسمہ کی عمر 13 سال ہے، چھوٹی بیٹی عائشہ کی عمر 11 سال ہے اور بیٹا 8 سال کا ہے۔ محترمہ تنزیلہ تحریک منہاج القرآن واہگہ ٹاؤن کی یوسی 37 کی ایک متحرک کارکن تھیں جو ناظم دعوت کی ذمہ داری احسن

انداز میں نبھا رہی تھیں۔ پنجاب پولیس نے ان کے جبڑے پر گولی مارکر درندگی کا مظاہرہ کیا اور ظلم و بربریت کی انتہا کردی ہے ان کے اس دنیا سے رخصت ہونے سے نہ صرف تحریک منہاج القرآن ایک عظیم کارکن سے محروم ہوگئی بلکہ محترمہ تنزیلہ کے بچوں کی زندگی میں ایک خلا واقع ہوگیا جسے کبھی بھی پُر نہیں کیا جاسکتا۔ محترمہ تنزیلہ کی ہمشیرہ محترمہ صوفیہ کا کہنا ہے۔

''تنزیلہ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتی تھی۔ ان کی ہر خواہش کو پورا کرتی۔ اللہ رب العزت سے میری دعا ہے کہ مجھے ہمت عطا کرے کہ میں ویسا ہی ان کو پیار دے سکوں''۔

ان کی ہمشیرہ نے بتایا کہ قائد محترم نے ان کے گھر فون کر کے تعزیت کی اور تسلی دی اور شہداء انقلاب کے بلند درجات کے لئے دعا کی اور محترمہ تنزیلہ کی بیٹیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ

بسمہ اور عائشہ آج سے میں آپ کا باپ ہوں اور امی حضور آپ کی ماں ہے آج سے آپ میری بیٹیاں ہیں۔

محترمہ شازیہ مظہر

منہاج القرآن کی سرگرم رکن محترمہ شازیہ مرتضٰی کا تعلق واہگہ ٹاؤن سے تھا جو ناظمہ تربیت کے عہدہ پر فائض تھیں۔ ان کی عمر 28 سال تھی۔ ان کی شادی کو کچھ ہی عرصہ ہوا تھا۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن نے ان کا ہنستا بستا گھر ویران کردیا۔ محترمہ سینے پر گولی لگنے سے شہید ہوئیں۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق حاملہ تھیں ان کے پیٹ میں 4 ماہ کی بچی تھی۔

محترمہ شازیہ مرتضٰی کی ہمشیرہ کا کہنا ہے میری بہن نے پسی ہوئی انسانیت کے لئے جان دی ہے، معاشرہ سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے جان دی، مصطفوی انقلاب کے لئے جان قربان کی ہے اور اس کی شہادت نے ہمارے عزم و ارادے کو تقویت دی ہے۔ لہذا ہم کسی صورت بھی انقلاب سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ بلکہ صف اول میں اپنے قائد کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے ان شاء اللہ جلد ہی مصطفوی انقلاب کا سویرا طلوع ہوگا۔

شہید غلام رسول

مرحوم عزیز بھٹی A یوسی 57 کے ناظم تھے۔ ان کی عمر تقریباً 55 سال تھی۔ ان کے چار بچے ہیں۔ بڑی بیٹی نائلہ رسول ہیں جنہوں نے ایم اے ایجوکیشن، ایجوکیشن یونیورسٹی سے کیا ہے۔ اشفاق رسول نے گریژن سے F.Sc کی ہے۔ وقاص رسول گریژن سے B.Sc کررہے ہیں جبکہ عائشہ رسول F.ScII کی سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ اپنے بچوں کے واحد کفیل تھے۔ قائد محترم سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ تمام رشتہ داروں اور محلّہ

داروں میں ہر دلعزیز تھے۔ جیسے ہی انہیں خبر ملی کہ قائد محترم کے گھر پر حملہ ہوگیا ہے۔ آپ فوری طور پر قائد محترم کی رہائش پر پہنچ گئے۔ اس آپریشن کو رکوانے کی سعی کرنے لگے اسی اثناء میں ایک گولی ان کی ٹانگ میں پیوست ہوگئی۔ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ ان کی بیٹی محترمہ نائلہ کا کہنا ہے کہ میرے گھر قائد محترم کا فون آیا۔ قائد محترم نے میرے اہل خانہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

کوئی بھی پریشانی ہو مجھے کال کردینا میں آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ اللہ رب العزت آپ کے والد کی شہادت کو قبول فرمائے۔ محترمہ نائلہ نے اپنی گفتگو کے دوران بتایا کہ وہ پہلے سے زیادہ پرعزم اور مضبوط ارادہ رکھتی ہیں۔ وہ کبھی بھی اپنے قائد کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ہماری اللہ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ انہیں زندگی کی گرم ہوا بھی نہ لگے۔ جلد ہی انقلاب کا سویرا طلوع ہوجائے۔

محترمہ رمشا لطیف

رمشا ل لطیف جن کا تعلق شالامار ٹاؤن سے ہے۔ ان کا پورا گھرانہ تحریکی ہے جو قائد انقلاب سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتا ہے جیسے ہی انہیں خبر ملی ان کے قائد کے گھر کو بینرز ہٹانے کی آڑ میں ٹارگٹ بنایا جارہا ہے۔ رمشا اور ان کی دونوں بہنیں اور بھائی جائے وقوع پر پہنچ گئے۔ رمشا لطیف (جو 8Th کلاس کی سٹوڈنٹ تھی) کو یہ برداشت نہ ہوا کہ کوئی اس کے قائد کے گھر پر حملہ کرے۔ اس لئے اس نے فرط محبت میں یہ جملہ گھر سے نکلتے ہوئے کہا:

’’آج میں پولیس اہلکاروں کو ماردوں گی یا خود شہید ہوجاؤں گی۔ رمشا کی ایک بہن آمنہ لطیف جو میٹرک کی سٹوڈنٹ ہے شیلنگ کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہوگئی جبکہ رمشا کو پولیس اہلکاروں نے گولی کا نشانہ بنایا لیکن وہ ہوشیاری سے نیچے ہوگئی اور اپنے سر کو بچانے میں کامیاب ہوگئی مگر اپنی ٹانگ کو گولی سے نہ بچاسکی۔ یہ وہ پہلی لڑکی تھی جو اس سانحہ میں پولیس کی گولی کا نشانہ بنی۔

اس کو فوری طور پر کارکنان کی مدد سے ہسپتال منتقل کیا گیا۔ جناح ہسپتال کے ڈاکٹرز نے اس کیس کو سنجیدگی سے نہ لیا کافی وقت گزرنے کے بعد صرف ڈرپ لگانے پر ہی اکتفا کیا اور کہا کہ کوئی گولی نہیں لگی۔ ڈاکٹرز کے رویہ کے پیش نظر رمشا کے اہل خانہ کو اس کا علاج پرائیویٹ ہسپتال میں کروانا پڑا جبکہ پرائیویٹ ہسپتال کے ڈاکٹرز نے ایکسرے کیا اور بتایا کہ ابھی ٹانگ میں گولی کے ذرات باقی ہیں۔ جبکہ رمشا کے والدین کا کہنا ہے کہ مصطفوی انقلاب کے لئے پرامید ہیں میری چاروں بیٹیاں بلکہ تمام فیملی مصطفوی انقلاب کے لئے نکلے

گی۔ ہم اس ملک میں صرف مصطفوی نظام کے خواہ ہیں۔

آمنہ بتول

جن کا تعلق شالا مار ٹاؤن A سے ہے۔ ان کی عمر تقریباً 25 سال ہے۔ ان کی ساری فیملی تحریک سے وابستہ ہے۔ ان کو تقریباً 3 بجے پتہ چلا کہ قائد انقلاب کے گھر پنجاب پولیس نے حملہ کردیا ہے۔ محترمہ فوری طور پر اپنی فیملی کے ہمراہ جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور اس سانحہ میں موجود تحریک منہاج القرآن کے کارکنان کو پانی، نمک اور تولیے دینے لگیں۔ اسی دوران پولیس اہلکاروں کی ایک گولی سنساتی ہوئی ان کے پاؤں میں پیوست ہوگئی محترمہ کو فوری طور پر قبلہ ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں منتقل کیا گیا بعد ازاں آپریشن کے بعد ان کو جناح ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں سے انہیں صرف معمولی پٹی لگا کر رخصت کردیا گیا جبکہ ایکسرے میں گولی کے ذرات تھے۔ آمنہ بتول پاؤں پر گولی لگنے کے باوجود پرعزم ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہم تو اپنے قائد کے لئے سینے پر گولی کھانے گئے تھے۔ وہ ایسا قائد ہے جسے دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے۔ سارے دکھ دور ہوجاتے ہیں ایسا عظیم لیڈر صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے جو بے لوث عوام الناس کے لئے اپنی خدمت پیش کررہے ہیں۔ انہیں تو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ اگر میرا قول وفعل میں تضاد ہو تو مجھ پر آقا علیہ السلام کی شفاعت حرام ہوجائے۔ اس سانحہ میں اپنی خدمات پیش کرنے پر میرے سب گھر والوں نے مجھے مبارکباد پیش کی اور میرے والد صاحب نے فرمایا بیٹے آپ نے میرا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ آخر میں اپنے قارئین کو یہی پیغام دینا چاہوں گی کہ قائد انقلاب کی کال پر ضرور نکلیں جو کچھ میرے قائد نے فرمایا ہے ان شاء اللہ وہ ضرور سچ ثابت ہوگا جو ظلم و بربریت کو دیکھتے ہوئے بھی نہیں نکلے وہ کوفی ہیں۔

محمد اقبال

محمد اقبال واہگہ ٹاؤن کے رہنے والے تھے اور راج گری کے شعبہ سے تعلق رکھتے تھے ان کی تین بیٹیاں اور 5 بیٹے تھے جو کہ غیر شادی شدہ ہیں بڑا بیٹا کاشف B.Sc کر کے MA کررہے ہیں دوسرے نمبر پر ظفر اقبال ہیں جنہوں نے FA کے بعد موبائل رپیئرنگ کا کام Start کرلیا تھا وہ بمشکل 8 سے 10 ہزار کماتے ہیں آصف اقبال نے Interview دیتے ہوئے کہا کہ میں انٹر کی تیاری کررہا ہوں باقی دو بھائی چھوٹے ہیں جو زیر تعلیم ہیں ہمارے کفیل ہمارے والد صاحب ہی تھے جو جام شہادت نوش فرماچکے ہیں والد صاحب مشن کے

ساتھ حد درجہ محبت رکھتے تھے ان کی محبت کا اندازہ تحریک اور قائد تحریک سے اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ سخت محنت (راج گری کے کام) سے واپس آکر قائد انقلاب کی سی ڈیز سنتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے بچے بھی شیخ الاسلام کی فکر سے آشنا ہیں اور محبت کرتے ہیں۔ اس سانحہ لاہور میں جب والد صاحب سیکرٹریٹ جارہے تھے میں بھی ان کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا لیکن اس بھیڑ چال میں والد صاحب اور میں الگ ہوگئے تھے اور میں Shelling میں گرفتار ہوگیا جبکہ والد صاحب اسٹریٹ فائرنگ کے دوران شہید ہوگئے تھے۔ قید ہوجانے کے باعث میں اپنے والد صاحب کا آخری دیدار کرنے سے بھی محروم رہا۔ ہمیں بیہمانہ انداز سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ 10، 12 افراد ایک وقت میں مارا کرتے تھے۔ گلی محلے والے بھی طعنہ زنی بھی کررہے ہیں مگر ہم پرعزم ہیں اور مزید شہادتوں کے لئے بھی تیار ہیں لیکن اس درندہ سفاک نظام سے چھٹکارا لے کر رہیں گے اور ملک پاکستان کی قسمت بدل دیں گے۔ ہمارے حوصلوں کو یہ کبھی مدہم نہیں کرسکتے انقلاب ملک پاکستان کا مقدر ہے جس کے لئے ہم تن، من، دھن تک کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔

محمد عمر

محمد عمر کے والد کا نام میاں محمد صدیق ہے یہ قینچی امر سدھو کے رہنے والے تھے محمد عمر کے والد سے ٹیلیفونک انٹرویو کے ذریعے معلوم ہوا کہ ان کے دو بیٹے محمد عمر اور احمد رضا تھے۔ محمد عمر BAE کیمیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے کررہے تھے جبکہ انکے بیٹے احمد رضا نے سیلز مین کے شعبہ کا انتخاب FA کے بعد کیا۔ محمد عمر کے والد بھی سیلز مین ہیں لیکن ساتھ ہی وہ شادی سے قبل تحریک منہاج القرآن میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں انہیں تحریک میں خدمات پیش کرتے ہوئے کم وبیش 26 سال کا عرصہ گزر چکا ہے یہی وجہ ہے کہ محمد عمر کا گھرانہ تحریک اور قائد تحریک سے بے پناہ محبت والفت رکھتا ہے اور نظام مصطفیٰ کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ جس کی منہ بولتی تصویر محمد عمر کا سانحہ لاہور میں جام شہادت نوش فرمانا ہے۔ محمد عمر کے والد فرماتے ہیں جب مرکز سے مورخہ 16 جون بوقت 2 بجے فون آیا تب میں نے بیٹے سے کہا کہ آپ دروازہ بند کرلیں میں مرکز جارہا ہوں وہاں حملہ ہوگیا ہے اس نے ضد سے کہا کہ میں نے بھی ساتھ جانا ہے لہذا ہم دونوں مرکز آگئے لیکن صبح ساڑھے 9 بجے بتایا کہ پولیس چلی گئی ہے اور معاملات معمول کے مطابق ہیں ہم دونوں باپ بیٹے گھر آگئے پھر دوبارہ دس بجے فون آیا کہ آپ آجائیں حملہ ہوگیا ہے لہذا ہم ساڑھے

10 بجے دوبارہ سیکرٹریٹ پہنچے ابھی ہم جائے وقوع پر پہنچے ہی تھے کہ فوراً محمد عمر کو گولی لگ گئی اس نے کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کیا بلکہ مسکراتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

اس کے برعکس عام حالات میں اگر اسے کچھ تکلیف ہوتی تو بہت زیادہ تکلیف کا اظہار کرتا تھا یہ جذبہ ایمانی تھا کہ شہادت کے وقت اس نے تکلیف کا اظہار نہ کیا بلکہ مسکراتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا میرا بیٹا پڑھا تو منہاج یونیورسٹی سے نہیں تھا مگر ہماری مشن سے محبت دیکھ کر وہ بھی اس مشن اور قائد سے بے حد محبت کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مورخہ 12 جولائی کو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ قبلہ حضور کے ساتھ باتیں کررہا تھا اور بہت خوش نظر آرہا تھا جسے دیکھ کر مجھے بھی نہایت سکون میسر آیا۔ مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر کسی بھی قسم کا رنج و ملال نہیں ہے بلکہ میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میرے بیٹے نے اسلام اور اسلام دوست کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دیا۔ جبکہ حلقہ احباب والے سخت ناراض ہیں جس میں میرے اپنے بڑے بھائی بھی ہیں جونہایت غصہ میں کہہ رہے تھے کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا آپ کو کیا ملا وغیرہ وغیرہ محمد عمر نہایت خوش مزاج طبیعت کا حامل تھا کوئی اسے برا بھلا کہہ بھی دے تب بھی وہ غصہ نہیں کرتا تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ سب اس کی شہادت پر غم و غصہ کا اظہار کررہے ہیں وہ ان کی اس بچے کے ساتھ محبت کا اظہار ہے۔ میری Wife بھی بہت مطمئن ہیں اور کہتی ہیں کہ امی حضور نے فون کرکے جب سے بات کی ہے میرے دل کو راحت محسوس ہوئی ہے یہ ہماری اپنے قائد اور ان کی فیملی سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ان کی دلجوئی سے ہم اپنے بڑے سے بڑے غم کو بھی بھول جاتے ہیں۔ آخر میں اتنا ہی کہوں گا کہ انقلاب ضرور آئے گا لیکن اس کے لئے ہمیں دن رات کام کرنا ہوگا اور چھوٹے موٹے حملوں سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

عائشہ کیانی

عائشہ کیانی سابقہ ناظمہ MSM واہ کینٹ کے عہدے پر فائز رہی ہیں وہ کینٹ کالج میں تھرڈ ایئر کی طالبہ ہیں وہ By Born تحریکی ہیں انہیں جب اطلاع ملی کہ منہاج القرآن سیکرٹریٹ اور قائد محترم کے گھر حملہ ہوگیا ہے وہ فوری 4 بجے رات مورخہ 16 جون کو سیکرٹریٹ پہنچ گئیں ان کا کہنا ہے کہ ہمارے ساتھ کافی بہنیں قبلہ ہاؤس کے آگے بیریئر کے پاس پرامن کھڑی زخمی بھائیوں کو پانی دے رہی تھیں، نمک کھلارہی تھیں اور بھائیوں کے جذبوں کو بڑھانے کے لئے نعرہ علی، نعرہ اللہ اکبر، نعرہ حسین لگارہی تھیں اور یہ ظالم لوگ Shelling

کرر ہے تھے لیکن انہوں نے ظلم و بربریت کی انتہاء کرتے ہوئے Start Fire شروع کردیئے اس وقت میری بھی Right Leg پر گھٹنے سے نیچے گولی ماردی اس وقت میں نے دیکھا کہ جولوگ شہید ہوئے ان کو پہلے کہتے تھے کہ کہاں ہے تمہارا اللہ، تمہارا علی، تمہارا حسین بلاؤ اسے مدد کے لئے کہ وہ تمہاری مدد کرے یہ کسی مسلمان کے جملے ہوسکتے ہیں؟ یہ سوال اٹھتا ہے آخر یہ کون لوگ ہیں؟ کیا ان کے خلاف کلمہ حق بلند کرنا جائز نہیں ہے؟ پھر جب کچھ بھائی ہسپتال لے گئے تو جناح والوں نے کوئی Look After نہیں کی گولی بھی پیوست رہنے دی اور زخم بھی نہ دیکھا کہنے لگے ہم دو دن تک آپ کے زخم کو صحیح کردیں گے وہاں ہم رہنا نہیں چاہتے تھے ہم نے جب دوسرے ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے کہا کہ اگر اسی وقت Treatment کیا جاتا تو گولی نکل بھی سکتی تھی اور آپ کی ٹانگ بھی مڑنے لگتی میری ٹانگ میں چونکہ گولی گھٹنے کے نیچے لگی ہے لہذا وہ مڑ نہیں رہی اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اگر بروقت Treatment مل جاتی تو کیا میں جلد صحب یاب نہ ہوجاتی۔ میں اپنا یہ سوال عوام کی عدالت میں رکھتی ہوں کہ وہ فیصلہ کرے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط۔

یہ ظالم و جابر لوگ ہیں ان کا مقصد بیریئر ہٹانا بھی نہ تھا ان کا Main مقصد اپنی نام نہاد جمہوریت کی راہ کی رکاوٹ دور کرنا تھا اور لوگوں کو ہراساں کرنا تھا کہ کوئی اگر آگے بڑھے گا تو ان کو اس طرح تہس نہس کردیا جائے گا اور کوئی ان کی سنوائی کرنے والا بھی نہ ہوگا لیکن ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں کیونکہ ہمیں اپنی جانیں اسلام کی سربلندی سے زیادہ عزیز نہیں ہیں جہاں ہر غریب کو اس کا حق ملے اس دور میں ڈاکٹر طاہرالقادری ہی سچ حق کی آواز ہیں ہم ساتھ دیں گے ان کا اور تادم آخر صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہیں گے۔

کوثر بٹ (عینی شاہد)

کوثر بٹ کے بیٹے یامین بٹ کو سانحہ لاہور میں پولیس اہلکاروں نے گرفتار کرلیا تھا گرفتار کرنے والوں میں بچے، بوڑھے، عورتوں حتی کہ راہ چلتے رستہ گیروں تک کا خیال نہ کیا گیا یامین بٹ کی والدہ کوثر بٹ کا کہنا ہے کہ گلبرگ تھانہ میں ضعیف افراد کی تعداد 4 تھی جن میں ایک بزرگ ایسے بھی تھانہ میں پائے گئے جو کہتے تھے میں منہاج القرآن کے قریب رہتا ہوں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ سبزی والے کی آواز ہے میں سن کر باہر آیا تو مجھے بھی گرفتار کرلیا گیا، 2 بچے کرسچن ایسے تھانہ میں آئے جو کہتے تھے ہم راستہ پوچھ رہے تھے لہذا ہمیں بھی پکڑ لیا گیا، خواتین جو شاہدرہ میں پرامن احتجاج کررہی تھیں انہیں بھی گالیاں دیتے ہوئے حراست میں لیا گیا ان کے سکارف کھینچے گئے اور تھانہ میں تشدد کے دوران خواتین کے ساتھ نازیبا گفتگو بھی کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک وقت

میں کئی کئی پولیس اہلکار اور گلو بٹ مار پیٹ کرتے تھے دوران تشدد قیدیوں سے کہا جاتا کہ اونچی اونچی آواز میں رو جو اس پر عمل نہ کرتا اور ہمت و حوصلہ سے تکلیف برداشت کرتا اس کو مزید ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا دوران تشدد میرا بیٹا یامین بٹ بھی دو سے تین مرتبہ بیہوش ہوگیا لیکن یہ ظالم درندہ اپنے تشدد کو جاری رکھے رہے کوثر بٹ کا کہنا ہے کہ وہ کہتے تھے اگر کوئی تھانہ میں تشدد کے دوران بدتمیزی کرے تو اسے شوٹ کرنے کا بھی حکم دیا گیا اور جو افراد مرگ القریب پہنچ گئے انہیں کانہہ کے جنگلوں میں بھی پھینک دیا گیا تھا۔

لیکن جب جج کے سامنے خواتین کو پیش کیا گیا جن پر دہشت گردی کا الزام لگایا تھا تو جج 8 سالہ بچی کو دیکھ کر پوچھنے پر مجبور ہوگیا کہ تم کہاں آرہی ہو اس بچی نے کہا مجھ پر بھی دہشت گردی کا الزام ہے اس پر اس جج نے تمام خواتین کو رہا کردیا اور کسی پر بھی کیس نہیں چلایا کوثر بٹ کا کہنا ہے کہ میرا بچہ اس دن عدالت میں حاضر نہ کیئے جانے پر میں نے Media کے سامنے پرزور مذمت کی لہذا اگلے دن جج کے سامنے 12 سالہ بچے پیش کیئے جانے پر تمام احباب کو باعزت بری کیا اور کسی قسم کا کیس بھی نہیں کیا۔

ایک طرف ظلم و جبر کی انتہا ہے تو دوسری طرف صبر و استقامت کا پہاڑ وہ بچیاں اور بچے ہیں جو رہا ہونے پر کہتی تھیں ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے ہیں ہم انقلاب کے لئے مزید جدوجہد کریں گے اور اپنی جانوں کا نذرانہ انقلاب تک پیش کرتے رہیں گے۔

کوثر بٹ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ماڈل ٹاؤن منہاج القرآن میں بیریئر 4 سال سے لگے ہوئے ہیں یہ حکومت کو پہلے کیوں نظر نہیں آئے ڈاکٹر صاحب اسلام کے نام پر چل رہے ہیں لہذا ہم ان کا ساتھ دیتے رہیں گے اور باطل قوتوں سے ٹکراتے رہیں گے۔ اللہ رب العزت اس کے لئے ہر پاکستانی باشندے کو توفیق دے۔ آمین

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کے تاثرات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان پرعزم اور صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر طاغوتی قوتوں کا ڈٹ کا مقابلہ کریں گے اور اپنے سلب شدہ حقوق چھین کر ہی دم لیں گے موجودہ حکمرانوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے حکومت کی ناپاک سازشیں کبھی کامیاب نہ ہو پائیں گی کیونکہ ملک پاکستان کی تقدیر میں صبح انقلاب کا سویرا لکھا جاچکا ہے۔ لہذا تمام کارکنان شہداء سے یہ عہد کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ان کا خون رائیگاں نہیں ہونے دیا جائے گا۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن سے متعلق خواتین کی
آل پارٹیز کانفرنس
میں شریک موثر خواتین کے تاثرات

2014ء کو مرکزی سیکرٹریٹ پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور جگر گوشہ حضور شیخ الاسلام کی بہو محترمہ غزالہ حسن محی الدین قادری کے زیرِ سرپرستی عظیم الشان خواتین کی آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی گئی جس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن پر تمام سیاسی جماعتوں نے نہایت دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اس کو ظلم و جبر کی المناک داستان قرار دیا۔ اس ضمن میں سیاسی جماعتوں کی رہنما کے تاثرات نذرِ قارئین کیئے جا رہے ہیں۔

ا۔ فوزیہ قصوری۔ PTI

مجھے اپنے آپ کو پاکستانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے کیا یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ کیا مسلمان ایک مسلمان پر اس قدر ظلم و تشدد کرتا ہے۔ ایسی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اتنی ظلم و بربریت جب TV پر دیکھا تو یقین نہیں آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں آپ سب کو ارج کرتی ہوں یہ مذہب یا جماعت کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے بچے اور بزرگ ہیں آج ہم نے آواز نہ اٹھائی تو یہ ہی گولیاں کل ہم پر بھی چلیں گی۔ ہم پاکستان میں انصاف چاہتے ہیں جب بھی تحریک منہاج القرآن کو ہماری ضرورت ہوگی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

۲۔ ثمینہ خاور۔ PMLQ

میں کبھی روئی نہیں مگر آج سانحہ ماڈل ٹاؤن کا منظر دیکھا کہ آنسو بے اختیار چھلک پڑے۔ بالخصوص حاملہ خاتون کی شہادت کا سن کر ہم بھی رشتے رکھتے ہیں یہ سانحہ ہم سب کے سامنے ہوا ہے۔ اب ہمیں انصاف کی آواز بن کر نکلنا ہے۔ میری جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ 17 جون کے سانحہ میں ریاست خود مدعی بن گئی اور دہشت گرد ملازم کو بنا دیا ایسا اقدام اٹھا کر خود ہی برباد ہوگئے ہیں اب ہماری آواز ڈاکٹر صاحب کے ستھ ہے بے روزگاری لوڈشیڈنگ کا دعویٰ پورا نہیں کیا مگر ظلم و بربریت کر دکھایا ہم سانحہ ماڈل ٹاؤن کی پرزور مذمت

کرتے ہیں شہداء کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہیں اور ساتھ ملنے کا وعدہ بھی کرتے ہیں۔

۳۔ نازیہ امام۔ MQM

17 جون کے سانحہ سے کوئی بھی بے خبر نہیں سب آگاہ ہیں اس کے باوجود ہم نے اتحاد نہ کیا تو یاد رکھیں آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔

۴۔ سکینہ مہدی۔ وحدت المسلمین

اللہ کے دین کی مدد کریں گے تو اللہ رب العزت بندوں کی مدد کرے گا۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن تاریخ کا شرم ناک واقع ہے۔ کافر بھی حملہ کرے تو ایسی ظلم و بربریت نہ دکھائے اس سانحہ میں خواتین، بزرگوں، کمسنی پر کسی طور بھی رحم نہ کیا گیا لہذا پاکستان کے ہر فرد کے لئے آواز اٹھانا لازم ہے کہ وہ شہریت کو بچانے کے لئے حق کا ساتھ دیں مجھے تو اپنے آپ کو پاکستانی کہتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ ہم دنیا والوں کو بتادیں گے ظلم و بربریت کرنے والوں کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں جو ایسا گھناؤنا فعل سرانجام دیتے ہیں وہ مسلم یا پاکستانی نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جس کے سینے میں دل ہے وہ آپ کے ساتھ ہے۔

۵۔ محترمہ افشاں منیر۔ MQM

17 جون کا سانحہ قابل مذمت ہے یہ سب کے لئے تکلیف اور پریشانی کا سبب ہے ہم سب آپ کے ساتھ قدم بقدم چلنے کے لئے تیار ہیں۔

۶۔ محترمہ سحر چوہدری۔ عوامی مسلم لیگ سینئر نائب صدر

میں نے کچھ پوائنٹ نوٹ کئے تھے لیکن سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ویڈیو دیکھ کر Speechless ہوگئی ہوں۔ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے مجھے تو اس ملک میں رہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہم بے گناہ نہتے مسلمان بھائی، بہنوں کے لئے کچھ نہ کرسکے۔ ہم اس قدر بے بس ہوگئے ہیں تو ہمیں مرجانا چاہئے پولیس والے اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ وہ عوام کا تحفظ کریں میں پاکستان عوامی تحریک کے ساتھ ہوں۔

۷۔ نسیمہ احسان۔ PML

رب الشرح لی یسر امر وحلل عقدۃ لسانی یفقہ قولی.

ہمیں ظالم و طاغوتی قوتوں کے خلاف آواز بلند کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آواز میں ایک تاثیر قدرت

نے رکھی ہے حق کی قوتوں کو آگے بڑھ کر عملی اقدام کرنا چاہئے۔ ایک مسلمان مسلم علاقے میں مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ صہیونی طاقتیں اگر مسلمان پر حملہ کرتی ہیں یہ تو سمجھ میں آتا ہے کہ وہ غیر مسلم ہیں وہ ایسی درندگی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں لیکن اگر مسلمان، مسلمان پر حملہ کرتا ہے تو یہ ایک قابل مذمت بات ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن بھی کوئی بھی صہیونی طاقتوں کو درندگی سے کچھ کم نہیں ہے اب انہیں کسی قسم کا حق نہیں کہ وہ حکمرانی کریں۔ ایسا عوامی انقلاب کے بغیر ممکن نہیں جس کی خوشخبری علامہ صاحب نے عوام کو دی۔ لہذا جیسے ہی یہ طاغوتی قوتوں کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے کال دیں گے ہم ان کا ساتھ دیں گے اگر ہم آج نہ نکلے تو کبھی بھی نہیں نکلیں گے تو ہمارے بچوں کا مستقبل تاریک ہوجائے گا۔

۸۔ سائرہ جھارہ۔ APML

ہم سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے ساتھ تھے۔ 17 جون کو کربلا بپا کی۔ بہت ظلم وستم کیا۔ جب بھی آپ بلائیں گے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

۹۔ سیدہ عابدہ بخاری

لا تفسدوا فی الارض.

آپ نے تخت لاہور کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ ظالم حکمرانوں نے 60 سال سے ہماری گردنیں دبوچ رکھی ہیں۔ صوبہ بنانے کا جھانسہ دے کر دل آزاری کی ہے۔ اور اب جو ظلم و بربریت ہوئی ہے اس کی مذمت کرتے ہیں۔ فیصل آباد، جھنگ کی تحصیل تھی وہ صنعتی ادارہ بن چکا ہے جبکہ جھنگ میں جو آپ نے تعلیمی حوالے سے کام کیا ہے اس کے علاوہ جھنگ ویسا ہی پسماندہ ہے۔ آپ جب کہیں گے ہماری بہنیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میڈیا کے توسط سے میں حکمرانوں کو Message دینا چاہوں گی میٹرو بس جیسا Loly Pop دے کر ہمیں بے وقوف نہ بنائیں پہلے ہمیں بنیادی سہولتیں، روٹی، کپڑا، مکان اور روزگار کے مواقع فراہم کریں اس کے بعد اگر میٹرو بس یا دوسری سہولتیں فراہم کریں تو ہم اس سے انکار نہیں کریں گے۔ ہماری عورتیں گندم سخت گرمی میں کاٹا کرتی ہیں کپاس کو چنتی ہیں لیکن ان کے تن پر کپڑا نہیں۔ ان کی حالت زار دیکھ کر آپ کو سانحہ ماڈل ٹاؤن یاد آجائے گا۔ ہمارے مردوں اور عورتوں کی تنظیم ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ساتھ ہے۔ ہماری جانیں بھی عوامی انقلاب کے لئے حاضر ہیں۔

۱۰۔ خدیجہ عمر فاروقی۔ PMLQ

ہم چوہدری پرویز الٰہی کے ہمراہ اپنی ساری جماعت، قائدین و کارکنان کے ساتھ آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ آپ کے 10 نکاتی ایجنڈے سے حکمرانوں کی نیند اڑ گئی ہیں۔ وہ قاتل ہیں اس لئے FiR درج نہیں ہونے دے رہے۔ جب تک ان مقتولین کو انصاف نہیں مل جاتا ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

۱۱۔ فوزیہ چغتائی۔ AML

سانحہ ماڈل ٹاؤن افسوس ناک واقعہ ہے کیا کوئی مذہب ایسے ظلم و تشدد کی اجازت دیتا ہے ہرگز نہیں۔ ہم بحیثیت مائیں معاشرے کا ایک مضبوط فرد ہیں ہم وہ طاقتور انسان ہیں ایک ایک بچہ ہماری تعلیم و تربیت کا آئینہ دار ہے۔ ہم بے بسی کی زندگی بسر نہیں کریں گے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں واقعہ الٹ نظر آرہا ہے کہ گولیاں بھی نہتے لوگوں پر برسائی جارہی ہیں اور FiR بھی ان کے خلاف کاٹی جارہی ہے۔ ہم سب مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ایک اکیلا ہوتا ہے جبکہ دو گیارہ ہوتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم ہمیں اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم مل کر شہداء کے لئے آواز اٹھائیں اور عدل و انصاف کے لئے کوشاں رہیں۔

۱۲۔ نغمانہ یاسمین۔ کونسلر

میں 17 جون کے موقع پر موجود تھی ہائیکورٹ میں بھی جارہی ہوں مجھے کسی قسم کا ڈر نہیں۔ راتوں کو سوتی نہیں ہوں جب میرا 23 سال کا بیٹا قتل ہوا مجھ پر ہی پرچہ کٹا آج تک انصاف کے لئے دھکے کھارہی ہوں۔ یہ صرف میرے ساتھ نہیں ہوا بلکہ سب خواتین کے ساتھ ایسا ہی کریں گے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں ہونے دینا ہم نے اس سب کی بولتی بند کردینی ہے۔ رانا ثناء جو اس قابل نہیں کہ انہیں اسمبلی میں بیٹھنے دیا جائے۔ ہم ہر قدم پر ڈاکٹر طاہرالقادری کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

ان تاثرات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کا لہو ضرور رنگ لائے گا۔ عوام کو ان کے بنیادی حقوق ضرور ملیں گے۔ مصطفوی انقلاب کا سویرا ضرور طلوع ہوگا۔

دوران دھرنا خواتین کا عزم و حوصلہ

دوران دھرنا جہاں مرد حضرات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ہمراہ اس کٹھن اور پر سوز دور میں اپنے محاذ پر ڈٹے رہے وہیں خواتین بھی اپنے قائد کی زیرسرپرستی ہراول دستہ کا کردار ادا کرتی رہیں جس طرح 2013ء کے لانگ مارچ میں خواتین کا عزم و حوصلہ سخت سردی و بارش بھی کم نہ کرسکی اسی طرح سورج کی آب و تاب اور سیلاب کے ساتھ ساتھ شیلنگ اور Straight Fire بھی ان کا بال بھی بیکا نہ کرسکی بلکہ ہماری جرات مند اور حوصلہ بخش خواتین دوسروں کو نہ صرف intertain کرتی رہیں بلکہ دوران شیلنگ پرخطر حالات میں اپنی فکر چھوڑ کر دوسروں کو بچانے کی ہرممکن کوشش کرتی رہیں۔ وہاں پرفتن حالات میں بھی ہر شخص محبت و اخوت اور پرامن فضاء کا ضامن ثابت ہوا۔ لہذا اس ضمن میں چند ایک لوگوں کے تاثرات لئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

محترمہ راضیہ نوید

مسلسل جدوجہد اور کوششوں کے بعد اللہ رب العزت نے ہمیں پاکستان جیسی نعمت عطا کی۔ لیکن نفس پرست سیاستوں نے صرف اپنے مفاد کے لئے اس کو استعمال کیا۔ اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ ایسے ہی مطلب پرست سیاستدانوں کے لئے قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا۔ میرے جیب میں یہ کھوٹے سکے ہیں۔ جو اپنے خاندانوں اور کاروبار کے اقتدار میں آتے ہیں فائدہ حاصل کرتے ہیں اور 5 سال کے لئے سرمایہ کاری کی انوسٹ کرتے ہیں پھر دگنا منافع کماتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ان کے پاس غریب اقوام کو دینے کے لئے کچھ نہیں۔ اپنے لئے لگژری ہاؤس ہیں لیکن غریب عوام روٹی کے نوالے کو ترستی ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری قائداعظم کے پاکستان کو بچانے کے لئے میدان کارزار میں اترتے ہیں تاکہ اقوام میں شعور بیدار کریں تاکہ وہ آئینی اور جمہوری طریقے اپنے حقوق کے لئے اٹھ کھڑی ہو۔ انہوں نے آئین کی حقیقی روح کو بیدار کیا ہے۔ 60 برس سے سیاستوں نے آئین کو یاد کرلیا ہے عملی طور پر اس ملک میں لاگو نہیں کیا۔

دھرنے میں شریک جتنے ہی لوگ تھے ان کی قربانیاں تاریخ کے صفحات پر سنہری حروف میں لکھی گئی ہیں۔ شیخ الاسلام فکری انقلاب لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے یہ قوم کب بیدار ہوتی ہے اور اپنے حقوق کے لئے آگے بڑھتی ہے کیونکہ صرف ٹی وی سکرین پر خطاب سنے اور دعا کر دینے سے انقلاب نہیں آتے۔ انقلاب کے لئے گھر سے نکلنا پڑتا ہے اور جس روز یہ ساری قوم اپنے حقوق کے لئے نکل پڑی اس دن انقلاب آجائے گا۔

محترمہ عائشہ شبیر

مرکزی نائب ناظمہ منہاج القرآن ویمن لیگ نے دھرنے میں موجود خواتین کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اتنا جوش، ولولہ اور عزم میں نے خواتین میں کبھی نہیں دیکھا وہ ہر طرح کی گرمی، دھوپ اور بارش برداشت کرنے کے لئے تیار تھیں انہیں امید اور یقین کے درمیان اپنی منزل نظر آرہی تھیں۔ اس لئے میں کہوں گی جو ملک گیر دھرنے ہو رہے ہیں اس کا حصہ بنیں کیونکہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک انہیں اپنے حالت کے بدلنے کا خود خیال نہ ہو۔

موجودہ حکمران اپنے وقت کے فرعون ہیں اپنے اقتدار کو چھوڑنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گے کرسی اقتدار سے ان کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کی سرمایہ کاری بڑھتی ہے۔ لہذا اس اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے حکمرانوں نے اپنی طاقت کا بجا استعمال کرکے ریاستی دہشت گردی کا ثبوت سانحہ ماڈل ٹاؤن اور زہریلی شیلنگ کی صورت میں دیا ہے۔ جن لوگوں پر انہوں نے جبر کیا ہے یہی لوگ ان کے زوال کا باعث بنیں گے۔ ان شاء اللہ ہماری کاوشیں حکمرانوں کے اقتدار کے زوال کا باعث بنے گی۔

فرح ناز

ریسکیو ٹیم 1100 افراد پر مشتمل تھی جو انقلاب مارچ میں کام کررہی تھی اس ٹیم کی باقاعدہ Training Workshop رکھی گئی جو دو دنوں پر مشتمل تھی۔ یہ Workshop ڈاکٹرز اور Experts کے زیر تعاون منعقد کی گئی تھی جس کا بنیادی مقصد انقلاب مارچ میں زخمی افراد کو فوری طور پر طبی امداد مہیا کرنا تھا کیونکہ 17 جون سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ریسکیو ٹیم نہ ہونے کے باعث بہت سی جانوں کا ضیاع ہوا تھا اس لئے انقلاب مارچ کے لئے ریسکیو کو Proper Manage کیا گیا تھا اس ٹریننگ ورکشاپ کے باعث 1100 خواتین کو ریسکیو ٹریننگ دینے میں کامیاب ہوسکے تھے۔ ان بچیوں نے دوران شیلنگ پانی، گیلے ٹاول، نمک، گیس ماسک، دستانے، چشمے نہ صرف خود پہن کر شیل ضائع کئے بلکہ دوسرے ساتھیوں کو بھی تمام اشیاء مہیا کیں۔ ہم نے

مختلف ٹیمز بنادی تھیں جن میں سے کچھ لوگوں کو پانی، نمک مہیا کر رہی تھیں کچھ First Aid لوگوں کو دے رہی تھیں کچھ مختلف مقامات پر آگ جلا کر شیلنگ کی شدت کو کم کر رہی تھیں کچھ بچیاں زخمی افراد کو ہنگامی اسپتال (جو منہاج القرآن ایمبولینس میں منتقل کیا گیا تھا) تک پہنچا رہی تھیں۔ اس دوران ڈاکٹرز (جو کہ خود بھی شیلنگ کی صورتحال سے دوچار تھے) نے بھی قابل تحسین خدمات سرانجام دیں انہوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی کے ساتھ ساتھ لوگوں کے جسم میں پیوست گولیاں بھی نکالیں اور ہمہ وقت لوگوں کی فلاح میں لگے ہوئے تھے۔ ہماری ریسکیو ٹیم جب کریک ڈاؤن کا خدشہ پورے پورے ہفتہ رہا 8,8 گھنٹے کی تین شفٹ کی صورت میں Sensitive جگہوں پر الرٹ رہی تھیں جبکہ شیلنگ میں کوئی بھی جگہ Save نہیں رہتی مگر پھر بھی اہم مقامات پر نگرانی کرتی رہیں تھیں جیسے کہ آگے Move کرتے ہوئے سب سے پہلی صف جہاں FPC کے لوگوں کی ہوا کرتی ہے اسی طرح دوسری صف میں ہماری ریسکیو ٹیم موجود ہوتی تھی اور ان نازک حالات سے نبرد آزما ہوتی رہی تھیں لیکن جب مرکز کی طرف سے حالات Normal ہونے کی اطلاع ملتی تھی اس وقت ہم بچیوں کو Relexe کردیتے تھے لیکن Group head اس وقت بھی الرٹ رہتی تھیں۔ علاوہ ازیں Normal حالات میں ہماری بچیاں رجسٹریشن ڈسپلن، سکیورٹی، سکول میں مختلف خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

آخر تک ہمارے اور ہماری بچیوں کے جذبے جوان تھے اور اپنی اپنی جگہ پر ذمہ داری سے ڈیوٹیز ادا کر رہی تھیں لیکن آخر میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گی کہ انسانوں پر اتنا ظلم نہ کریں کہ ریسکیو ٹیم کی ضرورت پیش آئے کچھ واقعات حادثاتی ہوتے ہیں ان کا بھی نہایت دکھ ہوتا ہے لیکن جو جان بوجھ کر ظلم کیا جائے وہ ناقابل فراموش و ناقابل تلافی ہے مگر ایسا وقت نہیں آنا چاہئے کہ اپنے ہی سامنے کھڑے ظلم کر رہے ہوں ہم کسی غیر مسلم سے مدمقابل نہیں جو ظلم و بربریت کا بازار گرم اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہم دہشت گرد ہیں یا پھر غیر آئینی و غیر جمہوری کام کر رہے ہیں۔ آپ خوف خدا رکھیں کہ ایک ذات ایسی بھی ہے جس کے سامنے آپ کو جوابدہ ہونا ہے اس وقت آپ کے کام کچھ نہیں آئے گا سوائے آپ کے اپنے اعمال کے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے ہمارے حکمرانوں کے لئے خدا کے لئے آپ عقل سے کام لیں اور قرآن و سنت کے مطابق اپنے انداز و بیان کو اپنائیں۔

ڈاکٹر عائشہ

رمضان المبارک میں 17 جون سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ویڈیو U-Tube پر دیکھی جب میں Russia کے دورے پر گئی ہوئی تھی اسی دن ظلم و بربریت دیکھ کر میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں جاکر منہاج القرآن سیکرٹریٹ کا وزٹ کروں گی اور اظہار افسوس کروں گی اور یتیم لوگوں کی کفالت کروں گی اس وقت نہ ہی ڈاکٹر

صاحب کو جانتی تھی اور نہ ہی ان کی جماعت کے ساتھ کوئی وابستگی رکھتی تھی لیکن جب شہید ہونے والی تنزیلہ کی بچی کا انٹرویو اسی دوران Russia میں میں نے دیکھا تب اس کا ولولہ دیکھ کر ہم اپنی ماما کا بدلہ لے کر رہیں گے اور اب انقلاب آ کر رہے گا دل کو چھوگیا اور مزید کچھ کرنے کا عزم پیدا ہوا۔ لہذا 27 رمضان المبارک کو میں نے منہاج یونیورسٹی کا وزٹ کیا مجھے یہاں کا ماحول بہت پسند آیا کیونکہ میں بغیر کسی سفارش کے آئی تھی اور سیکیورٹی گارڈز سے فقط وزٹ کرنے کا کہہ کر نہ صرف اندر گئی بلکہ منہاج القرآن کے ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور، سہیل عباسی، سہیل وڑائچ، رحیق عباسی سے ملاقات بھی بآسانی ہوسکی بعد ازاں سہیل عباس نے مجھے تمام سیکرٹریٹ کا وزٹ بھی کرایا ان کا یہ رویہ میرے دل کو مزید چھوگیا۔ سہیل عباسی میرے گھر بھی تشریف لائے اور 10 رکنی ایجنڈا دیا جس پر مجھے تحریک میں شامل ہونے کی بھی دعوت دی۔ یوں 27 رمضان المبارک کی مبارک رات سہیل وڑائچ کے ہمراہ میری ملاقات قائد محترم ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ہوئی میں نے انہیں بتایا کہ مجھے عشق کی حد تک پاکستان سے پیار ہے میں نے بہت سی پارٹیز بھی جوائن کیں جیسے PMLN کے ساتھ میں نے Education کے لئے کام کیا، پولیس ریفارم کے لئے بھی کام کیا۔ PMLQ کے ساتھ کام کیا، عمران خان صاحب کے ساتھ بھی دو سال کام کیا۔ میں چونکہ Volentary کام کرتی ہوں۔ لہذا مجھے کوئی مفاد نہیں ہوتا ہے جب میں محسوس کرتی ہوں کہ Satisified نہیں ہوں اس تحریک سے وابستگی ختم کر دیتی ہوں اور سوچتی ہوں کہ رب نے مجھ سے کوئی بڑا کام لینا ہے۔ قائد محترم نے نہایت سادگی سے کہا کہ آپ اس وجہ سے کہیں پر Settle نہیں ہو پائیں کہ آپ کو رب العزت نے تحریک منہاج القرآن کے لئے چنا تھا۔

مجھے ڈاکٹر صاحب اس لئے اچھے لگتے ہیں کہ وہ Educated ہیں اور اسلام کی بات ٹھوس دلائل سے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور سیاسی شعور بھی پیدا کررہے ہیں جس کا اللہ رب العزت نے بھی اپنے کلام میں حکم دیا ہے میں بھی اپنی زندگی کو اس طرز پر گزارنے کی کوشش کررہی ہوں میں اس وقت پاکستان عوامی تحریک کے پلیٹ فارم پر کام چاہے کم کررہی ہوں مگر ابھی تک بہت مطمئن ہوں۔ میں نے 100 ٹینٹ Provide کئے ہیں پھر ڈاکٹر صاحب نے جب انقلاب مارچ میں سکول سسٹم بنانے کا سوچا تو میں بھی یہی سوچ رکھتی تھی کیونکہ Education میرا جنون ہے لہذا مجھے ڈاکٹر صاحب نے اس سکول کا Chairman بنادیا۔ لہذا اب میری ذمہ داری تھی کہ سکول کے لئے جو چیزیں درکار ہوتی ہیں وہ انقلاب مارچ کے بچوں کو مہیا کی جائیں۔ اس سلسلے میں ایک بڑے ٹرک میں تمام اشیاء لے کر جب میں جارہی تھی پولیس اہلکار نے انقلاب مارچ میں لے جانے سے منع کردیا وہ کہنے لگے ہم صرف خوراک کا ٹرک لے جانے دے رہے ہیں کیونکہ ہم لوگوں کو وہاں سے

DC، SSP سے بھی بات کی مگر بے سود رہی اس کے بعد میں اس ٹرک کو سائٹ پر لے گئی اور اپنی گاڑی میں تھوڑا تھوڑا سامان ڈال کر صبح 11 بجے سے رات 2 بجے تک انقلاب مارچ تک پہنچایا مجھے بہت سکون میسر آیا اور خدا کی مدد یوں شامل حال تھی کہ ظالموں نے ڈگی تک کھول کر نہ دیکھی کہ کیا سامان لے کر جا رہی ہیں یوں ہم انقلاب مارچ میں سکول بنانے میں کامیاب ہوئے ابتداء میں 147 بچوں پر مشتمل سکول تھا لیکن رب العزت کی مدد سے آخر میں 1100 بچے اس سکول میں زیر تعلیم تھے ہم اس سکول میں BBA، فائن آرٹس، Law، Fashion Design کی بھی تعلیم دے رہے تھے اور ساتھ ہی بچوں کو Internet کرنے کے لئے لڈو، کیرم، Marchpast, musical prog کے گیم بھی کراتے تھے اب Speeches کا مقابلہ بھی رکھا گیا تھا۔ ہمارے پاس 51 ٹیچرز بھی تھے جو کہ ایم فل، Ph.D ہیں۔ یہ اساتذہ بچوں کو تمام Subjects جو سکول میں پڑھائے جاتے ہیں پڑھا رہے تھے اس سکول کا دورانیہ صبح 8 سے 12، 1 سے 3، 4 سے 6 تھا۔ Fedup کر کے بھگانا چاہتے ہیں نہ کہ انہیں Intertain کرنا چاہتے ہیں میں نے

علاوہ ازیں Adult Education کا بھی اہتمام کیا گیا تھا دھرنا اگر باقی رہتا تو سکول سسٹم جاری رہتا کیونکہ ہم قائد محترم کو چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ مزید سکول سسٹم کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے باقاعدہ انقلاب مارچ سکول ڈریس ترتیب دیتے بچوں کے Exams کا سلسلہ شروع کرتے تا کہ پتہ چلے کہ بچے کس حد تک سیکھ رہے تھے۔

میں آخر میں حکمرانوں اور پاکستانی باشندوں کو آپ کے ماہنامہ دختران اسلام کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہوں گی کہ سب سے پہلے ہمارے لئے مذہب ہے پھر اس کے بعد ملک وقوم کی محبت ہے جس شخص میں یہ دونوں باتیں جمع ہوجائیں گی وہ کبھی بھی کرپشن نہیں کریں گے، دھوکے بازی سے اجتناب کریں گے لہذا ان میں اقتدار کی ہوس بھی ختم ہوجائے گی ان کے دل میں فقط ایک ہی بات ہوگی کہ اللہ کا فرمان کیا ہے ہمیں اس کے آگے جوابدہ ہونا ہے۔ ہم سے باس پرس ہوگی بالکل اسی طرح جس طرح ماں باپ سے ان کے بچوں کے اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی حکمران بھی اسی طرح سے ماں باپ کا رول پلے کرتے ہیں وہ اس قدر بے حس ہوگئے ہیں کہ وہ ہر چیز سے بے پرواہ ہوکر ہوس اقتدار اور ہوس دولت میں اپنی اولاد پر گولیاں چلا رہے ہیں۔ انہیں کسی طور پر اپنے ملک کے لوگوں کا خیال نہیں ہے میر پور میں جب وزٹس کے لئے گئی اور وہاں کے گندے پانی سے لوگوں کو مرتا دیکھا تب میں نے اسے صاف کیا۔ اس صاف پانی میں بچے ہاتھ نہیں ڈال رہے تھے وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ کرنٹ ہے کیونکہ ان بچوں نے کبھی بھی صاف پانی نہیں دیکھا تھا۔ مجھے ڈاکٹر صاحب اسی وجہ سے اچھے لگتے ہیں کہ وہ سچی بات کرتے ہیں اور

اعتدال پسند ہیں تمام قوم کو ایسے لیڈر کا نہ صرف ساتھ دینا چاہیئے بلکہ ان کے اوصاف کو اپنانا بھی چاہیئے۔

مسز محمد علی بھاگت (اٹلی)

صدر منہاج القرآن ویمن لیگ اٹلی بلزانو نے خصوصی طور پر اٹلی سے اسلام آباد دھرنے میں شرکت کی اور اپنی سرتوڑ کوششوں کی بناء پر اپنے آبائی گاؤں مدھرہ سے ایک بس خواتین کی دھرنے لے جانے میں کامیاب رہیں۔ ان کا کہنا ہے دھرنے میں روحانی طاقت موجود تھی جس سے گرمی، بارش، بھوک و پیاس کا احساس نہیں ہوا۔ انہوں نے اپنا خواب سناتے ہوئے کہا کہ میں نے دھرنے کے دوران ایک خواب دیکھا کہ خوبصورت بازار لگا ہوا ہے۔ جس میں ہر طرح کی چیزیں موجود ہیں۔ اس دھرنے میں موجود افراد اس بازار میں آئے ہیں۔ اس کے چہرے تروتازہ اور مسرور ہیں۔ ان کے چہروں سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں گویا ان سب کی بخشش ہوگی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اخلاص ہے۔

میں سمجھتی ہوں دھرنے میں جتنے لوگ موجود تھے۔ ان کو اللہ رب العزت کی طرف سے منتخب کرلیا گیا ہے کہ انہوں نے 18 کروڑ عوام کے حقوق کی بحالی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہے لہذا کوئی بھی Threat ان کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکا۔ ان کی منزل انقلاب ہے اور انقلاب کوئی پھولوں کی سیج نہیں اس لئے مشکلات سے گزرنا تو پڑتا ہے لیکن مستقل مزاجی ضرور ان کے قدم چومے گی۔ اللہ رب العزت کا بھی قانون قدرت ہے جو شخص خالص نیت سے اپنے من کو مشن میں لگالیتا ہے تو اس کو منزل ضرور ملتی ہے۔ امید ہے کہ کارکنان وعوام کے اخلاص نیت کے باعث انقلاب آکر ہی رہے گا۔

مسرت سلطانہ۔ اسلام آباد

صدر اسلام آباد ہیں ان کے ہمراہ خواتین کی بھاری تعداد دھرنے میں شریک ہوئیں۔ 30 سے 40 خواتین ہمہ وقت سیکیورٹی کی ڈیوٹی دیتیں رہیں۔ 800 سے زیادہ خواتین روزانہ دھرنے میں شریک ہوتی تھیں جبکہ 500 مستقل طور پر دھرنے میں موجود رہتی تھیں۔ ایک Picnic کا سا ماحول تھا۔ تمام لوگ پرعزم تھے لڈو، ٹینس، ریکٹ شٹل کھیل کر اپنا وقت گزارتے تھے۔ 42 دن کے بعد بھی ان کے حوصلے بلند تھے کیونکہ ٹیم کی صورت میں موجود ہونے کی بناء پر الگ ایک کا حوصلہ پست ہوتا ہے تو دوسرا اسکا بڑھا دیتا۔ حکومت کا غرور وتکبر عروج پر تھا جبکہ ہمارا توکل دن بدن بڑھ رہا تھا۔ NA-49 اسلام آباد کی طالبات کے ساتھ قائداعظم یونیورسٹی کی طالبات آئیں۔ جو دھرنے پر Thesis کررہی تھیں جس سے یوتھ میں آگاہی آرہی تھی ہے۔ لوگوں کو ایک سوچ ملی کہ جب تک وہ اپنے بنیادی حقوق کے لئے آواز نہیں اٹھائیں گے ان کے حقوق نہیں مل سکتے۔ حقوق کی محرومی کے باعث تعلیم یافتہ طبقہ باہر جانے پر مجبور ہے جس سے ملک زوال پذیر ہورہا ہے۔ جبکہ بیرون ملک

ہمارے ذہین لوگوں سے استفادہ کررہے ہیں اور اپنے ملک کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کررہے ہیں۔ اس صورتحال سے نئی نسل Fedup ہوگئی تھی۔ جب سے دھرنے شروع ہوئے ہیں اس نے ہمیں حقوق کا شعور دیا ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کی طالبات کا کہنا ہے کہ ہم بس میں جاتے ہوئے گونواز گو کے نعرے لگاتی ہیں۔ ان حکمرانوں کے عوام کو محرومی کے سوا کچھ نہیں دیا اب اس نظام کو چلے جانا چاہئے۔

دھرنے میں موجود خواتین کے تاثرات

سوال: کیا دھرنے میں آپ کو مشکلات کا سامنا ہے؟

جواب: مشکلات ہیں لیکن اگر مشکلات کو محسوس نہ کریں تو کچھ بھی نہیں اب ان مشکلات کے ساتھ جینا آ گیا ہے کیونکہ یہ مشکلات بڑے مقصد کے لئے ہیں۔ (روبینہ شہزاد۔ فیصل آباد)

سوال: آپ نے دھرنے سے کیا حاصل کیا ہے؟

جواب: ایک خاندان کی طرح مل کر رہنا سیکھا ہے اجنبیت محسوس نہیں ہوتی اور ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔(آسیہ عباس۔ پاکپتن)

سوال: دھرنے سے آپ کا شعور کس حد تک بڑھا ہے؟

جواب: ڈاکٹر طاہرالقادری کے Daily کے خطابات سن کر اب ہمیں آئین کا صحیح معنوں میں ادراک ہوا ہے اور ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہمارے حقوق کیا ہیں؟ اور اس چیز کی ہمیں سمجھ آئی ہے جب تک ہم اپنے حق کے لئے خود نہیں اٹھیں گے کوئی ہمیں ہمارا حق نہیں دے گا۔ (روزینہ ظہیر۔ اسلام آباد)

سوال: آپ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کس حد تک جاسکتے ہیں؟

جواب: ہم اس مقصد کے حصول کے لئے مرنے کے لئے تیار ہیں جو بھی قربانی دینی پڑی دیں گے۔(غلام مریم۔ پنڈدادنخان)

سوال: گونواز گو کی تحریک جو پورے ملک میں شروع ہوچکی ہے اس میں دھرنے کا کس حد تک کردار ہے۔

جواب: گونواز گو کی تحریک جو پورے پاکستان میں شروع ہوچکی ہے۔ اصل میں اسی دھرنے نے کردار ادا کیا ہے اور ڈاکٹر طاہرالقادری نے پوری قوم کو جابر اور ظالم حکمرانوں کے سامنے کھڑا کرنا اور ان کے سامنے بولنا سکھادیا ہے۔ ہم لوگوں کی ہمت، جرات اور جذبے دیکھ کر پوری قوم کی زبان پر ایک ہی نعرہ ہے۔ گونواز گو۔ (زرمین اشتیاق۔ ڈسکہ)

اَلْمُتَعَالِیُ ...... بلند و برتر

وظیفہ برائے حلِ مشکلات و دفعِ شرِ دشمن: یَا مُتَعَالِیُ

فوائد و تاثیرات: اس وظیفہ کو پڑھنے سے دشمن اپنے منصوبے میں ناکام ہو جاتا ہے، اس کا شر دفع ہو جاتا ہے۔ روزمرہ کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں بالخصوص اگر کوئی خاتون ایام ماہواری میں پڑھے تو ان ایام کی آفتوں سے محفوظ رہے گی۔

عام معمول: اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

اَلْبَرُّ ...... اچھائی اور بھلائی فرمانے والا

اولاد کی فرمانبرداری اور نیک تربیت کا وظیفہ: یَا بَرُّ

فوائد و تاثیرات: اس اسم پاک کے وظیفہ کی برکت سے نافرمان اولاد والدین کی مطیع وفرماں بردار ہو جاتی ہے نیز عام لوگوں کے ساتھ بھی اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آتی ہے، اعمال صالحہ کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے اور اگر کوئی نابالغ بچے پر یہ وظیفہ پڑھ کر دم کرے گا تو وہ بالغ ہونے تک ہر قسم کی آفات و بلیّات سے محفوظ رہے گا۔

خشکی و تری کے راستوں پر سفر کرنے والے اس کو پڑھیں تو وہ بھی امن و سلامتی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔ شراب نوشی اور بدکاری جیسی برائی میں بھی مبتلا شخص اس وظیفہ کی برکت سے اس برائی سے بچ جائے گا۔

- اگر کوئی شخص اپنے بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر پندرہ (۱۵) مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور درج ذیل دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ بِبَرَکَةِ ھٰذَا الْاِسْمِ رَبِّهٖ لَا یَتِیْمًا وَّلَا لَئِیْمًا

تو اللہ تعالیٰ اس بچے کی پرورش اس طرح فرمائے گا جس طرح وہ چاہتا ہے۔

عام معمول: اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

گلدستہ

مرتبہ: ملکہ صبا

اقوال زریں

۱۔ رزق بندے کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

۲۔ کسی کی عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

۳۔ جو شخص علم رکھتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔ وہ اس بیمار کی مانند ہے جس کے پاس دعا ہے اور وہ اسے استعمال نہیں کرتا۔ (حضرت داؤد علیہ السلام)

۴۔ زبان کی حفاظت کرو کہ ایک بہترین خصلت ہے۔ (حضرت عائشہ صدیقہؓ)

۵۔ اگر جدوجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف خدا کے حوالے کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے اور یہ ہی حقیقی استغناء ہے۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

۶۔ جب میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے رب سے بات کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں اور جب میرا جی کرتا ہے کہ میرا رب مجھ سے بات کرے تو میں قرآن پڑھتا ہوں۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

۷۔ تجربہ سب سے اچھا دوست ہے۔(حضرت سفیان)

۸۔ ایماندار تاجر کا درجہ عابد سے بلند ہے۔ (امام شافعی)

۹۔ اچھی بات دوسروں کو بتانا بھی خیرات ہے۔(بخاری)

۵۔ جو شخص صرف خدا کے لئے کوئی کام کرے وہ ضرور ثواب پائے گا۔ (حضرت ابوبکر واسطیؒ)

نظم

یہ شالا مار میں اک برگ زرد کہتا تھا
گیا وہ موسم گل جس کا راز دار ہوں میں
نہ پائمال کریں مجھ کو زائرین چمن
انہی کی شاخ نشیمن کی یادگار ہوں میں
ذرا سے پتے نے بیتاب کردیا دل کو
چمن میں آکے سراپا غم بہار ہوں میں
خزاں میں مجھ کو رلاتی ہے یاد فصل بہار
خوشی ہو عہد کی کیونکر کہ سوگوار ہوں میں

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

ستر گنا زیادہ محبت

بچہ دنیا میں صرف ایک ہنر لے کر آتا ہے اور وہ ہے ''رونا'' بچہ رو رو کر اپنی ماں سے ہر بات منوالیتا ہے مگر کتنے بدنصیب ہوں گے ہم لوگ اگر۔۔۔ ہم رو رو کر اس رب سے اپنے گناہوں کی بخشش نہ کرواسکیں جو ایک ماں سے ستر گناہ زیادہ ہم سے محبت کرتا ہے۔

صحت کے مسائل

(ڈاکٹر مصباح کنول۔ نشتر میڈیکل کالج)

انار کے فوائد

قدرت کے عطا کردہ پھل بے شمار ہیں لیکن ان میں انار کو غذا اور دوا کی حیثیت سے بلندمقام حاصل ہے پاکستان میں اس کی سب سے زیادہ کاشت بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے علاوہ پنجاب کے بعض علاقوں میں بھی ہوتی ہے۔ انار تخمی اور قلمی بھی ہوتے ہیں۔ قلمی قسم بہترین اور زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔

قلب اور جگر کا دوست

انار قلب اور جگر کے لئے بہت مفید پھل شمار کیا جاتا ہے۔ طب یونانی اور مشرقی کے علاقہ طب ہندی میں بھی اسے قلب اور جگر کے امراض کے علاج میں اہم مقام حاصل ہے۔ انار شریانوں کو صاف رکھنے کے علاوہ جگر کی صحت اس کی اصلاح اور کارگزاری میں اضافہ کرتا ہے یہ دل کی تکالیف دور کرنے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے تازہ تحقیق کے مطابق بھول یا نسیان کے مرض کے خاتمے کے لئے بھی انار کھانا مفید ہے انار پیٹ کے اطراف جمع ہونے والی چربی کم کرنے کے علاوہ فالج کے خطرے سے محفوظ رکھتا ہے اس کے علاوہ انار گردوں کے امراض دور کرنے کے لئے بھی بہت مفید ہے اس کے کھانے سے یورین کا اخراج بھی معمول پر آجاتا ہے مصلح جگر کی حیثیت سے زنار کا کھانا، خاص طور پر یرقان سے چھٹکارا پانے کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا رس خشک کھانسی دور کرنے کے لئے بھی مفید ہوتا ہے۔ انار کے خشک چھلکوں کو پانی میں ابال کر پینے سے Motion بھی دور ہوجاتے ہیں۔

پیٹ کے کیڑے

انار کی جڑ کا چھلکا پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے موثر ہوتا ہے بعض معالجین کے مطابق جڑ کی چھال کا جوشاندہ پرانے بخار کے مریضوں کو پلانے سے فائدہ ہوتا ہے اس جوشاندے کے پینے سے بڑھی ہوئی تلی معمول پر آجاتی ہے۔

انار کے رس سے جیلی بھی بنائی جاتی ہے اس میں انگور یا سیب کا رس شامل کرنے سے بنائی ہوئی جیلی مقوی اور صحت بخش ہوجاتی ہے یہ جیلی خاص طور پر دل اور دماغ کی کمزوری دور کرنے کے لئے موثر ثابت ہوتی ہے۔

پاکستان عوامی تحریک کی انقلابی و سیاسی جدوجہد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی وطن واپسی

مورخہ 20 نومبر 2014ء کو پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری لندن سے لاہور پہنچ گئے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری رنگ روڈ، ہربنس پورہ، دھرم پورہ اور مال روڈ سے ہوکر جلوس کی شکل میں داتا دربار پہنچے۔ لاہور پولیس نے دہشت گردی کے خطرے کے پیش نظر عوامی تحریک کے عہدیداروں کو آگاہ کردیا ہے تاہم عوامی تحریک کا کہنا ہے طے شدہ پروگرام پر ہی عمل ہوگا، پروگرام تبدیل نہیں کرسکتے۔

عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا طیارہ سات بجے لینڈ کیا۔ ایئر پورٹ پر ان کے مداحوں، عقیدت مندوں اور پارٹی کارکنوں کی بڑی تعداد نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ ایئر پورٹ پہنچنے کے بعد ڈاکٹر طاہرالقادری ریلی کی شکل میں رنگ روڈ سے ہربنس پورہ اور کینال روڈ سے ہوتے داتا دربار کی طرف رواں دواں ہوئے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کالے رنگ کی پراڈو میں سوار تھے جس کا بونٹ اور چھت ان پر نچھاور کردہ سرخ گلابوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی گاڑی کے آگے ایلیٹ فورس کی گاڑیاں اور پیچھے قطار در قطار پارٹی کارکن گاڑیوں میں سوار تھیں۔ قافلہ سرخ، سبز اور سفید، پارٹی پرچم جس پر انقلاب لکھا ہوا تھا کو لہراتا ہوا اپنی منزل داتا دربار کی طرف رواں دواں ہوا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری داتا دربار حاضری کے بعد ریلی کی شکل میں ہی اپنے گھر ماڈل ٹاون روانہ ہوں گے۔ لاہور پولیس نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی جان کو خطرے کے پیش نظر وارننگ جاری کردی تھی۔ ڈی آئی جی لاہور آپریشنز ڈاکٹر حیدر اشرف کا کہنا ہے کہ عوامی تحریک کو تحریری طور پر دہشت گردی کے خطرے سے آگاہ کردیا گیا اور درخواست کی ہے کہ وہ ریلی نہ نکالیں۔ پاکستان عوامی تحریک کے صدر ڈاکٹر رحیق احمد عباسی کا کہنا ہے لاہور پولیس کی جانب سے کوئی وارننگ نہیں ملی اگر ہوبھی تو وہ پروگرام تبدیل نہیں کریں گے۔

ورکرز کنونشن (لندن)

18 نومبر 2014ء کو پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے لندن میں ورکرز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حوصلہ ہارنے والے نہیں، نظام اور حکومت گرانے کیلئے صرف حکمت عملی بدلی ہے۔ انہوں نے ایک موقع پر کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آرام طلب نافرمان قوم من وسلویٰ کھاتی تھی، سری پائے، نہاری اور لسی پر خوش تھی ان کے ہلکے پھلکے انداز گفتگو پر شرکائے کنونشن نے قہقہے اور گو نواز گو کے نعرے لگائے۔ لندن کے ساؤتھ ہال میں ورکنگ ڈے کے باوجود 2000 سے زائد کارکن اور UK میں مقیم پاکستانی شہری شریک ہوئے۔ حال کھچا کھچ بھر گیا، کارکنوں نے ہال میں آمد پر ڈاکٹر طاہر القادری کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر سربراہ عوامی تحریک نے ممبر سازی مہم کا باضابطہ آغاز کیا اور کہا کہ پورے یورپ میں پاکستان عوامی تحریک کی تنظیمیں فعال بنائی جائینگی۔ انہوں نے کامیاب تنظیمی دورہ امریکہ کے حوالے سے بھی شرکائے کنونشن کو آگاہ کیا اور کہا کہ جس جگہ بھی گیا ہوں عوام دشمن حکمرانوں اور ظالمانہ نظام کے خلاف آواز اٹھانے پر لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے اسلام آباد کے دھرنے سے متعلق شرکائے کنونشن کو تفصیلات سے آگاہ کیا اور کہا کہ ظلم کے نظام کے خاتمہ اور حکومت گرانے کیلئے نئی حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں دھرنے کا دائرہ ملک بھر تک پھیلا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا راستہ روکنے کیلئے حکمران نت روز نئے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، کبھی وارنٹ گرفتاری نکلوا کر، کبھی اشتہاری قرار دینے کی خبریں چھپوا کر لیکن ہم ڈرنے، جھکنے اور پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ڈاکٹر اپنے مریض کی جلد صحت یابی کیلئے مختلف ادویات اور نسخے تبدیل کرتا ہے تاکہ مریض صحت یاب ہو جائے اسی طرح پاکستان کے جمہوری نظام کو لاحق ''بیماریاں'' دور کرنے کیلئے ہم مختلف انداز اور حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ ہمارے اتحادی ہمارے لیے بہت اہم ہیں سب رابطے میں ہیں، آئندہ کی انتخابی حکمت عملی مشاورت سے طے کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ، جلوس اور احتجاجی پروگرام کے حوالے سے ہر جماعت اپنے فیصلے آزادی سے کر رہی ہے۔ انہوں نے لندن میں شرکائے کنونشن سے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی وجہ سے پاکستان کا ہر شہری غم وغصہ کی حالت میں ہے، حکمران شفاف تحقیق کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں، اس حد تک خوفزدہ ہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر اپنے ہی بنائے ہوئے جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو شائع کرنے سے بچنے کیلئے عدالت سے سٹے آرڈر لیے بیٹھے ہیں۔ قوم ان سے پوچھنا چاہتی ہے اگر تمہارا دامن صاف ہے تو پھر جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو کیوں چھپا رہے ہو؟ دریں اثناء قائد پاکستان عوامی تحریک ڈاکٹر طاہرالقادری کے میڈیا

ایڈوائزر محمد نور اللہ نے وضاحت کی کہ عمران خان سے راستے جدا کرنے کی بات ڈاکٹر طاہرالقادری نے کسی جگہ نہیں کی۔ تحریک انصاف کی قیادت کے ساتھ پہلے کی طرح ورکنگ ریلیشن شپ قائم ہے۔

JIT کو مسترد کرنے سے متعلق ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پریس کانفرنس

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ آرمی چیف سے ملاقات کے موقع پر اپنے تین مطالبات پیش کئے تھے، پہلا ایف آئی آر کا اندراج، دوم ایسی غیر جانبدار JIT کی تشکیل جس پر ہمیں اعتماد ہو، سوم شہباز شریف کا استعفیٰ، ہمارے تینوں مطالبات کو آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے فیئر قرار دیا تھا، ایف آئی آر تو درج ہوگئی باقی دو مطالبات پورے نہیں ہوئے، آرمی چیف ہمیں انصاف دلوائیں۔ 5 ماہ بعد پنجاب حکومت نے جو JIT بنائی ہے اس سے بہتر تھا کہ میاں شہباز شریف خود سربراہ بن جائیں، ممبرز میں حمزہ شہباز اور خاندان کے دیگر افراد کو شامل کر لیں، میاں شہباز شریف جب تک استعفیٰ نہیں دیتے کوئی JIT قبول نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز کینیڈا سے ویڈیو لنک کے ذریعے مرکزی سیکرٹریٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی سیکرٹری جنرل خرم نواز گنڈا پور، مشتاق نوناری ایڈووکیٹ، جی ایم ملک، قاضی فیض، محمد نور اللہ، جواد حامد اور حفیظ چودھری بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ آرمی چیف سے گذارش کی تھی آپ ثالث کے ساتھ ضامن بھی بنیں، ہمیں انصاف نہیں مل رہا، جن عدالتوں سے انصاف چاہیے وہ ہمارے وارنٹ نکال رہی ہیں اور اشتہاری قرار دے رہی ہیں، آپریشن ضرب عضب کی کامیابی کیلئے آپریشن ضرب عدل ضروری ہو گیا ہے، ڈر ہے نا انصافی کے واقعات پر ضرب عضب کا دائرہ پورے ملک میں تک بڑھانا نہ پڑ جائے۔ ضرب عدل سے مراد عدل اور صرف عدل ہے۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر ریاستی دہشت گردی کی انتہا کر دی گئی، 12 گھنٹے گولیاں چلائی گئیں، لاشیں گرائی گئیں، خون بہایا گیا، پنجاب حکومت کی بنائی گئی ''پاکٹ جنتری'' JIT کو مسترد کرتے ہیں۔ سیاسی جرگہ نے بھی ہمارے اعتماد کی غیر جانبدار JIT پر اتفاق کیا تھا جس سے حکمران منحرف ہو گئے، انہوں نے کہا کہ جب تک میاں شہباز شریف استعفیٰ نہیں دیتے انصاف نہیں ملے گا۔ یہ دونوں بھائی قاتل اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ عبدالرزاق چیمہ شریف خاندان کا فیملی فرینڈ ہے، اس کی ساری سروس لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی میں گزری، حکومت سے مذاکرات کے دوران عبدالرزاق چیمہ کو ناپسندیدہ ترین قرار دیا تھا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ میاں نواز شریف، میاں شہباز شریف سے پوچھتا ہوں 5 ماہ قبل جو JIT بنائی گئی تھی اُس میں اور اس میں کیا فرق ہے؟ یہ JIT صرف قربانی کے بکرے تلاش کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ 6 رکنی JIT میں حکومت نے 5 ممبرز تو اپنی پسند کے لے لئے یہ انصاف کا خون ہے، جب لوگوں کو انصاف نہیں

ملے گا تو وہ پھر خود بندوق اٹھا لیں گے اس لئے کہہ رہے ہیں کہ آپریشن ضرب عضب کی کامیابی کیلئے آپریشن ضرب عدل ضروری ہے۔ میاں شہباز شریف استعفیٰ دیں اور JIT کا سربراہ KPK سے لیا جائے۔ ہمارا مطالبہ تھا ایک ممبر آئی ایس آئی، ایک ایم آئی اور ایک ممبر آئی بی سے لیا جائے، واضح کیا تھا کہ ایسی کوئی جے آئی ٹی قبول نہیں کرینگے جس میں پنجاب کے افسر شامل ہوں گے کیونکہ قاتل کیسے انصاف دے سکتے ہیں؟۔

انہوں نے کہا کہ JIT کا سربراہ کوئٹہ سے لئے جانے کا عمل دھوکہ پر مبنی ہے، یہ کوئی بلوچ افسر نہیں اسکی ساری سروس پنجاب کی ہے اور کوئٹہ ڈیپوٹیشن پر گیا، یہ شریف خاندان کا فیملی فرینڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میاں شہباز شریف قاتل اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے منصوبہ ساز ہیں وہ عدالتیں کب قائم ہوں گی جنکے ہاتھ ان قاتلوں کے گریبانوں تک پہنچیں گے۔ یہاں دوہرا قانون ہے۔ ماڈل ٹاؤن اور اسلام آباد ریاستی دہشت گردی کے مناظر پوری قوم نے براہ راست دیکھے۔ مزید کن ثبوتوں کی ضرورت ہے؟ حکومتی JIT ایک سازش ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھ پر مقدمات بنانا اور وارنٹ جاری کروانا حکومت کا بزدلانہ اقدام ہے۔ حکومت مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہے تو شوق پورا کر لے، ہم وزیر اعلیٰ کے استعفیٰ کی بات پہلے دن سے کر رہے ہیں اور اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، ثالث اور ضامن آرمی چیف سے انصاف کی درخواست ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی طرح سانحہ اسلام آباد پر بھی غیر جانبدار JIT تشکیل دینے کا مطالبہ مانا تھا جس سے یہ لوگ منحرف ہو گئے، مجھ پر 1992 میں ہونے والے حملہ کی فائل غائب کر دی گئی، سانحہ ماڈل ٹاؤن کی رپورٹ چھپا دی گئی، ہم انصاف لے کر رہیں گے، انہوں نے کہا کہ ہم پر ڈیل اور دیت کا الزام لگانے والوں کو شرم آنی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ جنرل راحیل شریف سے ملاقات کے دوران میں نے ان میں اچھے مسلمان کی تمام خوبیاں دیکھیں ہمیں اپنے سپہ سالار پر فخر ہے۔ ہمارے تین میں سے دو مطالبات ابھی پورے نہیں ہوئے جنہیں آرمی چیف نے فیئر قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پی ٹی وی کا دروازہ بھی نہیں دیکھا اور مجھ پر حملہ کا کیس بنا دیا گیا۔ ہم ماڈل ٹاؤن میں محصور تھے اور موٹر وے کا کیس بنا دیا گیا۔ یہ کیا عدالتیں، قانون اور انصاف کا نظام ہے؟

سانحہ ماڈل ٹاون کو 5 ماہ گزر جانے کے باوجود انصاف نہ ملنے پر PAT ویمن ونگ کے ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے

مورخہ 17 نومبر 2014ء کو 17 جون سانحہ ماڈل ٹاؤن کو 5 ماہ مکمل ہوجانے پر حکومتی دہشت گردی اور سفاکانہ کارروائیوں میں شہید ہونیوالے جوانوں، خواتین، معصوم بچوں اور بے گناہ شہریوں کے ساتھ اظہار

عقیدت و محبت کیلئے اور قائد انقلاب ڈاکٹر طاہرالقادری کے وارنٹ گرفتاری کے خلاف پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ کے زیراہتمام ملک کے تمام بڑے شہروں لاہور، اسلام آباد، کراچی، فیصل آباد، گوجرانوالا، گجرات، پشاور اور جہلم میں پریس کلب کے باہر پرامن احتجاجی مظاہرے کئے گئے جس میں ہزاروں خواتین نے بینرز، کتبے اور پھول اٹھا کر شہداء کے ساتھ اظہار عقیدت و محبت اور ریاستی دہشت گردی کے خلاف یکجہتی کا اظہار کیا۔ پرامن انقلاب کیلئے شہید ہونیوالے پاکستان عوامی تحریک کے بے گناہ افراد سے محبت کا اظہار پھولوں کے گلدستے رکھ کر کیا گیا۔ خواتین کے ساتھ بچے بھی بڑی تعداد میں ان احتجاجی مظاہروں میں موجود تھے۔ لاہور پریس کلب کے باہر ہونیوالے احتجاجی مظاہرے میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی۔

اس موقع پر مرکزی ناظمہ محترمہ راضیہ نوید نے خطاب کرتے ہوئے کہا:

17 جون کو حکومت پنجاب نے پولیس کے ذریعے ڈاکٹر طاہرالقادری کی رہائش گاہ پر حملہ کروایا اور پرامن نہتے کارکنان پر شیلنگ کروائی اور گولیاں برسائیں جس کے نتیجے میں 14 لوگ 2 خواتین شہید ہوئیں۔ 90 سے زائد افراد کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا۔ اڑھائی ماہ تک شہداء کے لواحقین احتجاج کرتے رہے۔ اڑھائی ماہ کے بعد FIR حکومت نے اپنی مرضی سے درج کروائی ہمارا مطالبہ ہے کہ اتنی بڑی جماعت کو پاکستان کے اندر FIR درج کروانے میں اتنی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے تو پھر عام آدمی کو کتنی پریشانی سے گزرنا پڑتا ہوگا۔ گلو بٹ کو 11 سال کی سزا دے کر ثابت کردیا ہے کہ جو عام چیزوں کی توڑ پھوڑ کرے اس کے لئے تو سزا ہے لیکن جو انسانی جسموں کا قتل عام کرے اس کو انصاف دلانے والا کوئی نہیں ان کے ملزمان کو گرفتار کروا کر جیل کی سلاخوں میں بند کروانے والا کوئی نہیں۔ انکے لئے کوئی قانون اور ضابطہ نہیں وہ آزاد ہیں کہ قتل عام کریں۔

اس موقع پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ کی مرکزی رہنماء عائشہ شبیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سفاک حکمرانوں اور دہشت گردوں نے 17 جون کو معصوم شہریوں کو شہید کرکے پوری قوم کو یہ پیغام دیا کہ انکے سینوں میں دل نہیں پتھر ہیں۔ اس لئے ایسے ظالم درندوں کے خلاف پوری قوم کو صف آراء ہونا ہوگا۔ زندہ قومیں اپنے شہیدوں کو یاد رکھتی ہیں اور انکی قربانی کو اپنے لئے فخر کا تاج بناتی ہیں۔ پوری قوم کی مائیں بہنیں اور بیٹیاں شہدائے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ساتھ کھڑی ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ شہداء کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور انکے لواحقین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتی ہے۔

عائشہ شبیر نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بنائی گئی حکومتی JIT عدل و انصاف اور شہدا کے خون سے مذاق ہے۔ شہداء کے خون سے نا تو بے وفائی ہوگی اور نہ ہی انقلاب موخر ہوگا۔ انقلاب 20 کروڑ عوام کا مقدر

سنوارنے کیلئے ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بنائی گئی یکطرفہ JIT بے مقصد اور فراڈ پر مبنی ہے جس کو پاکستان عوامی تحریک مسترد کر چکی ہے۔ قاتل پولیس مدعی بن بیٹھی ہے۔ من گھڑت شہادتیں اور جھوٹے ثبوت پیش کر کے عدل و انصاف اور شہداء کے خون سے مذاق کیا جا رہا ہے۔

17 جون کے سانحہ قتل عام کا حکم دینے اور منصوبہ بندی کرنے والے وزیر اعلیٰ پنجاب جب تک استعفیٰ نہیں دیتے اس وقت تک غیر جانبدارانہ تحقیقات کی کوئی امید نہیں۔ آج سانحہ ماڈل ٹاؤن کو 5 ماہ گزر گئے ہم اپنے شہداء بھائیوں اور بالخصوص اپنی شہید بہنوں سے یہ عہد کرتی ہیں کہ حالات چاہے کتنے ہی کٹھن ہوں انکا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔ نام نہاد حکمرانوں سے انتقام انقلاب کی صورت میں لے کر رہیں گے۔

اس موقع پر راضیہ نوید نے مزید کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے قاتل تو دندناتے پھر رہے ہیں مگر جس شخصیت نے کروڑوں غریبوں کے حقوق کی جنگ لڑنے کا اعلان کیا ان کے لئے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے۔ ہم اس ظالمانہ اور جانبدارانہ فیصلے کی مذمت کرتے ہیں۔ اگر کسی نے گرفتاری کی قبیح جسارت کی تو پاکستان عوامی تحریک کے تمام کارکنان ڈاکٹر طاہرالقادری بن جائیں گے۔

برطانیہ میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پریس کانفرنس

مورخہ 17 نومبر 2014ء کو پاکستان عوامی تحریک (پی اے ٹی) کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ میری واپسی حکومت پاکستان اور ڈیل کی باتیں کرنے والوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔ اگر ڈیل ہوئی ہوتی تو کیا اشتہاری قرار دیا جاتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دو روزہ دورہ پر آج کینڈا سے برطانیہ پہنچنے پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ہیتھرو ایئر پورٹ پر پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے مرکزی عہدیداران اور کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ نے کہا پاکستان میں نظام کی تبدیلی کیلئے ہمارے اور عمران خان کے راستے الگ الگ ہیں مگر منزل ایک ہی ہے۔ انہوں نے پاکستان ٹیلی ویژن کے دفتر پر حملے سے انکار کیا اور کہا پی ٹی وی کی عمارت پر پاکستان عوامی تحریک کا کوئی کارکن ملوث نہیں۔

لندن میں قیام کے دوران ڈاکٹر طاہرالقادری یو کے اور یورپ کی تنظیمات سے ملاقاتیں کی اور اسلام آباد دھرنے میں تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا اور دھرنے ختم کرنے اور اگلے لائحہ عمل کے حوالہ سے بریفنگ دی۔ سربراہ عوامی تحریک نے ورکر کنونشن سے خطاب کے علاوہ میڈیا سے بھی ملاقات کی۔ ڈاکٹر طاہر القادری منگل پاکستان روانہ ہوئے۔

ہیتھرو ایئر پورٹ پر منہاج القرآن کے صدر علامہ محمد افضل سعیدی، سید علی عباس بخاری سیکرٹری جنرل،

پاکستان عوامی تحریک برطانیہ کے جنرل سیکرٹری محمد ساجد ایڈووکیٹ، ویمن ونگ کی صدر فاطمہ مشہدی، ویمن ونگ کی جبین نوید، شاہد مرسلین ترجمان پی اے ٹی، شہزاد ندیم اور کارکنوں کی بھاری اکثریت نے اپنے قائد کا استقبال کیا۔

ورکرز کنونشن (ڈلاس)

09 نومبر 2014 پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے ڈلاس میں منعقدہ کنونشن میں پاکستانی کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماڈل ٹاؤن کے شب خون میں القاعدہ یا طالبان نہیں ریاستی مشینری ملوث تھی۔ ملک بیچ کر حکومت چلانا کونسا معاشی ویژن ہے، پرائیوٹائزیشن کمیشن ن لیگ کے ورکروں پر مشتمل ہے دنیا کے کسی اور جمہوری ملک میں اسکا تصور بھی ناممکن ہے، ن لیگ اقتدار میں آ کر پہلا کام قومی اداروں پر برائے فروخت کے اشتہار لگا نے والا کرتی ہے، نواز شریف نے اپنے پہلے دو ادوار میں 62 کے قریب قومی اداروں کو بیچا، اب 38 کے قریب قومی اثاثے بیچنے کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں، وزیراعظم عدالتی فیصلوں کو اپنے ایک آفس آرڈر کے ذریعے ہوا میں اڑا رہے ہیں، جہاں کرپشن اور خاندانی لوٹ مار ہو وہاں کوئی سرمایہ کاری کرنے کیوں آئے گا؟ میری آمد کی خبروں نے حکمرانوں کی نیندیں اڑا رکھی ہیں، کنونشن میں امریکہ میں مقیم مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ حکومتی مظالم کے باعث عوام تنگ آئے ہوئے ہیں۔ پاکستان کو غریب اور مڈل کلاس کا پاکستان بنانے کی سیاسی جنگ لڑ رہے ہیں۔ 70 دن کے دھرنے میں عوام کو انکے آئینی حقوق سے متعلق آگاہی اور احتجاج کرنے کی ہمت ملی، پاکستان کے ہر شہر میں جلسے اور دھرنے دینے کا شیڈول بنا رکھا ہے گراس روٹ پر تنظیم سازی کا کام شروع ہے۔ ظلم کے نظام کو ختم کرنے کیلئے پاکستان عوامی تحریک کے سیاسی تشخص کو بحال کیا، انہوں نے نیویارک کے بعد ہیوسٹن میں پاکستانی کمیونٹی کی طرف سے بھر پور شرکت پر شکریہ ادا کیا۔

انہوں نے کہا کہ پرائیویٹائزیشن کی آڑ میں ملک بیچا جا رہا ہے، پارلیمنٹ ڈیفالٹرز سے بھری ہے ورنہ قومی اداروں کو پارلیمنٹ سے باہر بیٹھ کر بیچنے کی منصوبہ بندی کی بھی کوئی جرات نہ کرسکتا، دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پرائیویٹائزیشن ہوتی ہے مگر اس میں سیاست یا خاندانی دوستوں کی شمولیت کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ نواز لیگ نے اپنے پہلے دور حکومت 1991 تا 1993 کے دوران 40 قومی اثاثے اونے پونے دوستوں کے ہاتھ بیچے، 1997 میں 12 ادارے بیچ کھائے اب 38 کے قریب قومی اداروں پر برائے فروخت کے اشتہارات لگائے جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ 58 قومی اداروں کے سربراہان کا تقرر وزیراعظم کی بجائے اعلیٰ اختیاراتی کمیشن کے ذریعے کرنے کا جو فیصلہ سپریم کورٹ نے انہی کے دور حکومت میں سنایا اسے

ملک بھر میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور دیگر سیاسی راہنماؤں کے بیداریٔ شعور کیلئے عوام سے خطابات

ملک بھر میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور دیگر سیاسی راہنماؤں کے بیداریٔ شعور کیلئے عوام سے خطابات

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے 20 نومبر 2014ء کو وطن واپسی پر شاندار استقبال

وزیراعظم نے ایک آفس آرڈر کے ذریعے ہوا میں اڑا دیا، کیا اسے جمہوریت، آئین و قانون کی بالادستی کہتے ہیں؟ اور اگر ہم ان مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں تو ہم پر جھوٹے مقدمات کی بھر مار کر دی جاتی ہے، انہوں نے کہا کہ IMF سے قرضے کی معمولی قسط لینے کیلئے بھی بجلی اور گیس مہنگی اور قومی سلامتی کے حامل اداروں کی نجکاری کی جاتی ہے۔ حکمرانوں کا قرضے لینے اور اثاثے بیچنے کے سوا کوئی معاشی ویژن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے سیاسی، معاشی جرائم کے خلاف آواز بلند کریں تو ہمارے کارکنوں کیلئے حوالاتوں اور جیلوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں مگر ہمارے کارکن ڈرنے یا جھکنے والے نہیں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آئین کا آرٹیکل 38 ہر شہری کو جان و مال کا تحفظ دیتا ہے، آئین کا آرٹیکل 25 ہر شہری کو برابر کے حقوق دیتا ہے مگر حکمران طبقہ نے اپنا ایک الگ آئین بنا رکھا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ایک نئے سیاسی، سماجی کنٹریکٹ کی ضرورت ہے کیونکہ آئین کے ہوتے ہوئے آئینی حقوق پامال ہو رہے ہیں، طاقت ور کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ محلات میں رہنے کے عادی حکمران تھر اور چولستان کے بے بس عوام کو انسان نہیں سمجھتے، بھوک سے مرنے والے ان لوگوں کے قاتل بھی یہ حکمران ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا قائد اعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ علیہ نے چوروں اور لٹیروں کیلئے پاکستان بنایا تھا؟

ڈاکٹر طاہرالقادری نے 9 نومبر یوم اقبال رحمہ اللہ علیہ کے حوالے سے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ نوجوان علامہ اقبال رحمہ اللہ علیہ کی منظوم تخلیقات کا اہم موضوع تھے۔ اقبال کے شاہین پاکستان کی ترقی کیلئے اعلیٰ تعلیم اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول کی طرف توجہ دیں، پاکستان عوامی تحریک اقتدار میں آ کر ہر سطح کے تعلیمی نصاب میں اقبالیات کو شامل کرے گی اور پاکستان کو امن اور حقیقی جمہوریت کا تحفہ دے گی۔

لندن میڈیا سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی گفتگو

لندن میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ دھرنے کے دوران پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں نے پولیس کی فائرنگ اور شیلنگ سے بچنے کے لئے پارلیمنٹ میں پناہ لی۔

پاکستان میں کرپٹ نظام کے خاتمے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری کہتے ہیں کہ پاکستان ٹیلی ویژن کی عمارت پر حملہ انہوں نے نہیں کروایا بلکہ یہ حکومت کی اپنی منصوبہ بندی تھی اور حملہ آور پی ٹی وی ہی کے ملازمین تھے۔ لندن میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ دھرنے کے دوران پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں نے پولیس کی فائرنگ اور شیلنگ

سے بچنے کے لئے پارلیمنٹ میں پناہ لی۔ انہیں پارلیمنٹ اور پی ٹی وی کے صدر دفتر پر حملے کا علم نہیں، نہ انہوں نے اس قسم کا کوئی حکم دیا اور نہ ہی وہ جانتے ہیں کہ حملہ کس نے کیا۔ پاکستان عوامی تحریک حملوں کا الزام مسترد کرتی ہے، سرکاری عمارتوں پر حملہ حکومت کی اپنی منصوبہ بندی تھی، حملہ کرنے والے پی ٹی وی ہی کے ملازمین تھے۔ پاکستان عوامی تحریک اور حکومت کے درمیان کوئی ڈیل نہیں ہوئی، اس قسم کا الزام لگانے والوں کے منہ پر اس سے بڑا طمانچہ اور کیا ہوگا کہ ہمارے خلاف ملک بھر میں مقدمات چلائے جا رہے ہیں اور ہمیں عدالتوں سے اشتہاری قرار دلوایا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ وہ پاکستان میں کرپٹ نظام کے خاتمے اور حقیقی جمہوریت کے نفاذ کے لئے اپنی جدوجہد کر رہے ہیں لیکن دنیا کی کوئی طاقت انہیں پاکستان سے باہر سفر کرنے سے روک نہیں سکتی، ہمارا سفر صرف چھانگا مانگا تک محدود نہیں، ہماری تنظیم دنیا کے 90 ملکوں میں فعال ہے، اس مقصد کے لئے وہ دنیا بھر میں سفر کرتے ہیں۔ ان کا مزید کہا کہ 30 نومبر کو اسلام آباد میں عمران خان کا اپنا جلسہ ہے اور وہ اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں، ہم اپنی الگ جدوجہد شروع کر چکے ہیں، اس سلسلے میں ہم نے اپنے دھرنے کو اسلام آباد سے نکال کر ملک بھر میں پھیلا دیا ہے اور عوام کو انقلاب کا حصہ بنانے کے لئے شہر شہر جا رہے ہیں۔

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کا کہنا تھا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے لواحقین کو ایک ایک کروڑ روپے اور بیرون ملک ملازمتوں کی پیشکشیں مسترد کر دی ہیں، حکومت کی جانب سے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تحقیقات کے لئے قائم جوائنٹ انویسٹی گیشن ٹیم جعلی ہے۔ جے آئی ٹی پنجاب پولیس اور پنجاب حکومت کی ہے جبکہ ہماری ایف آئی آر میں دونوں ہی نامزد ہیں، ہم اس سانحے میں کسی بے گناہ کو سزا دلوانا نہیں چاہتے لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ کوئی گنہگار بچ جائے، اس لئے ہم ایسے افراد پر مشتمل جے آئی ٹی چاہتے ہیں جس پر شریف برادران کا اثر ورسوخ نہ ہو۔

انہوں نے کہا کہ ماضی میں 3 سول ججوں کے قتل کی تحقیقات پاک فوج کے افسر نے کی تھی، اگر ان کی تحقیقات پاک فوج کر سکتی ہے تو سانحہ ماڈل ٹاؤن میں مرنے والے بھی انسان تھے۔ انہوں نے پہلے کبھی پاک فوج سے کوئی تقاضا نہیں کیا تھا، نواز شریف نے اس معاملے میں آرمی چیف کو ثالث اور ضامن بنایا تھا، وہ بھی اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ان سے انصاف مانگتے ہیں۔ بے گناہوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا، ہم اس کا بدلہ انصاف اور قانون کے مطابق لے کر رہیں گے۔

فیصل آباد میں پاکستان عوامی تحریک کا جلسہ

یہ جلسہ فیصل آباد کے دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں 12 اکتوبر 2014ء کو منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد

میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مرکزی ویمن لیگ کی ٹیم نے بھی اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ فیصل آباد کے دھوبی گھاٹ گراونڈ میں پاکستان عوامی تحریک کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ انقلاب کے لئے عوام سے مالی مدد چاہتا ہوں کیوں کہ نہ تو میں سرمایہ دار ہوں اور نہ ہی میری جاگیریں ہیں جب کہ اسٹیبلشمنٹ کی بھی مدد حاصل نہیں ہے لہذا عوام مجھے ووٹ، سپورٹ اور نوٹ دیں تو میں انہیں قائداعظم کا پاکستان واپس لوٹا دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ 14 اگست سے اسلام آباد میں دھرنا دیا ہے جس سے حکومت تو نہیں گری لیکن انقلاب برپا ہوگیا ہے اور اب یہ انقلاب پورے ملک میں آکر رہے گا۔ اب پورے پاکستان میں دھرنے دیں گے جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کریں گے۔ ملک کا نظام بدلنے کیلئے ہرشہری کو کھڑا ہونا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کمزورطبقات اب انقلاب کے لیے کھڑے ہوگئے ہیں جو اپنے حقوق کے لئے طاقت ور سے لڑنے کیلئے تیار ہیں، ملک سے موجودہ نظام کے خاتمے کیلئے ہر شخص کو کھڑا ہونا ہوگا پاکستان میں اب یہ جعلی جمہوریت برقرار نہیں رہ سکتی اگر ملک میں موجود نظام حکومت رہا تو پاکستان کی کشتی ڈوب جائے گی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ ان کی حکومت آئی تو نہ صرف فیصل آباد، ملتان اور سرگودھا کو الگ صوبہ بنائیں گے بلکہ سرائیکیوں سمیت تمام عوام کی خواہشات کے مطابق مزید صوبے بنائے جائیں گے اور عوام کی سہولت کے لئے ہر ضلع میں ہائی کورٹ بنائیں گے تاکہ لوگوں کو اپنے مقدمات کے لئے دور نہ جانا پڑے۔ جلسے سے خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ 2 سال میں پورے ملک سے بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم کردی جائے گی اور میرے پاس بجلی کی لوڈشیڈنگ سے نجات کا حل ہے جو مینار پاکستان پر ہونے والے جلسے میں بتاؤں گا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ ان کا جرم صرف یہ ہے کہ انہوں نے غریبوں کے حق کی بات کی، ملک میں ہرغریب کو روٹی، کپڑا، مکان، معیاری علاج اور یکساں تعلیم معیار دینے کی بات کی لیکن حکمرانوں نے غریبوں کی آواز بلند کرنے کے الزام میں ماڈل ٹاون میں قیامت برپا کردی۔ طاہرالقادری نے کہا کہ 60 سالوں میں کوئی بھی حکومت ملک کو قرضوں کی لعنت سے نجات نہیں دلا سکی بلکہ ہر دور حکومت میں مزید قرضہ کا بوجھ عوام کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے حکمرانوں نے اڑبوں ڈالر قرضہ لیا ہے اور مزید لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں 6 مہینے بیرون ملک دورے کروں تو بیرون ملک میں مقیم پاکستانی ان کی کال پر پاکستان کا سارا قرضہ ادا کردیں گے۔

مینار پاکستان گراؤنڈ میں پاکستان عوامی تحریک کا جلسہ

مورخہ 19 اکتوبر 2014ء کو مینار پاکستان کے سایہ تلے جلسہ منعقد ہوا جس میں مردوخواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرکزی ٹیم کے علاوہ لاہور ٹیم اور سینئر عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ جس میں محترمہ عائشہ

شبیر، محترمہ ہما وحید، محترمہ کلثوم طفیل، محترمہ حنا امین، محترمہ ثناء وحید، محترمہ نبیلہ ظہیر، محترمہ شاہدہ مغل، محترمہ فریدہ سجاد، محترم رافعہ علی قادری تھیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہیدوں اور ڈی چوک کے غازیوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ شہداء کی قربانیوں نے کروڑوں عوام کو بیدار کر دیا ہے۔ شہداء کے مقدس خون کے طفیل انقلاب مارچ کو تشکیل دینے کی توفیق ہوئی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر کسی کو "ریمنڈ ڈیوس" نہیں بننے دیں گے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے کسی شہید کی دیت نہیں ہوگی، بدلہ صرف قصاص ہوگا۔ شہیدوں کا معاملہ لین دین سے نہیں بلکہ قاتلوں کی پھانسی پر ختم ہوگا۔ عدالت کے ذریعے خون کا بدلہ صرف خون ہوگا۔ بے ضمیری کی باتیں دم توڑ جائیں گی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ ہمارے احتجاج نے عوام کو خواب غفلت سے جگا دیا ہے۔ دھرنوں نے کروڑوں عوام کو ظلم کیخلاف کھڑے ہونے کی جرات دی۔ دھرنوں نے سوئے ہوئے عوامی شعور کو بیدار کیا۔ مینار پاکستان میں ملین سے زائد افراد کا جلسہ تاریخ ساز ہے۔ لاہور نے انقلاب مارچ کے حق میں ریفرنڈم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں کو مارنے کیلئے زہریلی گیس کے 50 ہزار شیل بھارت سے منگوائے گئے تھے۔ یہی زہریلے شیل انقلاب مارچ کے شرکاء کو لگے۔ کارکنوں کو رسیوں سے باندھ کر اسلام آباد کی سڑکوں پر پھرایا گیا۔ ہمارے اتنے کارکن گرفتار کئے گئے کہ پولیس کے پاس ہتھکڑیاں ختم ہوگئیں۔

جلسہ عام سے خطاب میں ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ پاکستان دنیا کے چار بڑے اقتصادی زونز کے درمیان واقع ہے۔ ایران، بھارت اور چین کی باہمی تجارت پاکستان کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ بہترین انفراسٹرکچر اور امن و امان سے ملک کو کاروبار کیلئے مثالی بنائیں گے۔ انقلاب کے بعد پاکستان کی سڑکیں سونا اُگلیں گی۔ پاکستان کو برکس، شنگھائی آرگنائزیشن اور دیگر اقتصادی تنظیموں کو حصہ بنائیں گے لیکن حکمران رہ گئے تو سارا پاکستان غیر ملکی کمپنیوں کو ٹھیکے پر دیدیا جائے گا۔ میں پاکستان کو ترقی میں بھارت سے آگے لے جا کر دکھاؤں گا۔ 10 نکاتی ایجنڈا ہمارا منشور ہے۔ انہوں نے عوام سے وعدہ کیا کہ پاکستان میں انقلاب کے بعد ملک کو فرقہ واریت سے پاک کرینگے۔ کسانوں کو کاشتکاری کیلئے مفت زمین دیں گے۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں تک بجلی فراہم کرینگے۔ غریبوں کا علاج اور تعلیم مفت ہوگی۔ غریبوں کو ضروری اشیاء آدھی قیمت پر دی جائیں گی۔ خواتین کو روزگار دے کر معاشی تحفظ دیں گے۔ ملازموں کی تنخواہوں میں فرق کو ختم کیا جائے گا۔ ہر بے گھر کو اس کا اپنا گھر دیں گے۔ 15 ہزار سے کم آمدنی والے افراد کے آدھے بل حکومت ادا کرے گی۔ غریبوں سے بجلی اور گیس کے بلوں پر ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کیمونزم، ملا ازم اور ٹیررازم سب چل

چکے۔ اب پاکستان میں صرف "قائداعظم ازم" چلے گا۔

ہری پور میں پاکستان عوامی تحریک کا جلسہ

مورخہ 25 اکتوبر 2014ء کو ملک میں قانون، جمہوریت اور انصاف کا قتل ہو چکا ہے۔ انقلاب کے ذریعے مظلوم پرور نظام لائیں گے۔ ہری پور والوں نے ظلم و بربریت کے نظام کا علامتی جنازہ نکال دیا جلد حقیقی جنازہ اٹھنے والا ہے۔ شہدا کے خون سے غداری اور بے وفائی نہیں کرینگے۔ ڈیل کی باتیں کرنیوالے خود بکے ہوئے ہیں۔ حکمران بے پناہ ٹیکسوں کے ذریعے عوام کے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑنا چاہتے ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے گذشتہ روز ہری پور میں ایک بڑے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کا خون انقلاب کی بنیاد ہے۔ ہم ان سے بے وفائی اور غداری نہیں کرینگے بلکہ قرآن اور قانون پاکستان کے مطابق بدلہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ تفتیش کیلئے JIT بنانے کا اختیار بھی نامزد ملزمان جو پنجاب اور وفاق میں حکمران ہیں کے پاس ہو۔ لعنت ہے ایسے قانون اور جمہوریت پر جس میں FIR درج کرانے کیلئے اتنا بڑا لانگ مارچ کرنا پڑے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ حکمران، عوام کی روز مرہ اشیائے خوردونوش پر ٹیکس میں بے پناہ اضافہ کر رہے ہیں۔ بجلی کے تیز چلنے والے میٹروں کے ذریعے 35 فی صد ناجائز بل وصول کئے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے متاثرین تربیلا ڈیم کے واجبات کی ادائیگی، ریٹائرڈ فوجی اور مزدوروں کی پنشن میں اضافہ اور ٹیلی فون فیکٹری کے کنٹریکٹ ملازمین کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے سیاستدان غیر تربیت یافتہ ہیں ہم جلد مستقبل کے سیاستدانوں کی تربیت کیلئے قومی سطح کا ایک ادارہ بنائیں گے۔ انہوں نے جلسہ میں آئے ہوئے ہزاروں افراد کو پاکستان عوامی تحریک کی رکنیت حاصل کرنے کیلئے کہا اور بلدیاتی الیکشنوں میں بھرپور حصہ لینے کی ہدایت کی۔

ایبٹ آباد میں پاکستان عوامی تحریک کا جلسہ

23 اکتوبر 2014ء کو پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں دھرنا ختم نہیں ہوا بلکہ ملک گیر تحریک میں تبدیل ہوا۔ ڈیل اور پیسوں کی الزام تراشی پر کروڑ بار لعنت۔ پوری دنیا کی حکومتوں کا سرمایہ بھی میرے جوتے کا سودا نہیں کرسکتا۔ کمانڈر ہوں محاذ بدلا جنگ جاری ہے۔ انہوں نے ایبٹ آباد کے جلسہ میں لاکھوں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایبٹ آباد کے عوام پاکستان عوامی تحریک کو اکثریت دلوائیں سب سے پہلے ہزارہ صوبہ کا تحفہ دوں گا۔

انہوں نے کہا کہ ایبٹ آباد کو پاکستان کی جنت میں تبدیل کر دینگے، سیاحت کے حوالے سے اسکی خوبصورتی سوئٹزرلینڈ سے بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایبٹ آباد شاہراہ قراقرم کے حوالے سے نقطہ آغاز اور چائنہ کا گیٹ وے ہے، اسے تجارت اور سیاحت کا مرکز بنائیں گے۔ فوج اور ایجنسیوں کی حمایت کی الزام تراشی کرنیوالے قوم سے معافی مانگیں۔ پیچھے کوئی ہوتا تو حکومت سات دن بھی نہ چلتی۔ آل راؤنڈر ہوں حکومت کو آؤٹ کرنے کیلئے باؤنسر، یارکر، گوگلی کا استعمال بھی کروں گا۔ پہلے بیٹنگ کی اب باؤلنگ کروں گا۔ تنقید کرنیوالوں میں تبدیلی آئی نہ ہی ظالمانہ نظام کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہمارا موقف بدلا۔ انقلاب مارچ ملک بھر میں پھیلانا چاہتا تھا میرے پاس جہاز نہیں کہ جلسہ کر کے شام کو واپس آ جاؤں۔ اسلام آباد دھرنے کے شرکاء میرے بغیر تنہا وہاں رہیں یہ مجھے گوارا نہیں تھا انہی کارکنان نے انقلاب جلسوں کی تیاریاں بھی کرنی ہیں۔ PTI سے رابطے ہیں اور رہیں گے۔

بھکر میں عوامی تحریک کا جلسہ

23 نومبر 2014ء کو پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بھکر کے جمیل سٹیڈیم میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں کمزوروں اور طاقتوروں کے درمیان فیصلہ کن جنگ کا آغاز ہو چکا، حکمران خزانہ لوٹتے اور قانون توڑتے ہیں، اب طاقتوروں سے حق چھیننے کا وقت آ گیا، ضمانت دیتا ہوں دو تہائی اکثریت دیں، دہشتگردی، فرقہ واریت ختم کر کے قوم کو تسبیح کے ایک دانے میں پرو دونگا، شیعہ سنی اور فرقہ واریت کی بات کرنے والے کو مسترد کر دیں، ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے کلچر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے، انقلاب کے بعد سب سے زیادہ طاقتور اقلیتیں اور وہ طبقات ہونگے جو آج سب سے زیادہ کمزور ہیں، پاکستان عوامی تحریک کی انقلابی جدوجہد میں 30 شہیدوں میں سے 2 شہیدوں رفیع اللہ اور عبدالمجید کا تعلق بھکر سے ہے، ہم ان شہیدوں اور بھکر کے عوام کو سلام پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر قادری نے کہا کہ میاں نواز شریف نے 1990 میں بھکر کو پیرس بنانے کا اعلان کیا اور بھوک، پیاس بانٹی، طبی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ بچے جنوبی پنجاب میں مر رہے ہیں، کسان سب سے بری حالت میں ہیں، تعلیم، صحت کی برائے نام سہولتیں بھی نہیں ہیں، بھکر میں ڈاکٹرز کی درجنوں اسامیاں خالی ہیں، ن لیگ کے دور میں جنوبی پنجاب کی بھوک اور پسماندگی میں اضافہ ہوا، انہوں نے ورلڈ بینک کے 2010 کے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لاہور کے ایک شہری پر حکومت سالانہ 35 ہزار اور بھکر کے شہری پر 900 خرچ کرتی ہے، یہ ظلم اور ناانصافی ہے اور کمزوروں کو اب سر اٹھا کر اس ظلم کا مقابلہ کرنا ہوگا، ہمارے

دھرنے نے سوئی قوم کو جگایا اور سر اٹھا کر چلنے کی ہمت دی، یہ جنگ اس ظلم کے نظام کے خاتمہ تک جاری رہے گی۔

پاکستان عوامی تحریک کے اتحادی رہنما علامہ ناصر عباس اور صاحبزادہ حامد رضا نے کارکنوں کی بڑی تعداد کے ہمراہ جلسہ میں شرکت کی اور ڈاکٹر طاہرالقادری نے دونوں رہنماؤں کو گلے سے لگا کر سٹیج پر ان کا استقبال کیا، شرکائے جلسہ نے دونوں اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں کا والہانہ نعروں سے استقبال کیا، جلسہ سے علامہ ناصر عباس، صاحبزادہ حامد رضا، خرم نواز گنڈا پور، غلام مصطفیٰ کھر، نذر عباس کہاوڑ، عامر فرید کوریجہ، افضل سعیدی، عائشہ بشیر، عرفان یوسف نے خطاب کیا، پاکستان عوامی تحریک کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین اور ناظم اعلیٰ تنظیمات شیخ زاہد فیاض بھی جلسہ میں خصوصی طور پر شریک ہوئے، منہاج القرآن ویمن لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے مرکزی ناظمہ راضیہ نوید، سدرہ کرامت، افنان بابر اور فاطمہ راؤ (بھکر) نے شرکت کی۔ شرکائے جلسہ اور سیاسی، سماجی حلقوں نے جلسہ کو بھکر کی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ قرار دیا۔

وحدت المسلمین کے سربراہ راجہ ناصر عباس نے کہا کہ ظلم کے خاتمے اور باشعور معاشرے کی تشکیل کیلئے مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے اور کہا کہ ہم مرد ہیں اور مردوں کی طرح ڈاکٹر طاہرالقادری کا ساتھ دینگے، صاحبزادہ حامد رضا نے وزیراعلیٰ پنجاب کو قاتل اعلیٰ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اب ظلم کا نظام نہیں چلے گا، شہیدوں کے گرنے والے ایک ایک خون کے قطرے کا حساب ان ظالموں کو دینا پڑے گا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے بھکر سے انتخابی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز اور عوامی تحریک کے منشور کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک اقتدار میں آ کر بے گھروں کو گھر دے گی اورانتہائی غریب خاندانوں کو آدھی قیمت پر کھانے پینے کی اشیاء اور بجلی کے آدھے بل حکومت دے گی، ڈاکٹر طاہرالقادری نے اس موقع پر پی پی 48 سے پاکستان عوامی تحریک کے امیدوار نذر عباس کہاوڑ کی دستار بندی کی اور کہا کہ یہ جیت کی مبارکباد ہے، انہوں نے پی پی 48 کے عوام سے کہا کہ نذر عباس کو ووٹ دیتے وقت ڈاکٹر طاہرالقادری کا چہرہ ذہن میں رکھنا، اس موقع پر انہوں نے 25 نومبر کو ضلع بھکر دلیوالہ میں دھرنا دینے کا اعلان بھی کیا اور کہا کہ 24 نومبر کا پورا دن وہ بھکر میں قیام کرینگے، انہوں نے کہا کہ شریف اقتدار میں سب سے زیادہ کسان پس رہا ہے، کسان نے پچھلے سال چاول 2600 روپے من بیچا آج کوئی 1200 میں اس کا خریدار نہیں، گریٹر تھل کینال کو مکمل ہوئے 5 سال ہو چکے مگر حکمران اسے پانی نہیں دے رہے، تھل کینال کا 50 فیصد پانی وڈیرے چوری کر لیتے ہیں، ٹیل کا شتکار پانی سے محروم رہتا ہے وہ حق کیلئے آواز نکالے تو اسے جھوٹے مقدمات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہماری تحریک غریبوں، مظلوموں کے دلوں سے خوف دور کرنے کیلئے ہے، میں اللہ اور رسول کو خوش کرنے

کیلئے غریبوں کے حقوق کی جنگ لڑ رہا ہوں، اللہ ٹوٹے ہوئے اور غمزدہ دلوں میں رہتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے بھکر کے عوام سے تھل میڈیکل یونیورسٹی بنانے کا اعلان کیا آج تک ایک اینٹ نہیں دی، عوام ان جھوٹے حکمرانوں کو مسترد کر دیں، ڈسٹرکٹ ہسپتال بھکر میں بنیادی سہولتیں نہیں ہیں، سٹی سکین تک نہیں یہاں کے لوگ 5 گھنٹے کا سفر طے کر کے ملتان نشتر ہسپتال جاتے ہیں، میں پوچھتا ہوں وزیراعلیٰ پنجاب سے اگر آپ کے پاس رنگ روڈ لاہور کیلئے 50 ارب ہیں میٹرو بس لاہور کیلئے 30 ارب ہیں، میٹرو بس راولپنڈی کیلئے 40 ارب ہیں تو بھکر کے غریب عوام کو صاف پانی دینے کیلئے اور یہاں ہسپتالوں کو دوائیاں دینے کیلئے پیسے کیوں نہیں ہیں؟ ایک تھل ٹیکسٹائل مل تھی جس کی ایک شفٹ میں 5 ہزار ورکر کام کرتے تھے وہ بند ہوگئی، ہزاروں خاندانوں کا روزگار ختم ہو گیا، وزیراعلیٰ بتائیں 7 سالوں میں بھکر میں کتنی انڈسٹری لگائی، کتنی بیروزگاری کم کی، کتنی مہنگائی کم کی، کتنی بے انصافی کم کی، لاہور اور بھکر کے عوام میں امتیاز کیوں؟ ہمارا انقلاب وسائل کی منصفانہ تقسیم اور پسماندہ علاقوں کی محرومیاں دور کرے گا، انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے پاس وی وی آئی پیز کے سکواڈ کیلئے 44 ملین کی گاڑیاں خریدنے کے پیسے ہیں مگر بھکر کے عوام کو صاف پانی دینے کیلئے نہیں۔

انہوں نے کہا کہ بے زمین کاشتکاروں کو 5 سے 10 ایکڑ مفت زمین اور کاروبار کیلئے سستے قرضے دینگے، خواتین کو گھروں میں چھوٹی انڈسٹری لگا کر دینگے، انہیں خودمختار بنائینگے ان کی محتاجی دور کرینگے، ڈرے ہوئے لوگوں کو دھرنے نے ہمت دی، انہوں نے کہا کہ ظالمانہ نظام میں حکمران 5 کروڑ کی گھڑی باندھتے ہیں اور غریب کے پاس کھانے کیلئے روٹی نہیں، انہوں نے کہا کہ ضلع بھکر میں لاکھوں ایکڑ اراضی بااثر خاندانوں نے فرضی ناموں پر الاٹ کروالی، الاٹمنٹ سکینڈل کی اعلیٰ سطحی چھان بین کروا کر یہ زمینیں اس ضلع کے اصل رہائشیوں کو الاٹ ہونی چاہئیں، شرکائے جلسہ نے گو نواز گو اور انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائے۔

انہوں نے کہا کہ کمزوروں کو اب اٹھنا ہو گا اس ظالمانہ نظام میں بیٹیاں گھر بیٹھے بوڑھی ہو جاتی ہیں والدین کے پاس ہاتھ پیلے کرنے کیلئے پیسے نہیں ہوتے، نوجوان ڈگریاں ہاتھ میں لیے پھر رہے ہیں کوئی ان کا پرسان حال نہیں، انقلاب کی کامیابی کے بعد ہم دکھی انسانیت کا سہارا بنیں گے، ان کے چہرے کے رونق بنیں گے، انہیں زندگی اور ترقی کی دوڑ کا حصہ بنائینگے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے تنظیمی وزٹس

مورخہ 8 نومبر تا 18 نومبر پاکستان عوامی تحریک کی مرکزی قیادت محترمہ راضیہ نوید مرکزی ناظمہ اور

محترمہ حنا امین ناظمہ MSM نے دورہ جات کئے جس میں مریدکے، کامونکی، نوشہرہ ورکاں، گوجرانوالہ، گکھڑ منڈی، علی پور چٹھہ، سمبڑیال، ڈسکہ، سیالکوٹ، گجرات، جلال پور جٹاں، کنجاہ، لالہ موسیٰ، سرائے عالمگیر، جہلم، دینہ، اسلام آباد، راولپنڈی، ٹیکسلا، واہ کینٹ، حسن ابدال وغیرہ شامل ہیں۔ ملاقات کے دوران کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔

مرکزی ناظمہ محترمہ راضیہ نوید نے قریہ قریہ، نگر نگر جاکر دھرنے میں متعدد مشکلات کے باوجود استقامت کا پہاڑ بنے رہنے اور طاغوتی قوتوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے پر کارکنان کو صد بار مبارکباد دی اور انہیں بتایا کہ ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے ہمیں اس طاغوتی نظام کو سمندر برد کرنے کے لئے مزید محنت درکار ہے جس میں ہمیں آپ سب کے تعاون کی ہر ہر قدم پر ضرورت رہے گی۔ آپ نہ خود سب Active رہیں بلکہ گھر گھر جاکر ڈاکٹر طاہرالقادری کا پیغام دیں کہ ہم ناکام دھرنے سے واپس نہیں پلٹے بلکہ وہاں سے ہم نے ان لوگوں کو بھی جگادیا ہے جو پہلے ہمارے ساتھ نہ تھے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ ہم اپنی منزل مقصود کو نہ پالیں مگر ہمیں اپنے نئے Target ووٹس میں اضافہ کے لئے انتھک محنت کرنی ہے تاکہ ہم رب العزت اور اپنے قائد کے سامنے نہ صرف سرخرو ہوسکیں بلکہ ملک وقوم کو بدلنے کے ضامن ہوسکیں۔ پروگرام کا اختتام دعائیہ کلمات اور نئے عزم وحوصلہ سے اس تحریک کو آگے بڑھانے پر کیا۔

پاکستان عوامی تحریک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے ورثاء کیلئے گھر تعمیر کرائے گی

پاکستان عوامی تحریک کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین نے شیخوپورہ اور مریدکے کے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 2 شہداء کے ورثاء کیلئے گھروں کی تعمیر نو کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہادر اور جرات مند انقلابی کارکنوں کے ورثاء نے دیت کے نام پر حکومتی لالچ ٹھکرا کر غیرت وحمیت کا مظاہرہ کیا اور تحریک سے وفاداری نبھانے کا حق ادا کیا، ہم بھی انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے، جرات مند کارکنوں نے حکمرانوں پر واضح کر دیا کہ شہداء کے خون کا معاوضہ نہیں بدلہ لیا جائیگا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز شیخوپورہ، مریدکے کے سانحہ ماڈل ٹاؤن اور شاہراہ دستور کے شہداء اور زخمیوں کے اہلخانہ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی سیکرٹری جنرل خرم نواز گنڈاپور اور مقامی تنظیموں کے رہنماو کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ڈاکٹر حسن محی الدین نے کہا کہ قائد انقلاب ڈاکٹر طاہرالقادری 20 نومبر کو وطن واپس آ کر انقلابی جدوجہد کے دوسرے اور فیصلہ کن مرحلہ کی قیادت کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک کی قیادت اور مرکزی رہنماؤں کی کردارکشی اور انہیں ہراساں کرنے کیلئے حکومت دہشتگردی کی عدالتوں کو سیاسی مقاصد کیلئے

استعمال کر رہی ہے جو قابل افسوس ہے۔ عدالتیں پولیس کے جھوٹے مقدمات اور جھوٹی گواہیوں کو اہمیت نہ دیں کیونکہ پاکستان کے عوام کی آخری امید یہی عدالتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی عدالتوں کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ظالم اور قاتل قانون کے کٹہرے میں کب کھڑے کیے جائینگے؟

انہوں نے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک کی منزل ظالمانہ نظام کو بدلنا ہے اور اس انقلاب کے حصول کیلئے حکمت عملی تبدیل کی گئی ہے، ملک بھر میں اعلان کیے گئے جلسے اور دھرنے مقررہ تاریخوں پر منعقد ہونگے، حکومت کا کوئی ہتھکنڈا ہمیں خوفزدہ نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی ایماء پر PAT کی قیادت کو اشتہاری قرار دینے کی خبروں کی اشاعت اور گرفتاری کی دھمکیوں سے اندرون و بیرون ملک لاکھوں کارکنان میں شدید اضطراب ہے، حکمران سیاسی ماحول کو متشدد بنانے سے باز رہیں، ہماری پرامن جدوجہد انقلاب کے عظیم مقاصد کے حصول تک جاری رہے گی۔

ڈاکٹر حسن نے کہا کہ عوام نے موجودہ حکمرانوں کو دل و دماغ سے نکال دیا ہے اور وہ ان کی رخصتی کے دن کا انتظار کررہے ہیں اور وہ دن قریب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان عوامی تحریک کے دھرنے سے عوام کو سیاسی شعور ملا، یہ شعور ملک میں حقیقی جمہوریت کے قیام اور استحکام کیلئے پہلی سیڑھی ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ شہداء اور زخمی اور جن کارکنان نے انقلاب کے عظیم مقصد کیلئے جانی مالی قربانیاں دیں ان کی نگہداشت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائیگا۔

منہاج القرآن کی طرف سے سیلاب زدگان میں سامان کی تقسیم

انقلاب کے بعد چوری اور ڈکیتی کے ذمہ دار تھانے دار اور ایس پی ہونگے۔ نقصان کا ازالہ حکومت کرے گی۔ ظالم حکمرانوں نے پہلے غریبوں کو سیلاب میں ڈبویا، پھر گو نواز گو کے نعروں کی سزا میں چیک کیش نہ کروا کر رسوا کیا۔ حکومت کی اس دھوکہ دہی کے خلاف مقدمے درج ہونے چاہئیں۔ حکمران ایمان دار ہوں تو عوام خوشحال اگر بے ایمان ہوں تو بدحال ہو جاتی ہے۔ ظالم وڈیروں اور سرمایہ داروں نے غریبوں سے جینے اور مرنے کا حق چھین لیا ہے۔ غریب طبقہ کو بیدار کر کے استحصالی ٹولے کو جینے اور مرنے کے قابل نہیں چھوڑیں گے۔ انقلاب کے بعد چوری اور ڈکیتی کے ذمہ دار تھانے دار اور ایس پی ہونگے۔ نقصان کا ازالہ حکومت کرے گی۔ دس نکاتی ایجنڈہ کے نفاذ سے عوام خوشحال اور پاکستان ترقی کرے گا۔ پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے گزشتہ روز ضلع جھنگ کے سیلاب زدہ علاقہ اٹھارہ ہزاری میں سامان کی تقسیم کے دوران ان خیالات کا اظہار کیا۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ سیلاب کے ذمہ دار حکمران ہیں۔ سیلاب کی روک تھام پر مختص کئے گئے اربوں

روپے کے فنڈز کرپشن کی خاطر غیر ضروری ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے ہیں۔ دریاؤں پر سیلابی بند نہ بنا کر لاکھوں غریبوں کے گھر اور اربوں روپے کی فصلیں تباہ کر دی گئیں۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلی پنجاب نے اپنے فوٹو سیشن کیلئے متاثرین سیلاب کو امدادی چیک دینے کیلئے دورے کئے تو عوام نے گو نواز گو کے نعرے لگائے جس کی سزا کے طور پر دیئے گئے چیک آج تک بنکوں سے کیش نہ ہو سکے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ جس ملک کے خزانہ میں غریب کی ضرورت کیلئے دولت نہیں اسکو آگ لگا دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ غریبوں کے حقوق کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں اس میں انکا کوئی ذاتی لالچ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکو صدر اور وزیر اعظم سے کئی گنا زیادہ عزت دی ہے۔ سیلاب زدہ علاقہ میں متاثرین سے اظہار ہمدردی اور محبت کیلئے غیر اعلانیہ آیا ہوں لیکن عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے میرے ساتھ محبت اور حکمرانوں سے نفرت کا ثبوت دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اٹھارہ ہزاری کے غیور باسی عوامی تحریک کا دس نکاتی ایجنڈہ گھر گھر پہنچائیں تا کہ بلدیاتی، صوبائی اور قومی انتخابات میں کلین سویپ کیا جا سکے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے عوام سے قومی انتخابات میں دو تہائی اکثریت لینے کیلئے ووٹ دینے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ کرپٹ نظام کو ایک ماہ کے اندر ختم کر کے دس نکاتی ایجنڈہ نافذ کیا جا سکے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ عوامی تحریک اقتدار میں آنے کے بعد ہر بے گھر کو گھر، بے روزگار کو روزگار یا گزارہ الاؤنس، میٹرک تک تعلیم اور کتابیں مفت، صحت کی سہولتیں مفت، قدرتی آفات کی صورت میں فصلوں کے نقصان کا ازالہ کیلئے انشورنس، کم آمدن والوں کو بنیادی اشیائے خورد ونوش نصف قیمت پر، بجلی اور سوئی گیس کے بلوں سے ٹیکس کا خاتمہ اور رعائت اور غریب خواتین کو گھریلو دستکاریوں کیلئے بلا سود اور آسان مالی معاونت ہو گی۔ جس سے ملک میں خوشحالی کا دور آئے گا۔

سانحہ کوٹ رادھا کشن کے لواحقین سے اظہار تعزیت

سانحہ کوٹ رادھا کشن کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ سانحہ کوٹ رادھا کشن سے عالم اسلام، پاکستان اور انسانیت کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی جنرل سیکرٹری خرم نواز گنڈاپور اور ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلیشنز سہیل احمد رضا نے سانحہ کوٹ رادھا کشن، کلارک آباد کے متاثرین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے سانحہ کوٹ رادھا کشن کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر سانحہ کے مقتولین کے لواحقین نے بتایا کہ شہباز شریف نے پچاس لاکھ روپے اور دس ایکڑ زمین کا جو اعلان کیا تھا وہ ابھی تک اعلان ہی ہے انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ اس موقع پر ان کے

ہمراہ چوہدری ریاست علی چدھڑ زونل ناظم لاہور بی، محمد علی شاہ ڈسٹرک کوآرڈینیٹر، محمد یوسف آرئیں صدر پاکستان عوامی تحریک قصور، شبیر آصف صدر یوتھ لیگ قصور، ساجد احمد ہاشمی صدر PAT تحصیل کوٹ رادھاکشن، حامد سعید قادری ناظم تحریک تحصیل کوٹ رادھاکشن، طیب افضل صدر PAT پتوکی، میاں حسن محمد سرپرست تحصیل کوٹ رادھاکشن، نیاز احمد چشتی، ڈاکٹر عدنان، چوہدری اعجاز الحسن، خالد محمود، ملک اقبال، ڈاکٹر اکرم، عبدالستار مغل، عبدالحفیظ کمبوہ، مصطفیٰ قادری، فیاض الحسن، افتخار الحسن اور کارکنان کی کثیر تعداد موجود تھی۔

انقلاب مارچ اور دھرنے کے مطالبات

مورخہ 14 اگست 2014ء کو جب لوگ یوم آزادی منا رہے تھے اور پورا پاکستان آزادی کی خوشیاں منا رہا تھا۔ جبکہ ماڈل ٹاؤن کے تمام راستے کو کنٹینرز لگا کر بند کر دیا تاکہ انقلاب مارچ کے متوالے اپنی جگہ سے نہ نکل سکیں۔ آخر کار ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور کہا کہ یہ قافلہ ٹھیک 11 بجے مرکزی سیکرٹریٹ سے روانہ ہوگا۔ آخر ٹھیک 11 بجے ان کے کہنے کے مطابق چلچلاتی دھوپ میں انقلاب مارچ شیخ الاسلام کی سربراہی میں ہزارہا کی تعداد میں لوگوں کا ایک جم غفیر نکلا جس سے مخالفین کی نگاہ ورطہ حیرت میں ڈوب گئیں آخر اتنی بڑی تعداد کہاں آ گئی۔ اس قافلہ میں ہزارہا کی تعداد میں لوگ بسوں، ٹرکوں، گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار تھے۔ تاحد نگاہ لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ تمام لوگ یہاں ہی آ گئے۔ اس قافلہ کو خدا حافظ کہنے کے لئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد سڑکوں پر موجود تھی جو اس بات کی شہادت دے رہے تھی وہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس قافلہ پر مصائب و آلارم کے پہاڑ بھی ٹوٹے۔ موسم کی گرمی، تندو تیز بارش اور راستے کی سختیوں نے بھی اس جانثاران کو آزمائش میں ڈالا کہ وہ کہاں تک اپنے قائد کا ساتھ دیتے ہیں مگر آفریں ہے یہ کارکن ایسے مرد مجاہد کے تیار کئے ہوئے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے علاوہ دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا وہ لوگوں کو اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے لڑنا سکھاتا ہے ایسے جانثار کارکن ہر امتحان میں پورا اترے۔ بارش اور نہ ہی دھوپ ان کے عزم و ارادے کو پست کر سکی۔ تمام صعوبتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یہ قافلہ اسلام آباد پہنچا ان لوگوں نے زمین کو اپنا بستر اور کھلے آسمان کو اپنا سائبان بنایا۔ بغیر کسی چیز کو نقصان پہنچائے اپنے مطالبات کے لئے 70 دن تک ڈٹے رہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنے خطاباب کے ذریعے اپنے جانثاروں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔

طاہر القادری کا چارٹر آف ڈیمانڈ

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری نے انقلاب مارچ کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے خطاب سے پہلے عدالت نے وزیراعظم نواز شریف اور شہباز شریف کے خلاف مقدمہ درج

کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا پولیس مقدمہ درج کرے ورنہ نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے۔ طاہر القادری نے جلسہ گاہ کے نزدیک تمام دکانداروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی دکانیں کھول دیں انقلاب مارچ میں کوئی غنڈہ اور دہشت گرد شامل نہیں، ذاتی گارنٹی دیتا ہوں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ انہوں نے کہا شہدا کی روحیں سوال کر رہی ہیں کیا ہمارے خون سے غداری کر دی جائی گی؟ کیا ان کے خون کو بھلا دیا جائے گا؟ یہ روحیں پوچھتیں ہیں ان کے لواحقین کو انصاف مل سکے گا۔ طاہر القادری نے چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف اور شہباز شریف استعفیٰ دیں۔ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب کو قانون کے مطابق گرفتار کیا جائے اور ان کی کابینہ استعفیٰ دے اور ان کی حکومتیں ختم ہوں کیونکہ نواز شریف کا اقتدار میں بیٹھے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا نواز شریف، شہباز شریف اور دیگر 21 افراد کے نام ای سی ایل میں ڈالے جائیں ان کے ملک چھوڑنے پر پابندی لگائی جائے۔ طاہر القادری نے چارٹر آف ڈیمانڈ کے دوسرے مطالبے میں کہا وفاقی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی جائیں کیونکہ ان اسمبلیوں کی کوئی آئینی ،قانونی حیثیت نہیں ہے۔ تیسرا مطالبہ، موجودہ حکومتوں اور اسمبلیوں کو ختم کر کے قومی حکومت اتفاق رائے سے بنائی جائے۔ چوتھا مطالبہ تمام کرپٹ لوگوں کا سخت احتساب کیا جائے۔ پانچواں مطالبہ، ملک کے غریبوں کو غربت سے نکالنے کیلئے سوشل اکنامک اور 10 نکاتی ایجنڈا نافذ کیا جائے جس کے تحت ہر بے گھر کو گھر دیا جائے، ملک کے ہر بچے کو مفت تعلیم دی جائے، اسٹیٹ ہیلتھ انشورنش کے تحت تمام لوگوں کو مفت علاج ومعالجے کی سہولت دی جائے، آٹا، چینی، گھی، چاول، دودھ، دالیں، سادہ کپڑے تمام بنیادی ضروریات کی اشیا آدھی قیمتوں پر فراہم کی جائے، قومی حکومت کے پہلے ماہ سے بجلی، پانی اور گیس کم قیمت پر ملے گی، بجلی، گیس، پانی کے بل پر کم آمدنی لوگوں کیلئے ٹیکس ختم کر کے آدھے کیے جائیں، خواتین کو گھروں کے اندر ہوم انڈسٹری کی شکل میں روزگار مہیا کیا جائے اور خواتین کو معاشی تحفظ دیا جائے اور برابری کی بنیاد پر حقوق دیئے جائیں۔ چھوٹے طبقے کے کم تنخواہ دار ملازمین کی تنخواہ کو بڑھایا جائے، انتہا پسندی کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جائے، کوئی بھی مذہبی طبقہ ایک دوسرے کو کافر نہیں کہہ سکتا، آئینی ترامیم کی بنیاد پر فرقہ وارایت کی بنیاد پر دہشت گردی کو روک دیا جائے، پورے ملک میں امن کے تربیتی سینٹرز قائم کیے جائیں، امن اور برداشت کو نصاب کا حصہ بنایا جائے، ہم پاکستان کو پرامن اور اعتدال پسند ملک بنانا چاہتے ہیں، اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا اقلیتوں پر ہاتھ اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ طاہر القادری نے کہا ہم اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کریں گے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا ملک میں زیادہ صوبے بنانے کی ضرورت ہے ہزارہ ،گلگت بلتستان اور جنوبی پنجاب کو بھی آئین کے زریعے صوبہ بنایا جائے۔

زیادہ مسائل کے باعث زیادہ صوبے بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ طاہر القادری نے کہا ہم ملک میں حقیقی جمہوریت لا رہے ہیں کیونکہ حکومتوں نے سات سال سے بلدیاتی انتخابات نہیں کرائے۔ انہوں نے کہا پورے امریکا کا نظام وائٹ ہاؤس نہیں لوکل نمائندے چلاتے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا ہمارے ملک میں ملک کی تقدیر صرف چند افراد کے ہاتھوں میں کیوں ہے؟۔ تمام اختیارات ایک وزیراعظم اور چار وزرائے اعلیٰ کے پاس کیوں ہیں؟۔ انہوں نے کہا قومی حکومت میں کسی بھی سرکاری آفس میں کرپٹ افسر کو نہیں بیٹھنے دیا جائے گا۔ ہم پورے ملک میں قانون ، عدالتیں سب کیلئے برابر چاہتے ہیں، ایک پاکستان بنے گا جس میں قانون اور عدالتیں امیر اور غریب کے لئے برابر ہوں۔ طاہر القادری نے کہا مڈٹرم الیکشن عوام کے مسائل کا حل نہیں ہے اور ہم مڈٹرم الیکشن کو مسترد کرتے ہیں، پورے نظام کی تبدیلی چاہتے ہیں کیونکہ اگر مڈٹرم ہوئے تو یہی لیٹرے دوبارہ واپس آئیں گے۔ انہوں نے کہا الیکشن کمیشن کے بدلنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے اور 10 سے 20 حلقے کھولنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

جمہوریت کا رونا رونے والے حکمران اپنا کاروبار بچانا چاہتے ہیں

ڈی چوک پر انقلاب مارچ کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ ملک میں بے شمار ذخائر موجود ہیں اگر کرپٹ لوگ نکل جائیں تو پورا پاکستان ترقی یافتہ بن سکتا ہے مگر بدقسمتی سے آج تک ایسا نہیں ہوا کیونکہ جس جمہوریت کا رونا رویا جاتا ہے وہ اقتدار کے ذریعے اپنے کاروبار کو بڑھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں صرف ریکوڈک میں ایک لاکھ ارب روپے مالیت کا سونا موجود ہے، وزیراعظم کے صاحبزادے حسین نواز ریکوڈک ٹھیکے کروانے والے کون ہوتے ہیں، 26 ستمبر 2013 کو ایک اور میٹنگ ہوئی جسے حسین نواز کے دوست نے ترتیب دی تھی، نواز شریف بتائیں کہ ان کے بیٹے ریکوڈک معاہدہ کے لئے میٹنگز کیوں کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ کے لوگ کیا بہرے گونگے ہیں کہ انہیں اس کا علم تک نہیں جبکہ یہ معلومات میرے پاس موجود ہیں۔

قائد پاکستان عوامی تحریک کا کہنا تھا کہ حکمران پارلیمنٹ کے نام پر کرپشن میں حصہ دار ہیں، ممبران پارلیمنٹ کو عیاشیوں کے لئے سہولت ملتی ہے، قرضے ملتے ہیں اور امیر سے امیر تر بنتے ہیں اور یہ سب کھیل پارلیمنٹ اور جمہوریت کے نام پر کھیلا جارہا ہے، انقلاب سے خوفزدہ پارلیمنٹیرین کو معلوم ہے کہ اگر انقلاب آ گیا تو ان کی عیاشیاں ختم ہوجائیں گیں، انہوں نے کہا کہ ہر ممبر ترقیاتی فنڈ کے نام پر کروڑوں روپے لیتا ہے اگر انقلاب آیا تو تمام فنڈ نچلے طبقے کو منتقل ہوگا اور ان کی عیاشیاں نہیں رہیں گیں اسی وجہ سے انقلاب کے دشمن

وزیراعظم نواز شریف کی حمایت کر رہے ہیں۔

بیداری شعور کے لئے شرکاء دھرنا سے قائد انقلاب کا خطاب

انقلاب مارچ کے شرکا سے خطاب کے دوران ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ آئین صرف اس لئے نہیں ہوتا کہ لکھ کر چھوڑ دیا جائے۔ آئین کے تحت ملک کا اقتدار اعلیٰ حقیقی طور پر اللہ تعالی کے پاس ہے اور عوام اس ملک کے وارث ہیں لیکن آئین میں عوام سے کئے گئے سارے وعدے پامال کئے گئے ہیں۔ ہماری جدوجہد 100 فی صد آئینی اور قانونی ہے۔ وہ ساتھ دینے والے وکلا کی کاوشوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آئین کے تحت عوام کو جو بنیادی حقوق تفویض کئے گئے ہیں لیکن اب تک انہیں ان کے حقوق نہیں مل سکے۔ شہباز شریف نے گزشتہ 14 ماہ میں لاہور سے اسلام آباد کے سرکاری خرچ پر 200 سے زائد چکر لگا چکے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ پنجاب کا وزیراعلیٰ اس ملک کو کیوں چلاتا ہے۔ شریف برادران پر بینکوں کے 10 سے 15 ارب روپے واجب الادا ہے۔

طاہر القادری کا کہنا تھا کہ اس ملک میں امیر کے لئے قانون دوسرا ہے اور غریب کے لئے قانون دوسرا، لاہور میں دن دیہاڑے 14 لاشیں گریں لیکن 2 ماہ سے زائد عرصہ ہوگیا ماڈل ٹاؤن میں جاں بحق افراد کا مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں ماتحت عدالت نے فیصلہ دیا تو لاہور ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس منظور ملک کی چھٹیاں منسوخ کر کے انہیں ذمہ داریاں تفویض کرنے کے بعد اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا کیونکہ جسٹس منظور ملک شریف برادران کے طیارہ سازش کیس میں وکیل رہ چکے ہیں۔ پارلیمنٹ ان کے گھر کی لونڈی ہے، ان کے پاس اسمبلی میں دو تہائی اکثریت ہے اس لئے وہ آئین میں ترمیم کردیں کہ اگر وزیراعظم، وزیراعلیٰ یا ان کے گھر والے کسی کو قتل کریں یا کروائیں تو ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں ہوگا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے جمعۃ المبارک

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنے میں شریک عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے آج جمعہ انقلاب منعقد ہے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ مسلمان نہ خود اپنے کسی بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ کسی اور کو اس پر ظلم کرنے دیتا ہے۔ روزگار، انصاف، روٹی، عزت کا نہ ملنا ظلم ہے اور ظلم کے خلاف اٹھنا حکم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ نہتے شہریوں کا سرعام قتل ہو اور کوئی شنوائی نہ ہو، اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا؟ اس ظلم کے خلاف اٹھنا بھی حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مظلوموں کو بے

یارومددگار چھوڑے گا وہ میری امت میں سے نہیں۔

ڈاکٹر قادری نے کہا کہ حکمران مجبوروں کا کھانا پانی بند کرنے کو جمہوریت سمجھتے ہیں؟ کیا مظلوموں کو قتل کروا کے پرچہ تک درج نہ ہونے دینے کو جمہوریت کہتے ہیں؟ انقلاب مارچ کے شرکاء کیلئے کھانا نہیں لانے دیا جا رہا، موجودہ حکمران وقت کے یزید اور فرعون ثابت ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب مارچ کے شرکاء ماڈل ٹاؤن میں ظلم و جبر اور قیدوبند کی صعوبتیں جھیلتے اور ظلم کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے، ظلم کی انتہا یہ ہے کہ 14 شہداء کی ایف آئی آر دو ماہ کے بعد بھی سیشن جج کے فیصلہ کے باوجود درج نہیں کی گئی۔ جب تک یہ حکمران موجود ہیں اس وقت تک غریب عوام کو انصاف نہیں مل سکتا۔

قائد پاکستان عوامی تحریک کا کہنا تھا کہ ملک کے ہر ریاستی ادارے پارلیمنٹ اور بارکونسلوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا شریف برادران کے ہوتے ہوئے کسی غریب کو انصاف مل سکتا ہے؟ آئین قانون جمہوریت اخلاق اورانسانیت پانچوں میں سے کسی ضابطے کو منصف بنالیں، سانحہ ماڈل ٹاؤن کا جواب دیتے گونگے کیوں ہوجاتے ہو؟ حکمران پارلیمنٹ ہاؤس پہ لکھے کلمہ طیبہ کے سائے میں بیٹھ کر غریبوں کا قتل کر رہے ہیں اور جمہوریت کا راگ الاپتے ہیں۔ حکمران پاکستان کے آئین کے خلاف کھیل کھیل رہے ہیں، انہوں نے آئین اور قانون کو غلام بنا رکھا ہے۔ پاکستان کے کسی ادارے میں ہے جرات کہ وہ حکمرانوں کا گریبان پکڑ کر ان کا احتساب کرسکے؟

ہماری جنگ آئین اور قانون کے مطابق عوامی حقوق کیلئے ہے

انقلاب مارچ کے شرکا سے خطاب کے دوران ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ آئین صرف اس لئے نہیں ہوتا کہ لکھ کر چھوڑ دیا جائے۔ آئین کے تحت ملک کا اقتدار اعلیٰ حقیقی طور پر اللہ تعالی کے پاس ہے اور عوام اس ملک کے وارث ہیں لیکن آئین میں عوام سے کئے گئے سارے وعدے پامال کئے گئے ہیں۔ ہماری جدوجہد 100 فی صد آئینی اور قانونی ہے۔ وہ ساتھ دینے والے وکلا کی کاوشوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آئین کے تحت عوام کو جو بنیادی حقوق تفویض کئے گئے ہیں لیکن اب تک انہیں ان کے حقوق نہیں مل سکے۔ شہباز شریف نے گزشتہ 14 ماہ میں لاہور سے اسلام آباد کے سرکاری خرچے پر 200 سے زائد چکر لگا چکے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ پنجاب کا وزیراعلیٰ اس ملک کو کیوں چلاتا ہے۔ شریف برادران پر بینکوں کے 10 سے 15 ارب روپے واجب الادا ہے۔

اگر مجھے شہید کیا گیا تو پارلیمنٹ ہاؤس شہدا کا قبرستان بن جائے گا

اسلام آباد میں ملی یکجہتی کونسل کے وفد سے ملاقات کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنے کے شرکا

لندن ورکرز کنونشن میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کارکنان کو نئے اہداف سے آگاہ کرتے ہوئے

سانحہ ماڈل ٹاؤن کی مذمت کیلئے کل جماعتی مرد و خواتین کانفرنس

150 دن کی مدت پورے ہوجانے کے باوجود انصاف نہ ملنے پر ملک گیر احتجاج کی تصاویر

70روزہ تاریخ ساز پُر امن انقلابی دھرنے سے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے عوام الناس میں بیداری شعور کیلئے خطابات

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے وطن واپسی پر کارکنان کا اسلام آباد اور لاہور میں پُر جوش استقبال

منہاج القرآن ویمن لیگ کے تنظیمی وزٹس

مرکزی ناظمہ محترمہ راضیہ نوید اور مرکزی ناظمہ MSM محترمہ حنا امین مرید کے، کامونکی، نوشہرورکاں، گوجرانوالہ، گکھڑ، علی پور چٹھہ، سمبڑیال، ڈسکہ، سیالکوٹ، جلال پور جٹاں، کنجاہ، لالہ موسیٰ، سرائے عالمگیر، جہلم، دینہ، اسلام آباد، راولپنڈی، ٹیکسلا، واہ کینٹ، حسن ابدال، میں کارکنان کی حوصلہ افزائی اور نئے اہداف سے آگاہ کرتے ہوئے

سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ اگر مظاہرین متزلزل نہ ہوئے تو انہیں منزل ضرور ملے گی اور ان کے مقاصد کو کوئی بھی ناکام نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ابتدا سے ہی مذاکرات کا دروازہ کھلا رکھا ہے اگر ہمیں تعطل کرنا ہوتا تو مذاکرات ہی نہ کرتے جبکہ یہی بات وفاقی وزیر خواجہ سعد کو بھی بتادی ہے کہ مذاکرات میں تعطل کی ذمہ دار حکومت ہے، ہم مذاکرات کے قائل ہیں اگر کوئی دشمن یا کارکنوں کا قاتل بھی ہمارے دروازے پر آئے گا تو اس کو سن کر اور اپنی سنا کر بھیجیں گے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ اگر نواز شریف اور شہباز شریف بھی بات کرنے آئیں تو انہیں بھی باہر نہیں نکالیں گے ہم اپنے دشمن کی بات بھی سنیں گے لیکن یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ڈرا سکتی ہے اور نہ ہی جھکا سکتی ہے اگر امریکی صدر یا برطانوی وزیراعظم سمیت دنیا کی تمام طاقتیں بھی مل جائیں تو میری گردن تو کاٹ سکتی ہیں لیکن مجھے حق سے نہیں ہٹایا جاسکتا اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے مشن سے بھی نہیں ہٹاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ کارکنان بالکل فکر نہ کریں کوئی بھی بات کرنے آئے اس سے ماڈل ٹاؤن کے شہدا کے خون کا سودا نہیں ہوگا، ہمارے مطالبات پورے ہوں گے تو ہمیں حق ملے گا چاہے اس کا جو بھی راستہ ہو لیکن اگر ہمیں حق نہ ملا اور ہمارے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی تو حکمرانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہاں سب سے پہلی شہادت میری ہوگی اور اگر مجھے شہید کیا گیا تو یہاں ہزاروں شہادتیں اور ہوں گی جس کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس شہدا کا قبرستان بن جائے گا۔

قائد پاکستان عوامی تحریک نے کہا کہ حکمران اگر میرا یا کارکنان کا خون بہا کر ملک بچا سکتے ہیں تو بچا کر دیکھ لیں ہم کسی صورت ڈرنے والے نہیں، ساری کائنات کی دولت بھی میرے قدموں میں رکھی جائے تب بھی اسے ٹھوکر مار دوں گا۔ ان کا کہنا تھا کہ مذاکرات میں ڈیڈلاک حکومت کی طرف سے ہے کیونکہ ہمارا پہلا مطالبہ ماڈل ٹاؤن کے شہدا کی ایف آئی آر اور ان کے قاتلوں کو سزا دلوانا ہے جس کے لیے حکومت سے مذاکرات نہیں بلکہ ایک جنگ ہوئی ہے اور ہم نے حکومت کو واضح پیغام دیا ہے کہ جب تک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے مطالبے کا جواب نہیں ملے گا تب تک کوئی بات نہیں کی جائی گی جس پر خواجہ سعد رفیق نے ماڈل ٹاؤن سمیت تمام مطالبات پر بات کرنے کے لیے رضا مندی ظاہر کی ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ ہم پر امن لوگ ہیں اس لیے مذاکرات کے حامی ہیں جس کیلئے کوئی بھی آجائے اس سے بات کریں گے اگر ہم سے بات نہیں کی گئی تو کوئی ہمیں شہادت سے نہیں روک سکتا، اگر مطالبات پورے ہوئے تو شکر ادا کریں گے ورنہ ماڈل ٹاؤن میں 14 شہادتیں ہوئی لیکن یہاں ہزاروں شہادتیں

ہوں گی، حکمران اگر اتنی شہادتوں کے بعد بھی جمہوریت ،ظالم نظام اور اپنی بادشاہت بچا سکتے ہیں تو بچا کر دیکھ لیں ہم فتح یا شہادت کیلئے آئے ہیں، غریبوں کو حق ملا تو ہماری فتح ورنہ پھر یہاں معرکہ ہوگا۔

یہ معاملہ قانونی نہیں سیاسی ہے

پاکستان عوامی تحریک نے سپریم کورٹ میں ممکنہ ماورائے آئین اقدام سے متعلق مقدمے میں اپنا جواب جمع کرایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عدالتِ عظمیٰ کو سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

چیف جسٹس ناصر الملک کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بینچ نے جمعرات کو ممکنہ ماورائے آئین اقدام سے متعلق درخواستوں کی سماعت کر رہے ہیں۔

سپریم کورٹ نے 22 اگست کو پاکستان عوامی تحریک کو تحریری جواب سپریم کورٹ میں جمع کرانے کا حکم دیا تھا۔

تحریری جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ قانونی نہیں سیاسی ہے۔

اس تحریری جواب میں جسے پاکستان عوامی تحریک کے وکیل ایڈووکیٹ علی ظفر نے جمع کروایا کہا گیا ہے کہ عدالت کو سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

اس جواب میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان عوامی تحریک ایک امن پسند جماعت ہے اور یہ کہ جماعت کبھی بھی تشدد میں ملوث نہیں رہی ہے اور نہ ہی اس کا ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔

انہوں نے مزید لکھا کہ 'دھرنے دینا ان کی جماعت کا حق ہے اور ایک بین الاقوامی طور پر مسلمہ حق ہے۔'

جواب میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان عوامی تحریک اپنے کارکنوں کی ہلاکت پر احتجاج کر رہی ہے جو پنجاب پولیس کے ساتھ تصادم میں 17 جون کو ہلاک ہو گئے تھے۔

تحریری جواب میں کہا گیا ہے کہ سیشن عدالت نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب سمیت 21 مزید افراد کے خلاف کیس درج کرنے کا حکم دیا ہے مگر پولیس نے اس حکم پر عملدرآمد نہیں کیا ہے۔

فوج نے بارودی اور ہم معاشی دہشتگردی ختم کرینگے

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا ہے کہ پاک فوج نے ملک سے بارودی دہشت گردی ختم کردی، ہم معاشی دہشت گردی ختم کریں گے، انہوں نے کہا کہ ان کے دس نکاتی معاشی ایجنڈے کیلئے تمام وسائل پاکستان میں موجود ہیں، ایک روپے کا قرض بھی نہیں لینا پڑے گا۔ طاہر القادری نے پاکستانی عوامی تحریک کے کارکنوں سے

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس ملک کے کروڑوں غریبوں کو خوشحال بنانے کے لیے 10 نکاتی ایجنڈا پیش کیا، تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ اس ایجنڈے پر عمل کے لیے تمام وسائل پاکستان میں ہیں۔ انہوں نے کہا اسلام آباد میں اس وقت شدید بحران ہے، ایسی صورت حال میں وزیراعظم رائے ونڈ جا چکے ہیں، یہ حکومت چند دنوں کی مہمان ہے، طاہرالقادری نے کہا جو نظام پاکستان میں رائج ہے اس میں عوام کو انصاف نہیں مل سکتا، موجود نظام کرپشن زدہ ہے اور اس میں کرپشن کا خاتمہ ممکن نہیں، سیاست دانوں نے کرپشن کا نام جمہوریت رکھ دیا ہے اور اسے بچانا چاہاتے ہیں، کرپشن اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک نظام نہ بدلا جائے، حکومتی اور انتظامی نظام کی تبدیلی انقلاب کے بغیر ممکن نہیں، انہوں نے کہا وہ مارشل لا کے حق میں نہیں ہیں اور جمہوریت پسند ہیں لیکن حقیقی جمہوریت چاہتے ہیں۔

آج شام عوامی پارلیمنٹ جو فیصلہ کرے گی اس پر عمل کیا جائے گا

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ آج شام 5 بجے دھرنے کے مقام پر عوامی پارلیمنٹ لگے گی اور وہ جو فیصلہ کرے گی اس پر عملدرآمد ہوگا۔

حکومت کو دی گئی ڈیڈ لائن ختم ہونے کے بعد دھرنے کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں لوگوں کو اذیت ناک قیدو بند کی صعوبتوں میں رکھا گیا ان پر کھانے پینے سمیت تمام ضروریات زندگی کی فراہمی بند رکھی گئی، کارکنوں سے غیر ملکی جنگی قیدیوں سے بھی بدتر سلوک کیا گیا لیکن وہ انقلاب کی جہدوجہد کی حفاظت کرتے رہے جس پر یہ تمام افراد مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوم شہدا منانے والوں پر آنسو گیس کی شیلنگ اور گولیاں چلائی گئیں جن میں کئی افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوگئے اور ہمارے 25 ہزار کارکن گرفتار کیے گئے جو آج تک گھروں کو نہیں پہنچ سکے ہیں، ان تمام لوگوں نے عظیم انقلاب کو جلا بخشی اور بلندی دی۔

طاہرالقادری نے کہا کہ انقلاب کی راہ میں مارے جانے والوں نے بزدل حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے کو ہمارے لیے آسان کردیا ہے اور انقلاب کی کامیابی کا سہرا ماڈل ٹاؤن میں شہید کیے جانے والے 14 کارکنوں کے سر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب آسانی سے نہیں آتے ،قوموں کے مقدر پھونکوں سے نہیں بدلتے ،انقلاب ایک مصیبتوں کی طویل جدوجہد ہے جو تن، من، دھن اور خون کی بازی مانگتا ہے، اگر قومیں مایوس ہوکر گھر میں بیٹھی رہیں تو ان کے مقدر نہیں بدلتے۔ ان کا کہنا تھا کہ قوم اٹھے اور فرعونوں کے ایوانوں کی طرف بڑھے، حکمرانوں نے قوم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے، اب یہ انقلاب ملتوی یا موخر نہیں ہوگا بلکہ پاکستان

اور عوام کے مقدر کو بدل کر رہے گا۔

قائد عوامی تحریک کا کہنا تھا کہ انقلاب کی راہ میں جاں بحق ہونے والوں نے اپنے حصے کی قربانی دے دی اب قوم سے کہتا ہوں کہ انقلاب کا سورج طلوع ہونے والا ہے اور جو اس سورج کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ اس عظیم جدوجہد میں شریک ہوجائیں، قوم گھروں سے نکلے اور پاکستان کو بچتے اور اس کا مستقبل سنورتے دیکھے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت قائداعظم کی قیادت میں ملک کو آزاد کرایا گیا اس وقت انگریز سامراج کی حکومت تھی جبکہ آج سامراج کے ایجنٹوں کی حکومت ہے، یہ حقیقی پاکستانی نہیں بلکہ عوام، افواج اور ریاست کے دشمن ہیں اور ان کی دلچسپی لوٹ مار میں ہے یہ اپنی نسلیں سنوار رہے ہیں۔ طاہرالقادری نے کہا کہ حکمرانوں نے عوام کو غلام بنا رکھا ہے، قوم اس غلامی کی زنجیروں کو توڑنے، اندھیروں کو چھٹتے اور فرعونوں کی گردنوں کو جھکتے ہوئے دیکھنے کے لیے ان تاریخی لمحات میں گھروں میں نہ بیٹھے اس انقلاب کا حصہ بنے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ قوم کو اس لیے وقت دے رہا ہوں کہ جو لوگ اس انقلاب کا حصہ نہیں بنے وہ اس سے محروم نہ رہیں بلکہ اس میں شامل ہوں اور اپنی نسلوں کو بتاسکیں کہ انہوں نے ملک کی سرزمین پر انقلاب کا سورج طلوع ہوتے دیکھا اور وہ ظلم سے لڑنے والوں میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اور میرے اتحادیوں کو اس جدوجہد کی کوئی ضرورت نہیں تھی مگر ہم یہ جنگ کروڑوں غریب مظلوموں کے لیے لڑ رہے ہیں، مجھے جو کچھ بنایا اس پاکستان نے بنایا اور میں اس دھرتی کا قرض چکانا چاہتا ہوں، ہم سب قوم کی مدد کیلئے نکلے ہیں، یہ جنگ ملک کی دھرتی اور کروڑوں مظلوموں کے لیے ہے اس لیے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اس میں شامل ہوں۔ طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ آج شام پانچ بجے دھرنے کے مقام پر عوامی پارلیمنٹ لگے گی، آج تک فیصلے میرے ہاتھ میں تھے لیکن اب جو عوام کی پارلیمنٹ فیصلہ کرے گی اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکمرانوں نے میرا پیغام عوام تک نہ پہنچے اس کے لیے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کیے لیکن انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا کیا بند کریں گے میرا پیغام عوام تک پہنچ چکا ہے، ان حکمرانوں کا پالا کبھی میرے ساتھ نہیں پڑا اب فیصلہ کن لمحہ آچکا ہے اور قوم کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوچکی ہیں۔

جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ

سانحہ ماڈل ٹاؤن 'خون کی ہولی' کی ذمہ دار پنجاب حکومت ہے، جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کامران شاہد نے دنیا نیوز پر دکھا دی۔

حق و صداقت کا علم بلند رکھتے ہوئے دنیا نیوز سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بنائے گئے جوڈیشل کمیشن کی

رپورٹ کے مندرجات سب سے پہلے سامنے لایا۔ رپورٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ کے بیان حلفی، پولیس کے بیان و حقائق اور شواہد میں واضح تضاد ہیں۔ تحقیقاتی کمیشن کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے بیان حلفی میں کہا کہ 17 جون کو 9 بجے سرکاری مصروفیات شروع ہوئیں، وہ گورنر ہاؤس لاہور میں چیف جسٹس کی تقریب حلف برداری میں گئے۔ ساڑھے نو بجے وزیراعلیٰ پنجاب نے ٹی وی پر سانحہ ماڈل ٹاؤن دیکھا، انہوں نے اپنے سیکریٹری سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور حکم دیا کہ پولیس کسی بھی کارروائی سے گریز کرے، یہ ہی پیغام رانا ثناء اللہ کو بھی دیا گیا جس پر دونوں شخصیات نے وزیراعلیٰ کو بتایا کہ پولیس پیچھے ہٹ رہی ہے اور صورتحال نارمل ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ نے اپنے بیان میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے پولیس کو کارروائی نہ کرنے کے پیغام کا ذکر تک نہیں کیا جبکہ سیکریٹری نے بھی اپنے بیان میں ایسا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ پولیس افسران نے بھی اپنے بیان میں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے پیچھے ہٹنے کا کوئی حکم نہیں ملا۔ رپورٹ کے مطابق ٹریبونل نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب کی پہلی پریس کانفرنس کی ریکارڈنگ دیکھی۔ اس پریس کانفرنس میں بھی وزیر اعلیٰ پنجاب نے پولیس کو ہٹانے کا ذکر تک نہیں کیا کہ انہوں نے ایسا کوئی حکم دیا تھا۔ ٹریبونل کی رپورٹ کے مطابق یہ عجیب بات ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب اپنے ایسے اہم حکم کا پریس کانفرنس کے دوران ذکر بھول گئے جو انہوں نے صبح اس ہی دن دیا تھا۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے بیان حلفی کے برعکس پولیس کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیا ہی نہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے بیان حلفی میں Disengagement کا لفظ خود کو بچانے کے لئے سوچ سمجھے طریقے سے استعمال کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں پولیس پوری طرح خون کی ہولی میں ملوث ہے۔ معاملہ پنجاب کی تمام حکومتی اتھارٹیز کی بے حسی ظاہر کرتی ہے کہ وہ بے گناہ نہیں، پولیس نے وہی کچھ کیا جس کا حکومت نے انہیں حکم دیا تھا۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داروں کی حکومتیں ختم نہیں بلکہ اب ان حکمرانوں کو پھانسی لگے گی

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے انقلاب مارچ کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ شریف برادران نے اپنے بچاؤ کے لئے سانحہ ماڈل ٹاؤن کا یک طرفہ ٹریبونل تشکیل دیا تھا لیکن اس نے بھی شہباز شریف اور پنجاب حکومت کو ذمہ دار قرار دیا ہے جبکہ وزیر اعلی پنجاب نے 17 روز تک رپورٹ دبائے رکھی۔ انہوں نے کہا کہ شہباز شریف نے درج کردہ بیان حلفی جھوٹا درج کرایا، ٹریبونل کے فیصلے کے بعد اب بات

حکومتوں کے برطرف ہونے کی نہیں بلکہ شریف برادران کے خلاف مقدمہ درج کرانے کے بعد قانون کے مطابق پھانسی تک پہنچ چکی ہے۔

قائد پاکستان عوامی تحریک کا کہنا تھا کہ شہیدوں کے خون سے غداری نہیں ہوگی، ایسی جمہوریت کو نہیں مانتے جس میں حکمرانوں کے حقوق اور اور غریبوں کے حقوق اور ہوں، ملک میں غریبوں اور یتیموں کی سننے والا کوئی نہیں، عوام کو دو وقت کی روٹی دستیاب نہیں، اسپتالوں میں علاج نہیں، عدالتوں میں انصاف نہیں ملتا تو لوگ سڑکوں پر انقلاب کے لئے نہ نکلیں تو کیا کریں۔

عوام کے قتل عام کا مینڈیٹ

اسلام آباد میں 23 روز سے جاری دھرنے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ نظام کی تبدیلی پارلیمنٹ کے ذریعے نہیں ہوسکتی، انقلابی تحریک کی ضرورت ہے، ہماری تحریک جمہوریت کیخلاف نہیں، حکمرانوں کی جانب سے پھیلائے فتنے کو رد کرتا ہوں، ہم اقلیتوں، مزدوروں، کسانوں اور بے کس مظلوم پاکستانی عوام کے حقوق کیلئے نکلے ہیں، غریبوں کا حق حکمرانوں سے چھین کر واپس لانا چاہتا ہوں۔

ان کا کہنا ہے کہ پارلیمانی ممبران نے 200 فیصد تنخواہیں بڑھائیں، غریب عوام کی تنخواہوں میں صرف 10 فیصد اضافہ کیا گیا، پارلیمنٹ میں بغیر آڈٹ ممبران کو پیسہ مل جاتا ہے، لعنت ایسی دولت پر جو ممبران اسمبلی کو ملے اور غریب کو نہیں، علاج کے لئے ممبران اسمبلی کو کروڑوں روپے جاری ہوتے ہیں۔

طاہرالقادری نے مزید کہا کہ میری سوچ میں تنگ نظری نہیں، قائداعظم کے وژن کے تحت جنگ لڑ رہا ہوں، دھرنے میں ایک شخص کو بھی پیسہ دے کر نہیں لایا گیا، پارلیمنٹ غیر قانونی اور غیر جمہوری ہے، ہم اعلان جنگ کر سکتے ہیں، پھر جو بھی سامنے آئے گا بہہ جائے گا، عوام کے حقوق کی جنگ لڑیں گے خواہ ہماری لاشیں گر جائیں، جعلی مینڈیٹ اور کرپشن کے ذریعے آنیوالے حکمران نہتے لوگوں کو جنگ پر آمادہ نہ کریں، نہتے لوگ شیر بن گئے تو پھر کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔

پاکستان عوامی تحریک اسلام آباد کے صدر اشتیاق میر ایڈووکیٹ نے اسلام آباد، راولپنڈی کے علماء کے وفد کے ہمراہ ڈاکٹر طاہرالقادری سے دھرنے میں ملاقات کی اور سفر انقلاب میں کسی قربانی سے دریغ نہ کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس موقع پر میر اشتیاق ایڈووکیٹ نے دھرنے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی جدوجہد آئینی، قانونی اور جمہوری ہے۔ علماء کرام ہر قدم پر ڈاکٹر طاہرالقادری کا ساتھ دیں گے

اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس موقع پر منہاج القرآن علماء کونسل کے صدر علامہ فرحت حسین شاہ نے بھی علماء کے وفد کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر علامہ سید عبداللہ شاہ، مولانا محمود تبسم اور علامہ وسیم عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مصطفوی انقلاب اور حقیقی تبدیلی کے لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کے شانہ بشانہ چلیں گے اور پاکستان عوامی تحریک کو کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم انفرادی طور پر پہلے بھی دھرنے میں شریک رہے اور اب متفقہ طور پر یقین دلاتے ہیں کہ علماء اس تحریک میں ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے۔

اس موقع پر دیگر علماء میں صاحبزادہ سید انجم شاہ، مولانا ضیافت دھنیال، مولانا زاہد اقبال، مولانا کشور حسین، مولانا صغیر الحسن، قاری جمیل، ڈاکٹر علامہ شیر سیالوی، پروفیسر اشفاق احمد، مولانا عامر سجاد چشتی، مولانا ظہیر احمد ڈار، مولانا لعل خان، قمر عباس، ملک مولانا افرا سیاب چوہان، قاری غضنفر نعیمی، مولانا مطیع الرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن شامل تھے۔ آخر میں دھرنے کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بیرون ملک سے پریس کانفرنس

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مرکزی سیکرٹریٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ شہباز شریف، بعض وزرا، آئی جی پنجاب، ڈی آئی جی آپریشنز اور دیگر پولیس افسران قتل عام کی منصوبہ بندی اور ہزار ہا پولیس اہلکار قتل اور دہشت گردی میں شریک ہوئے۔ ہماری ایف آئی آر، کمیشن، گواہ اور تفتیش الیکٹرانک میڈیا ہے۔ 23 جون کو عوام اور سول سوسائٹی کو استقبال میں شریک ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔ سیاسی بد معاشی، دہشتگردی اور ظلم و جبریت کے خاتمے کا وقت قریب ہے۔ ملک کو مقتل گاہ نہیں بننے دیں گے چند افسروں کو او ایس ڈی بنا کر زخمیوں اور شہداء کے میڈیکل ریکارڈ میں رد و بدل کی ذمہ داری دے دی گئی۔ شہداء کے رشتہ داروں کو کروڑوں روپے رشوت کی پیش کش، مرکزی قائدین پر جھوٹی ایف آئی آر کے ذریعے قتل میں نامزد کیا جا رہا ہے۔ ناجائز اسلحہ جھوٹ اور بہتان ہے، الیکٹرونک میڈیا کو موقع پر کیوں نہیں دکھایا گیا۔ دہشت گردی کا سب سے بڑا دشمن ہوں۔ میرے فتوی کو ساری دنیا میں اسلام کا دفاع قرار دیا گیا۔ گذشتہ روز مرکزی سیکرٹریٹ لاہور میں پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے بیرون ملک سے ویڈیو لنک کے ذریعے پریس کانفرنس کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔

انہوں نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں جو خون کی ہولی کھیلی گئی اسکی منصوبہ بندی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ شہباز شریف، رانا ثناء اللہ اور بعض دوسرے وزراء کے ساتھ آئی جی پنجاب، ڈی آئی جی آپریشنز اور دیگر پولیس افسران نے کی اور اس دہشت گردی و قتل و غارت گری میں ہزار ہا پولیس اہلکاروں نے حصہ لیا۔ جس کے نتیجہ میں

سینکڑوں پر امن کارکنوں اور سول سوسائٹی کے افراد کو انتہائی درندگی اور دہشت گردی سے گولیوں کا نشانہ بنایا اور درجنوں بے گناہ افراد کو شہید کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے بنائے ہوئے کمیشن کو مسترد کرتے ہیں جس کو پارلیمنٹ میں موجود اپوزیشن جماعتوں نے بھی مسترد کر دیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہماری ایف آئی آر، کمیشن، گواہ اور تفتیش الیکٹرانک میڈیا ہے اور بہت جلد سرکاری ایف آئی آر کے اندراج کیلئے الیکٹرانک میڈیا اور سیاسی و مذہبی رہنماؤں کے ہمراہ تھانے میں جا کر درج کرائینگے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور پاکستان قانون کے مطابق شہداء کا قصاص ہوگا۔ برئیر کے حوالے سے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ آج سے چار سال پہلے جب انہوں نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دیا تو پنجاب حکومت نے عدالت کے حکم پر خود حفاظتی بیریئر لگائے اور محلے داروں نے اپنے پیسوں سے دو آہنی گیٹ لگائے۔ اگر ان بیریئر کے ہٹانے یا پوزیشن تبدیل کرنے کا کوئی معاملہ تھا تو سرکاری افسران ہمارے چیف سیکورٹی آفیسر سے افہام وتفہیم کے ذریعے حل کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ برئیر ہٹانا ایک بہانہ تھا اصل میں حکمران 23 جون کو عوام اور کارکنوں کو استقبال میں شریک ہونے سے ڈرانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ شہداء اور زخمیوں میں آدھی تعداد سول سوسائٹی کے افراد اور ہمارے کارکنوں کی ہے۔ حکومت نے چند افسروں کو او ایس ڈی بنا کر ایک سپیشل ٹاسک دے دیا ہے جس کے تحت شہداء کے رشتہ داروں پر یہ افسران دباؤ ڈال کر اور کروڑوں روپے رشوت کے بدلے عوامی تحریک کی قیادت کے خلاف بیانات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ انکی یہ ڈیوٹی ہے کہ شہداء اور زخمیوں کی میڈیکل رپورٹس میں رد و بدل کر کے کارکنوں کو لگنے والی گولیوں کو پتھر اور لاٹھی کے زخم جبکہ پولیس اہلکاروں کو پتھر اور لاٹھی کے زخموں کو گولیوں کے زخم بنوانا چاہتے ہیں۔ ناجائز اسلحہ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کا جھوٹ اور بہتان ہے۔ 15 گھنٹے وحشیانہ آپریشن کرنے کے کئی گھنٹے کے بعد بھاری اسلحہ منہاج القرآن سیکرٹریٹ سے برآمد ہونے کا موقع پر موجود الیکٹرانک میڈیا کو نہ دکھانا اسکے جھوٹ ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں دہشت گردی کا سب سے بڑا دشمن ہوں۔ میرے سیکرٹریٹ میں اگر کوئی ناجائز اسلحہ برآمد ہوتا تو میں تحریک اور مشن کو بند کر دیتا۔ اسکی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ ہماری سٹوڈنٹس تنظیم پر جب مخالف تنظیموں نے تشدد کیا تو ہمارے طلباء نے اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ رکھنے کی اجازت مانگی تو میں نے یہ کہتے ہوئے سختی سے انکار کر دیا کہ اگر آج آپ کو حفاظت کیلئے اسلحہ کی اجازت دوں تو کل آپ اس کو جارحیت کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس پر ہم نے اپنی سٹوڈنٹس تنظیم کو پانچ سال تک معطل کر دیا تھا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ ریاستی دہشت گردی کرنے والے پولیس کے غنڈوں نے حفاظتی بریئر کو ہٹانے کی آڑ میں میرے گھر میں بیڈ رومز، کھڑکیوں، دروازوں پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ اسکے علاوہ مرکزی سیکرٹریٹ کے اندر کمروں کے دروازوں، کھڑکیوں کو بھی گولیوں کا نشانہ بنایا۔ظلم کی انتہا یہ ہے کہ گوشہ درود کے اندر موجود درود پڑھنے والوں پر بھی گولیاں چلائی گئیں۔

مرکزی سیکرٹریٹ پر جنرل کونسل کا اجلاس

مرکزی سیکرٹریٹ پر جنرل کونسل کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں ہزاروں عہدیداران اور 25 سیاسی جماعتوں کے قائدین شامل تھے۔ مرکزی ٹیم میں مرکزی ناظمہ راضیہ نوید اور نائب ناظمہ ویمن لیگ عائشہ شبیر بھی سٹیج پر تشریف فرما تھیں۔ اس اجلاس میں پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ حکمرانوں پر دو مقدمات ایک ساتھ چل رہے ہیں، ایک ''مقدمہ لاہور'' جس میں 14 شہادتیں اور 90 افراد کو شدید زخمی کرنے پر اقدام قتل کا مقدمہ۔ دوسرا ''مقدمہ اسلام آباد'' ہے جس میں 18 کروڑ عوام کا معاشی، سماجی اور سیاسی قتل کیا جا رہا ہے۔ پہلے مقدمے پر قصاص لیا جائے گا جبکہ دوسرے مقدمے کا فیصلہ بذریعہ انقلاب ہو گا۔ 10 اگست کو سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کا چہلم ہو گا۔ اگر شہدا کے چہلم میں آنے والوں کو روکا گیا یا بربریت کا نشانہ بنایا گیا تو پھر یوم شہداء ماڈل ٹاؤن کی بجائے جاتی امراء کے رائے ونڈ محل میں منایا جائے گا۔ وہ PAT کی جنرل کونسل کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین، پرویز الٰہی، سنی اتحاد کونسل کے صاحبزادہ حامد رضا، مجلس وحدت المسلمین کے راجہ ناصر عباس، تحریک صوبہ ہزارہ کے بابا حیدر زمان سمیت دیگر سیاسی، مذہبی اور غیر مسلم سیاسی جماعتوں کے سربراہان شریک تھے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ یوم شہداء پرامن رہنے کی ضمانت دیتا ہوں جس طرح میں نے گزشتہ سال اسلام آباد لانگ مارچ کی ضمانت دی تھی نہ پتہ ٹوٹے گا نہ گملا ٹوٹے گا۔ اگر پرامن کارکنوں کو زد و کوب کیا گیا یا تشدد کا نشانہ بنایا گیا تو پھر دما دم مست قلندر ہو گا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے پولیس والوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے جسم اور کپڑے شہداء کے خون سے لت پت ہیں اگر حکومت پنجاب کے ایما پر انہوں نے قرآن خوانی کیلئے آنے والے لوگوں پر کریک ڈاؤن کیا، پرامن افراد کے گھروں میں گھس کر انہیں زد و کوب کیا اور اگر انہیں گرفتار کیا، اگر انکو روکا گیا تو پھر کارکنان امن کی چوڑیاں پہن کر نہیں آئیں گے۔ میں واضح طور پر بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت اگست سے آگے نہیں جائیگی اسکے بعد پولیس کو بچانے یہ نہیں آسکیں گے۔ انقلاب کے

بعد قانون کے مطابق جبر و بربریت کرنے پر انہیں جیل میں ڈال دیا جائے گا۔انھوں نے کہا کہ پاکستان عوامی تحریک پنڈی بھٹیاں کے صدر کو شہید کر دیا گیا اس طرح کل 15 شہید ہو چکے ہیں۔ یہ قتل بھی حکومتی ایما پر ہوا ہے ان 15 شہداء کا قصاص ہو گا یہ قرآن اور قانون کا فیصلہ ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدمعاش اور دہشت گرد پولیس والوں کی فہرستیں بنانا شروع کر دیں انقلاب کے بعد یہ جیلوں میں ہونگے۔ اگر کوئی پولیس والا تشدد کرے، ٹرانسپورٹ بند کرے اور کارکنوں کو گھروں میں گھس کر گرفتار کرے تو تمام کارکن جتھے کی صورت میں اس پولیس والے کے گھر کا گھیراؤ کر کے اسے پکڑ کر 10 اگست کو یوم شہدا ماڈل ٹاؤن میں لے آئیں، ان سے قرآن خوانی کرائی جائے گی اور جو پولیس والے قانون کے مطابق جمہوری طریق پر راستہ نہ روکیں ان پولیس والوں کو میرا سلام پیش کریں انکی فہرستیں بنا لیں انقلاب کے بعد انکی نوکریاں بھی برقرار رہیں گی اور انکی ترقیاں بھی ہونگی۔ انھوں نے کہا کہ اللہ کی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ انقلاب آ رہا ہے یہ پتھر پر لکیر ہے۔

انھوں نے کہا کہ شہداء کی قرآن خوانی کیلئے بڑی تعداد میں لوگ آ رہے ہیں اور یوم شہداء تک آمد رہے گی۔ اس آمد پر کسی قسم کی رکاوٹ اگر قاتل حکمرانوں نے ڈالی تو حکمران تازیانہ عبرت بن جائیں گے۔ انھوں نے 4 اگست سے 9 اگست تک کو ہفتہ شہداء قرار دیا اور کہا کہ روزانہ قرآن خوانی ہو گی اور لاہور کے مین چوکوں پر شمعیں روشن کی جائیں گی۔ انھوں نے تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین اور میڈیا پرسنز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انشا اللہ یہ قوم فتح یاب ہو گی۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے شریف برادران کو للکارتے ہوئے کہا کہ دونوں بھائی انکی فیملی اور کچن کیبنٹ بیٹھ کر یہ فیصلہ کر لے کہ پہلے کس نے جانا ہے چونکہ یہ مقدمہ لاہور ہے اور اس کے بعد مقدمہ اسلام آباد پیش ہو گا جس میں 18 کروڑ غریب عوام کا استحصال ہو رہا ہے اور وہ غربت کی چکی میں پس کر ختم ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے عالمی برادری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اچھی طرح سن لیں کہ پاکستان میں کوئی جمہوریت نہیں ہے۔تمہارے ملکوں میں کتے اور جانوروں کے حقوق ہیں اگر کوئی حکمران کتے کو گولی مار دے تو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے یہاں 14 افراد کو شہید اور 90 افراد کو گولیوں سے بھون دیا گیا مگر ان کے لواحقین کی FIR تک درج نہیں کی گئی۔انھوں نے کہا کہ امریکہ ،برطانیہ اور دنیا کے تمام ممالک اس بات کا جائزہ لیں کہ انکے ملکوں میں جانوروں اور کتوں کو جو حقوق حاصل ہیں یہاں غریب عوام ان ملکوں کے کتوں اور جانوروں سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ اس اجلاس کے بعد شہداء کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

آج یوم شہداء ضرب عضب میں دہشتگردی کے خلاف عظیم جہاد کرنے والے پاک فوج کے جوانوں، شہدا سانحہ ماڈل ٹاؤن اور فلسطینی شہدا کی یاد میں ہے۔ فلسطینی شہداء کے لئے ہے۔ اے اللہ تو پوری دنیا کے مظلوموں کی مدد فرما۔ اے اللہ سانحہ ماڈل ٹاؤں میں جو شہید ہوئے ان کی بیواؤں یتیم بچوں اور ان کے پسماندگان کی مدد فرما۔ تو اس ملک کے محروموں کے صدقے اپنی مدد نازل فرما۔ اے اللہ تو اس ملک کے بھوکے پیاسے لوگوں، کارکنوں کے صدقے ہماری مدد فرما جو پچھلے سات دن سے قیدی بنا دیے گئے۔ سات دن پانی بند، بچوں کا دودھ بند کر دیا گیا، جن بیماروں کی دوا بند کر دی گئی، پارک میں پانی تھا مگر دریاں کرسیاں لانے سے روک دیا گیا۔ قاتلوں جابروں کا عمل یہ ہے۔ بچے بوڑھوں ماؤں اور انکی آہوں سسکیوں کے بدلے تو 18 کروڑ عوام کی زندگی بدل دے۔ 22 شہدا کے صدقے اس قوم کا مقدر بدل دے۔ 2000 کے قریب لوگوں کو زخمی کیا گیا، ان کے زخمی جسموں کے صدقے انکا مقدر بدل دے۔ زخمی جسموں پر لاٹھیاں برسائیں گئیں ان مظلوموں بیماروں اور زخمیوں کے صدقے ان کا مقدر بدل دے۔ اے اللہ زخمیوں کے خون کے صدقے ریاست پاکستان کی مدد فرما۔ یزیدیت سے نجات عطا فرما۔ دھن دھونس دھاندلی کے نظام سے نجات عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری مدد طلب کرتے ہیں تجھے صحابہ کا واسطہ جنہوں نے حدیبیہ، احد، حنین اور خیبر میں قربانیاں دیں۔ ان شہادتوں کے صدقے 18 کروڑ عوم کا مقدر بدل دے۔ دہشت گردوں وڈیروں اور قاتلوں کے اقتدار کا خاتمہ فرما۔ شہدا کربلا، سیدنا امام حسین علیہ السلام اور خانوادہ رسول کا واسطہ ان کے صدقے پاکستان کے 18 کروڑ کا مقدر بدل دے۔ ظلم کی تاریک رات کا خاتمہ فرما۔ ان کے بچوں کو روزگار دے۔ انکو عزتیں بیچنے سے روک دے۔ گردے بیچ کر گھر کا خرچ چلا رہے ہیں، مردے نکال کر حرام کھانے سے روک دے۔ جانیں، عزتیں، مال محفوظ نہیں اس قوم پر اپنا فضل کر۔ خواتین مظلوں بیٹیوں کا واسطہ 18 کروڑ عوام کا مقدر بدل دے، صاف پانی نہ ملنے پر پنجاب میں ہر منٹ میں ایک بچہ مر رہا ہے، ان کا مقدر بدل دے۔ مریض دوائی نہ ملنے پر دم توڑ جاتے ہیں، قاتلوں کی جرات کو سلب کر دے۔ مقتولوں کی FIR درج نہیں ہوسکتی۔ اے اللہ تیری مدد کب اترے گی؟ تیری بارگاہ سے مدد کب اترے گی؟ اپنی مدد نازل فرما۔ جس طرح تو نے فرعوں کے تخت کا خاتمہ کیا، اس ملک میں ظالموں کا اقتدار ختم کر دے۔ جو نظام ان کو اقتدار دیتا ہے اس نظام کا خاتمہ فرما۔ مظلوموں کی مدد فرما۔ یہ لوگ جو تیرے اور تیرے محبوب کے نظام کو بپا کرنے کے لئے نکلے ہیں ان کی مدد فرما۔ جو غریبوں کے حقوق کے لئے، جوانوں کے حقوق کے لئے، جمہوریت کے لئے، عدل و انصاف کے لئے رو رہے ہیں تڑپ رہے ہیں ان کی مدد فرما۔ جن زخمیوں کے جسم خون سے لت پت ہیں ان کی مدد فرما، پورا ملک، بالخصوص پنجاب کربلا بنا یا گیا، خندقیں کھودی

گئیں کھانا پینا بند ہو گیا۔ اتنا ظلم جو انتہا کو پہنچ گیا اس ظلم کا خاتمہ فرما اور مظلوموں کی مدد فرما۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ریاستی دہشت گردی کے خلاف کل جماعتی خواتین کانفرنس

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ حکمران آئین سے نابلد ہیں، انہوں نے آئین پڑھا ہے اور نہ ہی وہ آئین پر یقین رکھتے ہیں۔ عوام انکو پانچ سال کیلئے پرچی کے ذریعے اقتدار میں تو لاتے ہیں اور یہ پانچ سال تک برچھی سے عوام کو چھلنی کرتے ہیں۔ حکمرانوں نے آئین کے آرٹیکل 5 کے تحت معاہدہ عمرانی کی خلاف ورزی کی، اب وہ حق حکمرانی کھو چکے ہیں۔ ڈینگی مچھر کی خبر رکھنے والے کس طرح 14 لاشیں گرانے والوں سے بے خبر رہ سکتے ہیں، جنکی مرضی کے بغیر مچھر اور مکھی بھی ہل نہ سکتی ہو انکی مرضی کے بغیر 14 لاشوں اور 90 گولیوں کے زخمیوں کے ورثاء کی FIR کیسے کٹ سکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ کے تحت 17 جون کو سانحہ ماڈل ٹاؤن میں بپا کی جانے والی دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے خلاف کل جماعتی خواتین کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ کانفرنس میں سربراہ تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، جگہ گوشہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بہو محترمہ غزالہ حسن قادری، مرکزی ناظمہ محترمہ راضیہ نوید، نائب ناظمہ محترمہ عائشہ شبیر، ناظمہ تربیت محترمہ شازیہ مظہر، ناظمہ دعوت محترمہ نازیہ مظہر، ناظمہ MSM محترمہ حنا امین، نائب ناظمہ تنظیمات، ہما وحید، نائب ناظمہ کلثوم طفیل، نائب ناظمہ MSM ثناء وحید اس کے علاوہ لاہور ٹیم نے شرکت کی۔ جس میں ناظمہ ویمن لیگ لاہور محترمہ نبیلہ ظہیر ان کی پوری ٹیم جبکہ سینئر میں محترمہ شاہدہ مغل، محترمہ رافعہ علی قادری، محترمہ فریدہ سجاد، محترمہ فرح ناز، محترمہ شازیہ بٹ، محترمہ جویریہ حسن، محترمہ نازیہ عبدالستار (اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام) اور محترمہ ملکہ صبا (اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام) نے شرکت کی۔ جبکہ اس کے مہمانان خصوصی میں پاکستان تحریک انصاف کی فوزیہ قصوری، پاکستان مسلم لیگ کی ثمینہ خاور حیات، متحدہ قومی موومنٹ کی نازیہ امام، پیپلز پارٹی کی افشاں امیر، عوامی نیشنل پارٹی کی نیلم شاہ، عوامی مسلم لیگ کی فوزیہ ہمایوں، سحر چوہدری، جمیعت علماء پاکستان کی سیدہ فائزہ، وحدت المسلمین کی سکینہ مہدوی، بلوچستان نیشنل پارٹی کی سینیٹر نسیمہ احسان، آل پاکستان مسلم لیگ کی سائرہ جھاڑا، نیشنل انٹرفیتھ ہارمنی کی شبنم ناگی ایڈووکیٹ، سرائیکستان وڈیموکریٹک پارٹی کی سیدہ عابدہ بخاری، ویمن رائٹس کی نغمانہ یاسمین، ہیومن رائٹس کی چیئرمین شیلی ولیکا و دیگر نے بھی خطاب کیا، جبکہ پاکستان عوامی تحریک کی ویمن ونگ کی صدر راضیہ نوید نے 7 نکاتی آل پارٹیز کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ پیش کیا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ آئین کا ابتدائیہ جمہوریت کی تین شرائط بیان کرتا ہے۔ مساوات، عدل و

انصاف۔ لیکن حکمرانوں نے 18 کروڑ عوام کے حقوق کی جدوجہد کرنے والوں کو 17 جون کو ریاستی جبر و دہشت گردی کے ذریعے لوگوں کو گولیوں سے بھون دیا اور مقتولین کی آج تک FIR درج نہیں کی جا رہی۔ آرٹیکل 9 کے تحت ہر شخص کو تحفظ دینا ریاست کی ذمہ داری ہے مگر 17 جون کی رات کو 14 گھنٹے حکومت نے عوام پر جس بربریت اور ریاستی دہشت گردی کے ذریعے آئین کی دھجیاں بکھیری ہیں اسکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ آرٹیکل 10 کے تحت ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ناجائز گرفتاریاں نہیں ہونگی۔ 23 جون کو پاکستان عوامی تحریک کے 3000 کارکنوں پر دہشت گردی کا پرچہ اور 400 کو گرفتار کیا گیا اور 53 پر دہشت گردی کی عدالت میں پرچہ کاٹ کر اسکی ضمانت نہیں ہونے دی گئی اور ان پرامن کارکنوں کو مسجد سے نماز پڑھتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ آرٹیکل A-10 کے تحت ٹرائل فیئر ہو گا مگر اب تک مقتولین کی FIR درج نہیں کی گئی اور خود قاتل ہی مدعی بن کر، ٹربیونل اپنی مرضی کا بنا کر، مرضی کے نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں اور گولیوں کا ریکارڈ پتھروں اور لاٹھیوں کی صورت میں بدلا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ 17 جون کو قاتل اعلیٰ نے ساری رات جاگ کر ایسا واقعہ Superwise کیا اور صبح 9:00 بجے وزیر اعلیٰ کا آپریشن ہیڈ سے رابطہ ثابت ہو گیا ہے جس نے براہ راست گولیاں چلانے کا حکم دیا۔ ہم نے ٹربیونل کا اس لئے بائیکاٹ کیا کہ وزیر اعلیٰ اور پولیس انتظامیہ جو قاتل ہے انکی موجودگی میں کس طرح انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔

پاکستان تحریک انصاف کی فوزیہ قصوری نے کہا کہ اس وحشیانہ تشدد کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس طرح تو فلموں میں بھی نہیں دکھایا جاتا۔ نہتی خواتین کو گولیوں کا نشانہ بنانا یزیدی خصلت ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی اس جنگ میں ہم انکے ساتھ ہیں۔

مسلم لیگ (ق) کی ثمینہ خاور حیات نے کہا کہ دہشت گرد حکمرانوں کے خلاف پوری قوم کو نکلنا ہو گا۔

MQM کی نازیہ امام نے کہا کہ اگر ڈاکٹر طاہرالقادری کی آواز پر قوم باہر نہ نکلی تو ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کرینگی۔

وحدت المسلمین کی سکینہ مہدوی نے کہا کہ یہ ایک ایسا شرمناک واقعہ ہے اور درندگی کی ایسی مثال ہے جو کافر ملک حملے کے بعد وہاں کے مسلمانوں سے نہ کرے۔

پیپلز پارٹی کی افشاں امیر نے واقعہ کی مذمت کی اور کہا کہ پاکستان میں آمریت کی ایسی مثال فوجی آمروں کے دور میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔

عوامی مسلم لیگ کی سحر چوہدری نے کہا کہ ہم اشک بار ہیں، شرم سے ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، ہمیں

پاکستانی ہونے پر بھی شرم آ رہی ہے، سفید داڑھی والوں کا تو اللہ بھی حیا کرتا ہے مگر ظالم حکمرانوں نے انصاف و آئین کی دھجیاں بکھیر دیں۔

بلوچستان نیشنل پارٹی کی سینیٹر نسیمہ احسان نے کہا ہے کہ جب ظلم کا نظام حد سے بڑھ جاتا ہے تو حق کی قوتیں آگے بڑھتی ہیں۔عوام کو طاہرالقادری کی کال پر ان ظالم حکمرانوں کے خلاف آگے بڑھنا ہوگا۔

آل پاکستان مسلم لیگ کی سائرہ جھاڑا نے کہا کہ ہم اس ظلم کے خلاف ہیں۔

سرائیکستان ڈیموکریٹک پارٹی کی سیدہ عابدہ بخاری نے کہا کہ تخت لاہور کے ظالم حکمرانوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا حق ہے۔سرائیکی عوام کی حکمرانوں نے گردن دبوچی ہوئی ہے۔ہمیں پانی، روٹی اور تعلیم سے محروم رکھا جا رہا ہے اور میٹرو بس کا لالی پاپ دیا جا رہا ہے۔اس کے علاوہ انٹرفیتھ کی شبنم، سیدہ فائزہ، خدیجہ عمر فاروق، فوزیہ چغتائی اور نغمانہ یاسمین نے بھی خطاب کیا۔

14 اگست کو انقلاب مارچ اور آزادی مارچ اکٹھے ہونگے

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ظلم و جبر کے نظام کے خاتمے کیلئے انقلاب مارچ کی تاریخ کا اعلان 14 اگست کو کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ 18 کروڑ غریب و مظلوم عوام جو ظلم و غربت کی چکی میں پس رہے ہیں وہ جبر و بربریت کے خلاف ڈٹ جائیں۔ظلم و بربریت کے نظام کے خاتمہ کیلئے کارکنوں کا ڈٹ جانا، شہید ہونا، لاٹھیاں اور گولیاں کھانا، زخمی ہونا مبارک ہو۔اب نہ ظلم بچے گا اور نہ ظالم، انشا اللہ قاتلوں اور ظالموں کا اقتدار ختم ہو گا۔ انقلاب پھولوں کی سیج نہیں، انقلاب پھل نہیں جو تمہاری جھولی میں ڈال دیا جائیگا اس کیلئے صبر و استقامت و استقلال کا پہاڑ بننا ہو گا۔ یہ بات انہوں نے یوم شہدا میں اپنے خطاب کے دوران کہی۔ اس موقع پر عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید، پاکستان مسلم لیگ کے چوہدری پرویز الٰہی، وحدت المسلمین کے امین شہیدی، سنی اتحاد کونسل کے صاحبزادہ حامد رضا نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ سرائیکستان ڈیموکریٹک پارٹی کی ڈاکٹر میمونہ ناز نے شہباز شریف کو چوڑیاں پیش کیں۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ انقلاب امریکہ، یورپ، برصغیر پاک و ہند، فرانس، چائنہ میں طویل عرصے کی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد آیا۔مملکت پاکستان بے حساب قربانیوں کے بعد آزاد ہوا لیکن پاکستان کو بچانے، 18 کروڑ غریب عوام کے حقوق کی جدوجہد اور انہیں ظلم سے نجات دلانے کیلئے تین دن تک یہاں سے کوئی نہ جائے۔ شہداء کیلئے تین دن قرآن خوانی ہوتی رہے گی۔ دعائیں اور تقاریر ہوتی رہیں گی، لوگ جوق در جوق قرآن خوانی کیلئے آتے رہیں اور یہاں سے 14 اگست کو انقلاب مارچ تمام پارٹیوں کے رہنماؤں کی قیادت میں چلے گا۔ اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو کارکنان شریف برادران اور انکے حواریوں کو نہ چھوڑیں۔ میں

تین دنوں کی بات کرتا ہوں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کارکنان سے وعدہ لیا کہ وہ تین دن تک یہیں رہیں اور قوم سن لے کہ پاکستان عوامی تحریک، تحریک انصاف، مسلم لیگ ق، وحدت المسلمین، سنی اتحاد کونسل اور دیگر اتحادی جماعتوں کے قائدین و کارکنان مل کر انقلاب لے آئیں گے تو یہ آپ کی بھول ہے پوری قوم کو انقلاب کیلئے نکلنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر امن ہیں ہماری 32 سالہ جدوجہد پر امن ہے۔ 32 سالوں میں تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک نے کبھی بھی امن کے دامن کو نہیں چھوڑا لیکن ان ظالموں نے آج سات دنوں سے ماڈل ٹاؤن کے ہزاروں کارکنان کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ محصور بیٹے اور بیٹیوں کو کھانے اور پانی کی کمی ہے۔ ہم اس ملک میں 18 کروڑ مظلوم عوام کے حقوق کی بحالی کیلئے پر امن جمہوری انقلاب کی طرف صبر و ایمان کی قوت سے آگے بڑھ کر جنگ لڑیں گے۔ مجھے یہ اطلاعات ہیں کہ اس عوامی انقلاب کو روکنے کیلئے کسی بھی وقت مجھے شہید کیا جا سکتا ہے، اللہ کی عزت کی قسم میں شہادت کو چومتا ہوں، گھبرانے والا نہیں۔ ظالم حکمرانوں کا ارادہ ہے کہ پاکستان عوامی تحریک کے کارکن تھک جائیں تو پھر حملہ کر کے مجھے شہید کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب کی فتح یا شہادت تیسرا کوئی راستہ نہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے سلطان حکمران مجھے نہ ڈرا سکتے ہیں نہ دبا سکتے ہیں۔ انقلاب کی صبح تک انتظار کرو اگر شہید کرنا ہے تو مجھے ابھی شہید کرو میں کسی کنٹینر میں نہیں بیٹھا، اپنے دہشت گردوں کو بلاؤ، میں پاکستان اور 18 کروڑ غریب عوام کے حقوق کی بحالی کیلئے شہید ہو جاؤنگا۔ میں غریب عوام کے حقوق کی بحالی، بے روزگاروں کو روزگار فراہم کرنے، مزدوروں اور کسانوں کو حقوق دلانے، مظلوموں کو انصاف دلانے، بے گھروں کو گھر دلانے، غریب عوام کو روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم، صحت کی مفت سہولیات اور انکے بنیادی حقوق دلانے کیلئے اگر شہید کر دیا گیا تو میں ایسی شہادت کو گلے سے لگا کر چوم لوں گا۔

لاہور میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے پریس کانفرنس

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا ہے کہ مغربی دنیا کو یہ مغالطہ ہے کہ پاکستان میں آئین اور قانون کی عملداری ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں عوام کی زندگی مغربی دنیا کے کتوں سے بھی بدتر ہے، شریف برادران اپنا محل بچانا چاہتے ہیں تو ظلم کا دروازہ بند کر دیں۔

لاہور میں پریس کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ اس وقت ملک میں دو مقدمات چل رہے ہیں، ایک مقدمہ لاہور ہے اور دوسرا مقدمہ اسلام آباد، مقدمہ لاہور 14 شہادتوں اور 90 افراد پر اقدام قتل کا مقدمہ ہے، مقدمہ اسلام آباد 18 کروڑ عوام کے معاشی، سماجی اور سیاسی قتل کا مقدمہ ہے۔ مقدمہ لاہور کا فیصلہ قصاص اور مقدمہ اسلام آباد کا فیصلہ انقلاب ہے۔ مقدمہ لاہور کی ایف آئی آر اب تک کاٹی نہیں جا سکی، شہدا کے ورثا کا اصل حق تھا کہ وہ ایف آئی آر کٹوانے کے لئے قانون کے دروازے کھٹکھٹا رہے

ہیں، انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک کو یہ مغالطہ ہے کہ یہاں قانون اورآئین کی حکمرانی ہے، درحقیقت پاکستان کے عوام کی زندگی مغربی ممالک کے کتوں سے بھی بدتر ہے۔ اگر وہاں کسی علاقے کا حاکم بھی کتے کو گولی مار دے تو اقتدار میں نہیں رہ سکتا اور یہاں 16 انسانوں کو قتل کیا گیا لیکن ایف آئی آر نہی کاٹی جارہی۔ اگر یہ حادثہ مغربی ممالک میں ہوتا تو کیا ہوتا۔ پنجاب کی ایلیٹ فورس کے انچارج عبدالرؤف نے اعتراف کیا ہے کہ ایس ایم جی کے 479 اور جی 3 کے 59 فائر کئے گئے۔ میڈیا نے ان میں سے کچھ افراد کی شناخت کرائی تو انہیں حکمرانوں نے حراست میں لینے کے بعد بیرون ملک فرار کرا دیا۔ انہیں ایسی فون کالز کا ریکارڈ ملا ہے جس سے شہباز شریف کے سانحہ ماڈل ٹاؤن میں براہ راست ملوث ہونے کا ثبوت ثابت ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا کہنا تھا کہ 17 جون کو لاہور میں شریف برادران کے حکم پر ہمارے کارکنوں پرریاستی جبر وتشدد کیا گیا اس کی مثال پوری دنیا کی جمہوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس وقت اگر ہم چاہتے تو حکومت پنجاب کے خاتمے تک جنازوں کو دفنانے سے انکار کرتے اور اتنا بڑا دھرنا دیتے ان کی حکومت کے خاتمے تک ان کا دھرنا ختم نہ ہوتا۔ پورا پاکستان یا کم از کم لاہور کو سیل کردیتے، اگر چاہتے تو جاتی امرا کے محل کی اینٹ سے اینٹ بجادیتے اور پوری قوم ہمارے ساتھ تھی مگر ہم نے امن کی خاطر ایسا نہیں کیا۔ ہم نے آئین اور قانون کا راستہ اپنایا، ہم نے نامزدملزمان کے خلاف مقدمے کی درخواست کی۔ ہم نے ڈیڑھ ماہ قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا مگرحکمرانوں نے ایف آئی آر درج نہیں ہونے دی۔ اور وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ پولیس نے ایف آئی آر درج کردی گئی ہے ساری کارروائی اسی پر ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی وطن واپسی پر 14 سو افراد پر مقدمہ درج کیا گیا۔ ان میں وہ 53 افراد بھی شامل ہیں جو مسجد میں نماز فجر ادا کررہے تھے۔ اس وقت اگر ہم چاہتے تو اسلام آباد ایئرپورٹ پر قبضہ کرلیتے مگر ہم نے آئین و قانون کو ترجیح دی۔

ڈاکٹر قادری کا کہنا تھا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہدا کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے 10 اگست کو یوم شہدا منایا جائے گا۔ ہرآنے والا اپنے ساتھ قرآن پاک، جائے نماز اور تسبیح لائے، وہ ضمانت دیتے ہیں کہ یوم شہدا انتہائی پرامن ہوگا، حکومت پنجاب یا وفاق نے یوم شہدا میں شرکت کے لئے آنے والے افراد کو روکا گیا تو یوم شہدا ماڈل ٹاؤن میں نہیں جاتی امرا کے محل میں منایا جائے گا۔ پونے دو ماہ سے وہ صبر کررہے ہیں لیکن ہماری امن پسندی کو کمزوری نہ سمجھا جائے ہم آزادی والے لوگ نہیں انقلاب والے لوگ ہیں، ہم تمام شہیدوں کے خون کا بدلہ لیں گے۔ ہم پرامن ہیں مگر پرامن شہریوں کو کوئی تنگ نہ کرے۔ جو پولیس والا کارکنوں کے گھر میں گھسے، کارکن اس پولیس والے کے گھرمیں گھس جائیں نواز شریف اور ان کا خاندان سوچ لیں کہ وہ پہلے جانا چاہتے ہیں یا پھر چھوٹے بھائی کو بھیجنا ہے۔ ہمارے 15 افراد شہید ہوئے، 15 کے بدلے 15 کا حساب ہوگا۔

انقلاب مارچ کے دوران ریاستی دہشت گردی کے شکار ہونے والے زخمی

Monthly
DUKHTRAN-E-ISLAM
LAHORE
Regd CPL No.45

حضور آپ ﷺ آئے تو دل جگمگائے

31 ویں سالانہ

عالمی میلاد کانفرنس

11 اور 12 ربیع الاوّل کی درمیانی شب

مینار پاکستان

خصوصی خطاب: **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

زیر نگرانی:

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

میلاد کانفرنس میں معروف قراء، نعت خواں، علماء کرام اور مختلف طبقات کی نامور نمائندہ شخصیات شرکت فرمائیں گی

تحریکِ منہاج القرآن

TahirulQadri   TahirulQadri

042-111-140-140   www.minhaj.org